



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ مورخہ 24 جون 1997 بمقابلہ 18 صفر المظفر 1418 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲	وقہ سوالات	۵
۳	رخصت کی درخواستیں	۱۸
۴	قرارداد نمبر 10 من جانب مولانا امیر زمان سینئر صوبائی وزیر	۸۱

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں / بجٹ اجلاس مورخہ ۲۲ جون ۱۹۹۷ء بمقابلہ
۱۸ صفر ۱۴۱۸ھ تحری (بروز منگل) یوقت گیرا، بکر چھیس منٹ (قبل دوپہر) زیر صدارت جناب
میر عبدالجبار خان، اسیکر، صوبائی اسمبلی بال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

علاءت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالعزیز اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرَحَّمُونَ ۝ وَإِذْ كُرِّزَ
رَبِّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرَّعًا وَخَيْفَةً وَدُونَ الْجَهَرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْعُدْنِ و
وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ۝

ترجمہ: اور ترجمہ قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا
جائے۔ اور اپنے پور دگار کو دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے سچ و خام یاد
کرتے رہو۔ اور ^{کس} غافل نہ ہونا۔

وَسَكَنَتْنَا

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

وقفہ سوالات

میر عبدالجبار خان (جناب اسپیکر) سوال نمبر ۱ عبدالرحیم مندوخیل صاحب کا ہے۔ دریافت فرمائیں۔

۱ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۹۵ء میں اسلامی کی حالت بلڈنگ کے ساتھ اسلامی اشاف کے لئے ایک علیحدہ سیکرٹریٹ بلاک تعمیر کرنے کی تجویز حکومت کے زیر خور تھی؟

(ب) ایک یہ درست ہے کہ مذکورہ بلاک کی ڈیزائنگ و غیرہ کی تکمیل کا کام بھی مکمل ہونے کے باوجود بد قسمتی سے اب تک مجوزہ بلاک تعمیر کرنے کی تجویز سردخانہ میں پڑی ہے جبکہ دوسری جانب سے اسلامی اشاف وزراء کو الٹ شدہ وفات میں بیٹھ کر اب امر مجبوری و فترتی کام سرانجام دے رہے ہیں۔ جس سے وزراء اور اسلامی اشاف دونوں کے فرائض کی انجام دہی میں خلل پڑتا ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مجوزہ بلاک کی تعمیر کے لئے فوری اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں!

(ب) اصرف۔ ۰۳۴۸۷۷۷۷۷ روپے لگت کا پی سی دن بنایا گیا تھا جو کہ منظور نہیں ہوا۔

(ج) ۱۹۹۶ء کے پی سی ڈی پی کی ایک سکیم بنام درستگی اسلامی بلڈنگ اور ایم پی اے باشیل اور تعمیر ایڈ نسٹریٹو بلاک بہ لگت ۰۰۵۰ ۲۲ میں کے۔ نیز کل پلانگ اینڈ مانیگ سیکر کے تحت شامل کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال نمبر ۲ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کا ہے۔ دریافت فرمائیں۔

۳۱ عبدالرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) مگر مواصلات و تعمیرات کے انتظامی آفیسران و دیگر اشاف کے نام بعد گردید اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) امذکورہ مجملہ کے تحت صوبہ کے کن کن اضلاع میں کس نوعیت کے کون کوئے ادارے کھاں کھاں قائم ہیں۔ نیز ان اداروں میں تعینات آفیسران و دیگر اشاف کے ملازمین کے نام کی بعد گردید اور ضلع رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

(جواب انتظامی ختم ہے لہذا اسکلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں)

جناب اپسیکر اگلا سوال۔

۳۲ جناب عبدالرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ایکم جولائی ۱۹۹۰ء سے اب تک صوبہ میں مجملہ کے زیر تحت مکمل شدہ، زیر تکمیل اور زیر تجویز مختلف پراجیکٹس، اسکیوں اور منصوبہ جات کی کل تعداد نوعیت نیز ان پراجیکٹس، اسکیوں، منصوبہ جات کے لئے مختص شدہ تجربہ لائگ اور ان پر خرچ شدہ رقم کی علیحدہ علیحدہ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ب) امذکورہ بالا مکمل شدہ پراجیکٹس، اسکیوں، منصوبہ جات کی تاریخ تکمیل، نیز زیر تکمیل پراجیکٹس کی اب تک مکمل نہ ہوئی وجہ اور ان پر خرچ شدہ رقم، مرحلہ کام اور نوعیت فنڈز وغیرہ کی پراجیکٹ، اسکیم اور منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

(جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اپسیکر اگلا سوال ملک محمد سرور خان کا کڑا ہے۔

۱۲۹ ملک محمد سرور خان کا کڑ

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
 (الف) اکیا یہ درست ہے کہ طور مرد ندی پر پل کی تعمیر زیر تکمیل ہے۔
 (ب) اکیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل کے لئے عرصہ دو سال سے فنڈر فراہم نہیں کئے گئے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) اجی ہاں طور مرد پر ہی پل زیر تکمیل ہے۔
 (ب) مذکورہ زیر تکمیل پل کے لئے جولائی ۱۹۹۲ء تا اپریل ۱۹۹۴ء تک فنڈ مسانہ کئے گئے۔ میں ۱۹۹۴ء میں مذکورہ پل کے لئے فنڈر فراہم کئے گئے ہیں۔

۱۳۰ ملک محمد سرور خان کا کڑ

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
 (الف) پیشین تا بند خوشدل خان اور بند خوشدل خان سے ڈب خانوzenی تو رہ شاہ روڈ کا حصہ کتنے عرصے سے زیر مرمت ہے۔
 (ب) اکیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا روڈوں کی حالت ٹریفک کے لئے ناقابل استعمال ہے۔

((ا) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اشبات میں ہے تو مذکورہ سڑکوں کی بلیک ٹلپنگ کے لئے کب تک فنڈر فراہم کی جائے گی تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (الف) پیشین تا بند خوشدل خان اور بند خوشدل خان سے ڈب خانوzenی تو رہ شاہ روڈ کا حصہ دس نومبر ۱۹۹۲ء سے زیر تعمیر ہے۔
 (ب) مذکورہ بالا روڈوں کا عین چوتھائی حصہ مکمل ہو چکا ہے ایک چوتھائی حصہ پر ٹریفک تبادل راستہ پر چل رہا ہے۔

(ج) اس سال حکومت بلوچستان نے پانچ ملین روپے مزید منص کے ہیں۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۹۵ء کے دوران گریڈ ایک تا گریڈ ۱۶ کی خالی آسامیوں پر کل کقدر افراد تعینات کئے گئے ہیں نیز تعینات کروہ افراد کے نام بعده ولدیت اور مطلع بھائی کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

سال ۱۹۹۵ء کے دوران مکمل مواصلات و تعمیرات میں گریڈ ایک سے ۲۸ تک کی خالی آسامیوں پر مندرجہ ذیل افراد کو تعینات کیا گیا۔ جنکی مطلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	ولدیت
۱۔ خدا سید او ولد چٹٹا خان	قلى	کوئٹہ
۲۔ محمد رفیق ولد عبدالباری	چوکسیدار	کوئٹہ
۳۔ علیبہد حسین ولد محمد ابراہیم	قلى	کوئٹہ
۴۔ رقیب اللہ ولد صحبت اللہ	روڑ انگریز	کوئٹہ
۵۔ امان اللہ ولد سردار خان	کار پینشہر	کوئٹہ
۶۔ حسین علی ولد بابو خان	الس کپر	کوئٹہ
۷۔ محمد اسلم ولد محمد شریف	قلى	کوئٹہ
۸۔ عبد الملک ولد عبدالائق	چوکسیدار	کوئٹہ
۹۔ محمد رحیم ولد نور احمد	قلى	کوئٹہ
۱۰۔ خیر محمد ولد محمد عمر	میٹ	کوئٹہ
۱۱۔ شاہ جہان ولد میر احمد	ہلپر	کوئٹہ
۱۲۔ بسم اللہ ولد عصمت اللہ	سوپر	کوئٹہ
۱۳۔ عین الدین ولد روز دین	قلى	کوئٹہ
۱۴۔ محمد رفیق ولد موسیٰ خان	سپروائزر	کوئٹہ
۱۵۔ محمد عاطف ولد نصیر اشرف		

غیر ملکی بین الاقوامی اداروں سے امداد حاصل کرنے والے رضاکار سماجی تنظیموں سے متعلق جگہ سماجی بہبود تنظیموں سے متعلق لاعلم ہے۔ اور اس وقت آپ فرماتے ہیں کہ ذائق ایک ادارہ ہے اور وہ جو ہے امداد دے رہی ہے یعنی یہ پھر آپ نے یہاں یہ کیمے جواب دیا ہے۔

مولانا امیر زمان بحکیش کے ساتھ معلومات ہے وہ سارا ہم نے اکھتا کیا ہے آپ کو بے شک ہم سیاکریں گے ہماری جو معلومات ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل یہاں آپ نے غیر ملکی امداد لینے والے فلاجی اداروں کا۔

مولانا امیر زمان خان صاحب اس میں ہماری معلومات نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل تو پھر یہاں آپ نے جو ذائق کا ذکر کیا ہے یا آپ کی معلومات ہیں تو ذائق تو ایک غیر ملکی ادارہ ہے تو پھر آپ نے کیوں یہاں صحیح جواب نہیں دیا ہے۔

مولانا امیر زمان جو ہمارے ساتھ معلومات ہیں وہ ہم سیاکر سکتے ہیں جس کی ہمارے ساتھ معلومات نہیں ہیں اس میں ہم بے شک لاعلم ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل تو پھر آپ اس طرح لکھتے کہ ہمارے ساتھ جو معلومات ہیں وہ ہم دیکھے اور سوال واضح سوال تھا کہ کن کن مذکورہ سوال جزو (ب) میں مذکورہ غیر سرکاری فلاجی ادارے این جی او ز میں سے کن کن این جی او ز کو غیر ملکی امداد مل رہی ہے تو ظاہر ہے وہ ذائق دے رہے ہیں غیر ملکی امداد تو یہ آپ کی معلومات ہیں ہے اور یہاں آپ نے یہ ذکر نہیں کیا آپ لکھتے کہ ہمیں علم نہیں ہے آئندہ اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔

سردار عبدالرحمان خان کھیران اس سے ایوان کا استھان متروح ہوا ہے جب اپنیکر صاحب انہوں نے جواب دیا ہے کہ بین الاقوامی اداروں سے امداد حاصل کرنے والے رضاکار سماجی تنظیموں این جی او ز سے متعلق سماجی بہبود لاعلم ہے نیز فلاجی اداروں کو ترقیاتی منصوبوں گرانٹ فراہم نہیں کی گئی تو ذائق کہاں کا ہوتا ہے ہالینڈ میرے خیال میں باہر کا

ملک ہے بلوچستان کا حصہ تو نہیں ہے۔

میر جان محمد خان جمالی ملک سرور جب بات کرتے ہیں تو وزن دار بات کرتے ہیں زور سے کریں اٹھ کر بات کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل جتاب اپنیکر اس پر اعتراض یہ ہے کہ جیسا کہ سرور خان کا کڑا نے کہا کہ سوال کیا گیا ہے۔ اس کا جواب اچانک آپ کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا جاتا ہے۔ جس سے میں سمجھتا ہوں جواب دینے والا لاعلم ہوتا ہے۔ اور سوال کرنے والا۔ جواب پنے مطلب کی بات ہے یا جس چیز کے لئے سوال کیا گیا ہے کہ وہ بھی نہیں نکال سکتا ہے۔ آج تک ہم نے اس بیل میں یہ نہیں دیکھا ہے یا شاید آپ لوگوں کی اس بیل اتنی تحریر ہے کہ اس کی اب یہ بات رہ گئی ہے ہم مسلسل پچھلے دو ماہ سے دیکھ رہے ہیں کہ جواب ضحیم ہے لاتیری میں دیکھ لیں۔ یا پھر آخر میں ٹیبل پر رکھ دیا جاتا ہے ابھی اس کی مثل یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ ذیج گورنمنٹ کے تعاون سے جو ایک کام کر رہی ہے ایک این جی او ز اس کی تفصیل مولانا صاحب نے کہا جواب میں ہے کیا آپ کا یہ ذیج موئی خیل کے اندر ہے یا کون ہے ہم تو اس ذیج کا پوچھ رہے تھے جو بالیڈ کی امداد سے چل رہا ہے۔ جواب دینے والا خود ہی اس کو پڑھ نہیں ہوتا ہے کہ میں کیا جواب دے رہا ہوں لہذا ہم اس سے اپنا کیا مطلب اخذ کریں کہ اس میں سوال کیا کریں ضمیں سوال کیا کریں۔ یہ سوالات جو ہیں آپ کافی وقت پلے ممبران کو دے دیا کریں۔ تاکہ وہ سوال کے جوابات پڑھ لیا کریں اور ان میں اگر کوئی قتل یا اشتبھ نہیں ہو تجھے ہے وہ پھر فخر صاحب سے ڈائریکٹ پوچھا جاتا ہے۔ ابھی آخری وقت میں جو جوابات ہمارے سامنے رکھ دیتے جاتے ہیں اس سے ہم کو پڑھ نہیں گلگھا ہے کہ ہم نے مزید کیا معلومات حاصل کرنی ہے یا انہوں نے کیا غلط جوابات دیتے ہیں۔ یہ بھی ہوتا ہے بعض اوقات جیسا کہ میں نے کہا متعلقہ وزیر کو شاید پڑھ نہیں۔ یا کسی اور کی جگہ جواب دے رہے ہیں۔ وہ بھی پڑھ نہیں ہے تو ان کو خود بھی پڑھ نہیں ہوتا ہے۔ یہ اس بیل کا اجلاس ہی نہ بلاعیں اگر اجلاس بلاتے ہیں تو پھر ہم لوگوں کو جوابات دے دیا کریں۔ یہ رضا کار ضحیم کے متعلق سوال ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ

پوائینٹ آف آرڈر سر۔ آپ کی مہربانی ہے جناب اپنیکر صاحب آپ نے تاکید پہلے کی ہوئی ہے۔ لیکن عرض یہ ہے جناب اپنیکر یہ معزز ایوان کے معزز اراکین اور وزراء یہاں بیٹھتے ہیں اس ایوان کی روایت یہ ہے کہ کسی بھی بھی اس ایوان میں سکرٹری نسٹر کو چٹ نہیں لگھ کر دے سکتا ہے۔ لہذا میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کا تقدس محروم ہو جاتا ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے کہ کوئی وزیر صاحب یا سکرٹری صاحب کوئی سوال یا جواب تو وہ باہر جا کر کے اپنے چیمبر میں ان کے ساتھ بیٹھ کر کے جوابات حیار کر کے آ جاتے تو زیادہ بہتر رہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج گل ہمارے وزراء صاحبان کو سکرٹری صاحبان چٹ دیتے ہیں پھر وہ جواب دیتے ہیں۔ جبکہ ان کو ان کو کوئی علم نہیں ہے کہ ان کے گھنے میں کیا ہو رہا ہے جیسا کہ ابھی مولانا اسمیر نعیان صاحب نے کہا ہے کہ ہم کوئی غیر ملکی امداد نہیں لے رہے۔ لیکن دوسرے لمحے میں کہا کہ ہم بالینڈ سے امداد لے رہے ہیں۔ حالانکہ جتنے بھی این جی او ز میں جتنے بھی بلوچستان میں کام کر رہے ہیں ان کو باہر کی حکومتوں سے امداد مل رہی ہے۔ ایک بالینڈ گورنمنٹ نہیں ہے بلکہ آئرینڈ ہے اور دوسرے ممالک ہیں۔ امریکہ ہے وہ سب جو ہے ڈائریکٹ این جی او ز کی صرفت ٹھکے کام کرو رہے ہیں۔ تو یہ جو میں نے سوال پوچھا ہے اس سوال کا ہمیں پورا جواب نہیں مل رہا ہے میں نے کہا کہ لکھنے این جی او ز ان کے نام اور ان کی فرست دی جائے اور یہ بھی پوچھا ہے کہ ان این جی او ز کو کتنی امداد لکھنے پیسے باہر کے ممالک دے رہے ہیں اور کتنا صوبائی حکومت کا حصہ ہے۔ یہ بھی ہم نے پوچھا ہم معلوم کریں جو چیز معزز ایوان کے اراکین اپنے حلقوں میں جائیں گے وہ تو ان کے علاقوں میں کونے این جی او ز ہیں جو پر اسری سکول بنارہے ہیں جو مذہل سکول بنارہے ہیں یا جو کاربری بنارہے ہیں یا ذمہ بنارہے ہیں تو یہ کم از کم ہمارے علم میں ہونا چاہیئے لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج ہمیں ٹھکرے سماجی بہود ہمیں اس سوال کا جواب دینے میں حیل د جھت کر رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کچھ اور معاملے میں جس کی وجہ سے وہ یہ سوال کا جواب ہمیں نہیں دے سکے ہیں۔ تو جناب اپنیکر میں آپ سے یہ سوال پوچھتا چاہتا

ہوں کہ اس سوال کا جواب اگر دس تاریخ کو وزیر متعلق ہمیں فراہم کر دے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں اور ہمیں دس تاریخ کو اس کا مفصل جواب دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر میں نے پہلے بھی ایک دن مجھے والوں کو کہا تھا ابھی تاکہ یہ سے کھتا ہوں کہ جوابات پہلے پہنچایا کریں تاکہ مطالعے کی گنجائش ہو۔ سب کے لئے یہ اصولی سیکریٹریت کی تاخیر یا کوئی تاخیر نہیں ہے یہ اس سے پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ جس مجھے سے متعلق سوال ہو تو ان سے گزارش ہے کہ وہ جواب جلدی پہنچایا کریں تاکہ سب مطالعہ کر سکیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب یہ بات صحیح ہے کہ دس تاریخ تک جواب دے دیں۔ دس تاریخ تک یہ بات صحیح ہے۔

لبسم اللہ خان کاکڑ جتاب اس حوالے سے میرا ایک ضمنی سوال ہے یہاں ایک ادارہ ہے جی کہ آر ایس پی BRSP۔ بلوجھستان روول ہپورٹ پروگرام۔ اس کے بارے میں اخبارات میں بھی بہت کچھ آیا ہے کہ جرمن ایڈ سے چلا ہے۔ اور کروڑوں کا ضین ہوا ہے۔ اس سال اسے ذی ہی میں اس ادارے کے لئے حکومت بلوجھستان کی طرف سے رقم رکھی گئی ہے۔ یہ بی آر ایس پی ہے کیا؟ تو دس تاریخ کو جو جوابات آرہے ہیں اس میں اگر بی آر ایس پی کے حوالے سے ایک وضاحت رکھی جائے کہ یہ بی آر ایس پی یہ این جو او سرکاری ادارہ ہے کیا ہے صرف بی آر ایس پی کے بارے میں بھی دس تاریخ کو اگر یہاں پر کچھ معلومات فراہم کی جائیں تو میں مشکور رہوں گا۔ خلکریہ۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جتاب اسپیکر سرور خان کاکڑ کے سوال کا جواب اور دیگر تمام تفصیل یہاں موجود ہے۔ تو پھر دس تاریخ کو کیا جواب دیتا ہے۔ فوٹو اسٹیٹ کر کے ابھی ان کو دے دیں گے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ جتاب اسپیکر میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جو نام اس کے پاس ہے وہ اس معزز ایوان میں ابھی پڑھیں ہاکہ ہمیں پڑھنے چل جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر یہ لکھے جاتے ہیں پڑھے نہیں جاتے ہیں۔
ملک محمد سرور خان کاکڑ وہ اس کو پڑھے۔
مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب میں یہ پڑھ لوں گا۔ جناب ابھی میں
تمام پڑھ دوں گا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا یہ جائز نہیں ہے کہ اس پر اتنا وقت
لگے۔ جو عمر نے کہا ہے یہ ڈپٹیل پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ وہ ہم خود پڑھ لیں گے۔ میری
رسکوئیٹ ہے البتہ دس تاریخ کو کن این جی اوز کو کیا رقم ملی ہے اور اس کے علاوہ یہ کونے این
جی اوز میں ان کی تفصیلات کیا ہیں۔ ہر ایک کا شر جگہ۔ رجسٹریشن۔ ان کے مددہ دار ہیں جو
ان کے کام کرتے ہیں ان کا اشیعیت تفصیلات دی جائیں تو ذرا آسانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر یہ معزز ارکین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اسمبلی
قواعد میں یہ نہیں ذکر موجود نہیں کہ سوالات کے جوابات ایک دن قبل ممبران کو بھجوائے
جائیں البتہ اسمبلی سیکریٹ کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ سوالات کے جوابات جس قدر ممکن
ہو ممبران کو بروقت بھجوائے۔ یہ بھی واضح ہے کہ قوی اسمبلی اور سینئٹ میں سوالات جوابات
ایک گھنٹہ قبل ایوان کے میز پر رکھ دیا جاتا ہے تو ہم بھی انشاء اللہ کو خشن کریں گے کہ کم از
کم ایک گھنٹے جواب دے دیں گے۔ یہ تفصیل میں نے اطلاع عام کے لئے عرض کی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا یہ اچھا ہوا وہ لکھتے ہیں کہ گئے تھے نماز
بحکم روزے لگے پڑے گئے۔ خوب جناب اچھا ہے ہمارے سیکریٹ دا لے بھی اور ہمارے
اسپیکر صاحبان بھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر یہ بات میں نے صرف اطلاع عام کے لئے عرض کی ہے۔
عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا یہ ہماری اسمبلی کی پہلی سے روایت
رہی ہے کہ سوالوں کے جوابات ایک دن پہلے ہی دے دیئے جاتے ہیں اور یہ جو باں الفاظ
استعمال ہوئے ہیں قواعد میں زیادہ سے زیادہ موقع دیا جائے گا تو اس کے بھی معنی ہیں کہ اسے

ایک دن پہلے وہاں پہنچایا جائے تاکہ ممبر ان اس کی اشیئی کریں اب آپ ایسا نہ کریں کہ جو کچھ حق ہمارا پہلے سے بنا ہے اس کو بھی آپ ضبط کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب ہم کو شکر کرتے ہیں کہ قبل از وقت آجائے۔

عبد الرحمن خان مندو خیل نہیں جناب آپ سرہانی کریں سے۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر ایک گزارش ہے کہ آپ انشاء اللہ کو شکر کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اس کے متعلق آپ ہمیں کوئی قعدہ بتا دیں ہم پھر اسی کے مطابق چلاں گے۔ انشاء اللہ۔

میر جان محمد خان جمالی سرہانی تو آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں اس چیز کا نوٹس لینا چاہیے کہ این جی اوز کے نام پر بہت سے ایسے ادارے ہمارے ملک میں گھس آئے ہیں جو ہمارے دوسرے معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں۔ کچھ تو نیکی کا کام کر رہے ہیں لیکن ان میں کالی بھیڑیں بھی ہیں۔ یہی کالی بھیڑیں مجری کرتی ہیں۔ این جی اوز کے نام پر اخنی کالی بھیڑوں نے ہمارے ایکل کانسی کو امر کیہ پہنچا دیا ہے۔ مجری کر کے آپ نے آج صح اسلام بن لادون کا بھی آپ نے اخبار میں پڑھا ہوا گا۔ اخنی میں سے کوئی گورا آئے گا اور کر کے جائے گا۔

پرنی موسیٰ جان پرانٹ آف آرڈر جناب۔ جناب جمالی صاحب ذرا وضاحت کر دیں کہ وہ میرے خیال میں ہم سے بہتر اور زیادہ کالی بھیڑوں کو جانتے ہیں۔ اور ان کے ان سے اچھے تعلقات رہے ہیں۔ وہ ذرا تفصیل سے بتا دیں کہ وہ کون ہیں تاکہ ہم ذرا ایکشن لے لیں کیونکہ وہ پرانا رانج ہے۔ اور وہ اسی طرح رہا ہے۔ You will more experience in this.

میر جان محمد خان جمالی آپ تشریف رکھیں میں اس کا جواب دیتا ہوں آپ کے اس نکتہ کا۔ I will give the reply on the floor। جناب اسپیکر آپ سے ایک گزارش ہے۔ ایک گزارش ہے میری یہ گزارش ہے کہ کیونکہ این جی اوز کے نام پر کچھ تو جائز

بے کچھ تو بالکل گورے نظر آتے ہیں گاڑیوں میں پھر رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں گھے ہوئے ہیں۔ پھر کوئی قندھار تک جا بہا ہے کوئی کدھر اس پر ذرا تحقیقات کریں۔ میں تو کھتا ہوں کہ ہوم فیپارٹمنٹ تحقیقات کرے کہ یہ کر کیا رہے ہیں ہمارے ملک میں اتنی حضورت سے زیادہ اور ان کو کتنا پیسہ مل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر تو ہر حال اگر آپ معزز اراکین مناسب تکمیل اس سوال کا جواب دو بارہ دیں دس تاریخ کو دیا جائے گا۔

میر جان محمد خان جمالی جناب والا وہ تو سوال کا جواب ہو گا لیکن یہ جو بات آپ کے نواس میں لا رہے ہیں وزیر داخلہ خود وزیر اعلیٰ صاحب ہیں۔ مولانا صاحب سے کہیں گے کہ وہ اتنے زیادہ اس صوبہ میں کیا کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا۔ آپ خود دیکھیں بذات خود ہماری گورنمنٹ ہے ہم بحث دیتے ہیں پھر بھی ہم اپنا کام نہیں چلا سکتے ہیں ان کے پاس پیسہ نہیں ہوتا یہاں ہم حیران ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیشہ ہی فلاحتی ادارہ ہے۔ اور رضاکارانہ۔ رضاکارانہ ہم میں سے کون شخص ایک دن بھی یعنی اپنا روزگار معاش ختم کر کے کام کر سکتا ہے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اس کے باوجود یہاں ادارے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس گاڑیاں ہیں ان کے لاکھوں روپے ہیں وہ اسکوں جانتے ہیں فلاں کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے این جی اوڑ پر ہمارا مکمل اعتراض ہے اس کی گورنمنٹ انکوارٹی کرے اور ان کو کشرون کرے اگر کچھ کرنا ہے بھی تو گورنمنٹ ایسا قانون بنائے کہ باقاعدہ گورنمنٹ کے کشرون میں جو بھی پیسہ دینا چاہیں وہ گورنمنٹ کو دے دیں یعنی بجائے اس کے کہ اور لوگ یہاں داخل ہوں اور وہ ناجائز تجھی کریں۔ زیادتی بھی کریں تو اگر انہوں نے پیسہ دینا ہے تو وہ پیسہ گورنمنٹ کو دے دیں خواہ وہ صوبائی گورنمنٹ کو دینا چاہیں خواہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کو دینا چاہیں یہ اور اپنی **activity** بالکل واضح بلکہ میں تو یہ تجویز دے رہا ہوں کہ فیپارٹمنٹ کا پارٹ بن جائے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ ایسے لے لیں یہ اسلی کے مجرم ہیں آپ اپنا معاش نہ کریں

آپ رضا کارانہ طور پر اتنا کچھ کر سکتے ہیں ایسے وسائل ہمارے لوگوں کے پاس ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکٹر جب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کیا آپ کو یہ منظور ہے کہ اس سوال کو انتاریخ ملک موخر کیا جاتا ہے۔ شاید سب کو منظور ہے۔ تو یہ نہیں ہے پھر یہ سوال انتاریخ کے لئے موخر کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ سوال سے متعلق ضمنی سوال پوچھا جائے۔ تقریر نہ کی جائے۔ یہ سب سے گزارش ہے۔ سوال نمبر ۱۲۲ ملک محمد سرور خان کاڑ صاحب کا ہے۔

۱۲۲ ملک محمد سرور خان کاڑ (موخر کیا گیا) کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم فرمائیں گے کہ۔

(الف) **BLAD.** پروجیکٹ میں اس وقت کل کس قدر مکمل، نام مکمل ملازمین، گاڑیاں، دو رکشاپ، مشینسری، رگز اور دیگر آلات equipment موجود ہیں اور سالہ آپریشنز اور مشینسری پر ترقیاتی بحث سے کل کس قدر رقم خرچ کی جاتی ہے۔
 اب ا مذکورہ پروجیکٹ کی سال ۹۶ - ۱۹۹۵ء اور ۹۷ - ۱۹۹۶ء ملک کی کارکردگی کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
تفصیل درج ذیل ہے۔

نام آسامی بعد گرید	تعداد	مکمل	نام مکمل
ا۔ ٹرانسپورٹ اینڈ مکمل آفسر گرید،	۳	مکمل	-
ب۔ اسٹٹ انجینئر سول گرید،	۳	مکمل	-
س۔ اسٹٹ انجینئر سول گرید،	۳	مکمل	-
د۔ کیونٹی ڈویلپمنٹ آفسر گرید،	۶	مکمل	-
ه۔ اسٹٹ ڈائریکٹر کیونٹی ڈویلپمنٹ سلیشن گرید،	۱	نام مکمل	-

۱۰۔ خلیل احمد جنگل	بخشش بلوچ سپاہی	بخشش خدار سپر مینڈنگ انجینئر	بیر بخشش بلوچ سپر مینڈنگ انجینئر
۱۱۔ محمد انصار کوئٹہ	فارم نو مارکیٹ روڈ کوئٹہ	۲۲ مارچ ۱۹۹۶ء تک	۱۳ جون ۱۹۹۶ء سے
۱۲۔ شیر احمد بلوچ	حسین شاہ شیرانی	بکھشت پروجیکٹ مینیز رسما	بکھشت ایکسین
۱۳۔ قائد القائم ایکسین	ٹوب	تائگ روڈ، ۲۵ جنوری ۱۹۹۷ء سے	۱۴۔ قائد القائم ایکسین
۱۴۔ محمد عان جنگل	قات	محمد انور بلوچ	بکھشت ایکسین بی اینڈ آر ڈیجن
۱۵۔ میر احمد	کوئٹہ	موی خیل، ۱۴ دسمبر ۱۹۹۶ء	قائد القائم ایکسین
۱۶۔ انس ذی او	کوئٹہ	محمد مصدق	اسے ذی او چیف انجینئر آفس کوئٹہ
۱۷۔ محمد مصدق	کوئٹہ	جادیہ اقبال	۱۷ جون ۱۹۹۶ء سے اسے ذی او بی اینڈ آر
۱۸۔ انس ذی او	کوئٹہ	جادیہ اقبال	بسب و دیگر قاتلات ۱۸ اگست ۱۹۹۵ء سے
۱۹۔ انس ذی او	کوئٹہ	جادیہ اقبال	۱۰ جون ۱۹۹۶ء

(ج) صدورت کے مطابق فنڈز نہ ہونے کے باعث مذکورہ بلا آفیسران نے کوئی فی اے / ذی اے نہیں لیا۔ صرف محمد ضیف خان چیف انجینئر کوئٹہ نے ۱۹۹۶ء سولہ ہزار چار سو سانچہ رہیہ فی اے / ذی اے کی مدد میں لیتے ہیں۔

جناب اپسکر سوال نمبر ۲۳۲ پر چاہوا تصور ہوا۔ کوئی ضمیح سوال ہو تو کریں۔
 میر جان محمد خان جمالی جناب والا۔ یہ دلچسپ پہلو ہے کہ ہی اینڈ ڈبلیو میں آج کل منڈی کا رہا ہے۔ اور تھوڑی بست گنجائش ہوئی اپنے لوگ لگائے۔ کوئی تباولہ اور پوسنگ زیادہ نہیں ہے۔ میں وزیر صاحب کو اپریشنیت appreciate کرتا ہوں۔ نوجوان ہیں، پہلی

دفعہ باؤس میں آئے ہیں۔ کچھ کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔

جناب اپنیکر آپ کا صمنی سوال تو کوئی نہ بنا۔

جناب اپنیکر رخصت کی درخواستیں سیکرٹری صاحب پیش کریں۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) وزیرہ عبدالحالق زہری صاحب نے سرکاری مصروفیات کی بنا پر آج کے لیے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست کو منظور کیا جائے۔

(رخصت منظور ہوتی)۔ بحث سالانہ بحث پر چل رہی تھی جی بسم اللہ۔ ملک صاحب فلور آپ کے پاس ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ جناب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج دوبارہ فلور دے دیا ہے۔ جناب اپنیکر میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ چھپلے سالوں کے مقابلے میں اس سال ایسے مد نہیں ہیں جس میں انہوں نے پیسے رکھے ہیں مثال کے طور پر چھپلے حکومتوں کی A.D.P. میں ایک ان فورس اسٹیم ایک مد ہوتی تھی ان فورس اسٹیم جس میں چھپلے سال پچاس کروڑ رکھے گئے تھے لیکن چونکہ روایائز A.D.P. کو نہ دیتے سے ہم کو پہنچ نہیں کہ یہ پچاس کروڑ کماں خرچ ہوئے کس طرح خرچ ہوئے اور ان کی کوئی روایائز A.D.P. نہ ہونے کی وجہ سے ابھی ہمارے house کو بہت تلفیف درمیش ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ چھپلے خزانہ اور چھپلی اینڈ ڈی اس بات کی ذمہ دار ہے کہ ان کو اس باؤس کے فلور پر روایائز اے ڈی پی Revise A.D.P. لانا چاہیئے تھا کیونکہ بغیر روایائز اے ڈی پی کے یہ بحث نہیں قانونی ہو جاتا ہے اور اس بحث میں جب تک کہ اس کے تمام چیزیں ہمارے سامنے نہ ہوں ہم کس شق پر بحث کریں یا کس چیز پر بحث کریں۔ تو جناب والا ہم چاہتے ہیں کہ جناب وزیر خزانہ باؤس وقت وزیر اعلیٰ بھی ہے ان کو چاہیئے کہ وہ چھپلے خزانہ اور پی اینڈ ڈی کو بدایت کریں کہ کم از کم کل تک یہ روایائز اے ڈی پی باؤس میں آنا چاہیئے۔ تاکہ مزید بحث کرنے کا

موقع ملے۔ جناب والا چھپے سال محمد پولیس کو چودہ کروڑ روپے دیے گئے لیکن اس کے بارے میں کوئی ریواز اپیٹنگ نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں کوئی پتہ نہیں چلا کہ پیسے کہاں خرچ ہوئے ہمیں کوئی پتہ نہیں چلا ہے اس طرح اس کو ہم کروڑ ۸۸ لاکھ کر دیا گیا ہے اس طرح، فیصلہ اضافہ کیا گیا ہے تو جناب والا جب ایک باؤس بجٹ پاس کرتا ہے اور کسی مد میں زیادہ پیسے رکھنا کسی میں کم کرنا سیرے خیال میں مالیاتی ڈسپلن کی خلاف ورزی ہے فناں میں ملک کی بھی خلاف ورزی ہے جب کہ جو بجٹ بھی پاس ہوتا ہے آخر یہ صوبے کا یہ مجز ایوان جب بجٹ پاس کرتا ہے تو اس بجٹ میں اتنی تبدیلیاں بعد میں کی جاتی ہیں جو اصل بجٹ کا یعنی رخ تبدیل ہو جاتا ہے اب آپ خود سوچیں کہ جب مجز ایوان کے پاس بجٹ کا یہ حال ہے تو آپ بتائیں ہمارے صوبے میں فناں manual کے تحت کوئی یعنی ڈسپلن نہیں رہا کوئی change بھی اگر کرنا ہے تو وہ کمیٹ کے ذریعے آپ change کر سکتے ہیں لیکن یہاں کسی کا بیداری نہیں ہے کہ انہیں کس کمیٹ میں یہ پیسے جو ہے reappropriation کیا اور یہ appropriaion بہت کم مدد میں کیا جاتا ہے۔ اسکا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ ایسے نہیں کہ میں ایک سری جائے اور اس پر کروڑوں روپے کی مزدوری ہو جائے تو پھر اس باؤس کے وجود کا کیا فائدہ جب ایک سری سیکرٹری فناں اور وزیر اعلیٰ کے درمیان چلتی رہے تو پھر اس مجز ایوان کی کیا حیثیت ہے جناب اسیکرٹری صفحہ نمبر ۲ پر ضمنی الیکشن کے لیے انہوں نے ہم کروڑ پچاس لاکھ روپے خرچ کیے ابھی ہم کو پتہ نہیں چلا ہے کہ یہ ضمنی الیکشن کرانے کا کام الیکشن کمیشن کا ہے اور اس میں خرچ کرنا بھی الیکشن کمیشن کا کام ہے اس میں صوبائی حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ اے ذی پی میں ہم کروڑ پچاس لاکھ روپے ۱۹۹۷ء میں کوئی ضمنی الیکشن ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے ہمیں پتہ نہیں ہے لیکن اس میں یہ رکھے گئے ہیں کہ انہوں نے یہ ہم کروڑ پچاس لاکھ روپے خرچ کیے ہیں جناب اسیکرٹری صفحہ نمبر ۱۵ والیم نمبر ۳۱ میں چھپے اے ذی پی میں بھی ہم کروڑ روپے ملکہ ایریکیشن کے لیے بلڈزر اور کے لیے رکھے گئے تھے اور اس سال پھر اس کے ڈوزر آور چار کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ ہمیں پتہ

نہیں کہ محدث ایریگیشن کا تعلق ڈوزر آور سے کیا ہے کیونکہ ڈوزر آور محدث ایگر لیپھر انھینرنس نگ فیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ محدث ایریگیشن تو مختلف اسکیوں کو مینڈر کرتے ہیں اور باقاعدہ ان کو مینڈر کیا جاتا ہے۔ اخبارات میں آتا ہے کہ کسی فیم پر یہ خرچ کرنا ہے کسی کام پر یہ خرچ کرنا ہے لیکن اتنا بڑا چار کروڑ روپے ایک مسٹر کے جو ڈپوزل پر ہے ہیں huge amount ہیں اور وہ جہاں چاہے وہ خرچ کریں آخر یہ اس معز ایوان کے اتنے معز ارکین کا کوئی حق نہیں کہ چار کروڑ روپے ایک ہی ملے میں صرف بلڈوزر آور پر خرچ ہوئے ہیں وہ بھی محدث ایریگیشن ہو اور محدث ایریگیشن میں چار کروڑ روپے خرچ کرنا میں زیادتی کھٹا ہوں۔ تمام وہ جو ہمارے چاہے وہ سرکاری بینچز benches کے ہیں اس طرف کے بینچز کا ہے ہم سب کا حق بتتا ہے اور یہ حق ان کو محدث ایگر لیپھر انھینرنس فیپارٹمنٹ کا بتتا ہے اب ایریگیشن میں چار کروڑ روپے کے ڈوزر آور دینا یہ کمال کا انصاف ہے۔ لہذا میں جناب اپنے اس قسم کے مدون میں میں کوشش کرتا ہوں میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کروں اور بالی ساتھی مل کر کے یہ اچھی ابتداء نہیں ہے ایک اچھا کام نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ خدا کرے ہمارے مولانا صاحب انگلش میں پھر زوروں سے آجائے ہمیں خوشی ہوتی ہے لیکن اپنے ساتھیوں کو ساتھ لیکر کے چلے یہ نہ مذہبی طور پر جائز ہے نہ اخلاقی طور پر اور نہ سیاسی طور پر کسی بھی لٹاظ سے یہ کام اچھا نہیں ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر کے اپنے ایک ہی ملے میں چار کروڑ روپے کے بلڈوزر آور دینا یہ کمال کا انصاف ہے۔ اسی صفحے میں محدث ایریگیشن کو پانچ کروڑ روپے رگوں کی مرمت کے لیے دیا گیا ہے۔ جناب اپنے اپنے اس کام کیلئے میں زیادہ کھٹا ہوں اور یہ ایک غلط بات ہے۔ کہ اس کا یہ بھی ذکر نہیں ہے کہ وہ پانچ کروڑ روپے کس طرح خرچ کریں گے کیوں خرچ کریں گے حالانکہ کوئی ضرورت نہیں ہے جس طرح پچھلے سال روایائزڈ اے ڈی پی Revised A.D.P. ہمیں نہیں ملے گی اور نہ ہمیں اسکا پتہ چلتا گا کہ پسے کمال خرچ ہوئے ہیں تو جناب اپنے ان چیزوں کو آپ سرمدی کر کے چیک کریں۔ اسی صفحے میں محدث ایریگیشن کو رگوں کی مرمت کے لئے دیا گیا ہے۔ جناب اپنے اس کام کے لئے دیا گیا ہے۔

میں زیادہ سمجھتا ہوں اور یہ ایک غلط بات ہے کہ یہ پانچ کروڑ روپے کہاں خرچ کریں گے کیونے
خرچ کریں گے ہمیں کوئی اس میں وہ نہیں ہے۔ جس طرح پہلے سال کا ریوائیزڈ اے ڈی پی
revised A.D.P. ہمیں نہیں ملتے گی۔ اور پتہ نہیں کہ کدھر چلا گیا تو جتاب اپنیکر ان
چیزوں کو آپ میراثی کریں چیک کریں اور یہ معزز ایوان کے اراکین ہیں اس میں دلپسی لیں۔
یہ صرف میرے لئے نہیں بلکہ سب ایوان کا حق ہے کہ وہ تمام اچھی انسکوں کی نشاندہی کریں۔
یہ ہماری حکومت ہے اور ہم اس کے خلاف بھی نہیں ہیں لیکن یہ ہمارا حق بتتا ہے کہ ہم ان
چیزوں کی نشاندہی کریں جو یہاں پر غلط ہو رہی ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ان غلط چیزوں کو
تحوڑے سے صحیح طریقے پر اے ڈی پی میں شامل کرتے تو بت اچھی بات ہوتی۔ بلکہ زرعی
اجنیزرنگ میں، اکروڑ روپے اس وقت پی سی ون کے لئے رکھے گئے ہیں جو پہلے سال کے
مقابلے میں ہمین سو فیصد زیادہ ہیں۔ اب ہمیں پتہ نہیں چلا کہ ہمین سو فیصد۔ وہ کونے کر شے
ہیں کہ ہمین سو فیصد زیادہ پیسے رکھے ہیں کیا خیال ہے یہ پتے خرچ ہو جائیں گے۔ یا اگر صحیح
معنوں میں وہ خرچ کریں گے تو، اکروڑ روپے یہ بلڈوزر کیے چلیں گے۔ تو جتاب اپنیکر ایہ
جو پیسہ ہے بت زیادہ ہے اور میں چاہتا ہوں اس میں کٹ کر کے مشورے سے ایک صحیح چیز
سامنے لائی جائے۔ اس طرح اگر ہم پتے دیتے ہیں تو اس کا کوئی چیک نہیں ہو گا۔ جتاب پہلے
سال واسا کو نہیں کروڑ روپے فراہم کئے گئے تھے جو وہ خرچ نہیں کر سکے ہیں۔ اور اس سال پھر
انہوں نے آٹھ کروڑ روپے واسا کو دیتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم نہیں کہ یہ آٹھ کروڑ روپے کیے
خرچ ہو گئے جب پہلے سال کوئی ہمین کروڑ روپے نہیں خرچ کر سکا ہے۔ یہ ایسے معاملات ہیں
جس پر ہمیں مل کر سوچا ہوئے گا۔ جتاب اپنیکر وائیٹ پیپر میں پہلے سال سے اسکی ڈی
پی کا کوئی ذکر نہیں۔ نہ کوئی اس کے بارے میں کوئی بات کی گئی ہے۔ اس وائیٹ پیپر پر اتنا
پتہ خرچ کرنا اور پتہ ہٹائی کرنا۔ اور جو حقائق ہیں ان کو سامنے نہ لانا یہ بھی ایک اچھی بات
اور مثال نہیں ہے۔ نہ ایک اچھی روایت ہے ہم سمجھتے ہیں کہ بلکہ فناں کو دیکھنا چاہیے کہ
بجٹ ہی اصل ڈاکومنٹ ہے صوبے کی ترقی اور خوشحالی کے لئے۔ اگر بجٹ سارا بلاک ایلوکیشن

پر مشتمل ہو اچھا بجٹ نہیں کھلا سکتا۔ جب بجٹ ہی بلاک ایلوکیشن اریوں روپے میں ہے اور اس کا ذکر نہ پچھلے انک فی پی میں ہے نہ وائیٹ پیسپر میں۔ پچھلے سال پیسے کمال خرچ ہوئے کس طرح خرچ ہوئے اس کے بارے میں ہم کیا پوچھ سکتے ہیں۔ جناب ایسپیکر میں آپ کے توسط سے حکومت بلوچستان سے یہ عرض کروں گا کہ خانوzenی انٹر کانٹ کو ڈگری کانٹ کا درجہ دیا جائے کیونکہ ہمارے علاقے کے لوگ لکھے پڑھے لوگ ہیں وہاں ڈگری کانٹ نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے جوانوں کو بہت نقصان اور تکلیف ہو رہا ہے۔ لہذا میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ خانوzenی کانٹ کو ڈگری کانٹ کا درجہ دیا جائے۔ برشور اور قلعہ حاجی خان روڈ کے لئے پکاس لاکھ روپے رکھنے گئے ہیں جبکہ میں سمجھتا ہوں یہ بست کم پسہ ہے۔ وہاں پہاڑی علاقہ ہے پیسے کم ہے وہاں زیادہ کام کرنا پڑے گا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں برشور قلعہ حاجی خان روڈ کے لئے پکاس لاکھ بست کم ہیں کم از کم اس کے لئے ایک کروڑ رکھنا چاہیئے۔ جناب ایسپیکر، میں آپ کے توسط سے محمد سی اینڈ ڈبلیو کے وزیر جناب مری صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے علاقے میں پچھلے دنوں ڈالہ باری اور بارش ہوئی ہے۔ وہاں کی سڑکیں بالکل بند ہو چکی ہیں۔ وہاں برشور اور پیشین کا راستہ بالکل کٹ چکا ہے۔ اور لوگ بست مشکل سے پیدل سفر کر کے آتے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس سڑک کو فی الفور بحال کیا جائے تاکہ جو تصادمات ہوئے ہیں لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔ تکلیف نہ پہنچے۔ جناب والا میں بی اینڈ آر سے گزارش کروں گا کہ وہ اس پر توجہ دے۔

جناب ایسپیکر آپ کو یہ معلوم کر کے حیرانی ہو گی پیشمن اور قلعہ عبد اللہ کے دو خلعے ہیں جس میں ایک بھی گرزاں کا نہیں ہے۔ جو کہ ہم ہمیں میں دور کوئی شر سے ہیں پیش قلعہ عبد اللہ اور چمن کے لوگ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مختلف کالجیوں میں سکولوں میں داخلہ لیتے ہیں۔ کتنا افسوس کا مقام ہے کہ اتنا بڑا علاقہ جس کی آبادی آٹھ لاکھ دس لاکھ سے بڑھ رہی ہے۔ وہاں بھی ایک گرزاں کا نہیں ہے تو جناب والا، میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ، وزیر اعلیٰ اور وزیر تعلیم سے یہ گزارش کرنا ہوں کہ اس سال کی اے فی پی میں

پشین کے لئے گرلز کالج کا قیام بہت ضروری ہے۔ جو کچھ دنوں ہم نے خلفت کی ہے اور ہم اپنی خلفت کا اعتراف بھی کرتے ہیں لیکن جناب والا، سیری یہ خواہش ہے کہ پشین میں گرلز کالج اور چن میں گرلز کالج بہت ضروری ہے۔ کیونکہ چن میں بھی آبادی زیادہ ہے اور حالات بھی ایسے ہیں کہ ہماری لڑکیاں کوئی شر میں ہوشی میں رہنے کی عادی نہیں ہیں۔ نہ انکے والدین کو یہاں اجازت دے سکتے ہیں۔ لہذا چن اور پشین میں گرلز کالج بنایا جائے۔ یہ بہت ضروری ہے۔ اس طرح ہماری لڑکیوں کا وقت اور تعلیم خالق ہو رہی ہے۔ اور وہ تعلیم حاصل نہیں کر سکیں گے۔ تعلیم کے سلسلے میں ہم جان جمالی صاحب کے ساتھ شامل نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اسپیکر، ایگر لیکھر فیپارٹمنٹ کا فارم ہے اس کے لئے انحصارہ لاکھ روپے کی ضرورت ہے کہ دہاں پر ہمین طیوب ویلیں ہیں دہاں سو ڈیڑھ سو ایکڑ زمین ہے دہاں ہلینڈ سے جو بیچ لیا گیا ہے اس کو ترقی ملے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں یہ چھوٹے چھوٹے فنڈز ہیں جو ہم مالک رہے ہیں۔ جناب والا میں آپ کے توسط سے وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ پہٹ اسٹو فارم کے لئے کچھ رقم دے دیں۔ جناب والا میں آخر میں لاءِ اینڈ آرڈر کے متعلق عرض کروں گا۔ کل بھی ہم نے کچھ کہا تھا۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کا خیر مقدم کرتا ہوں جو انہوں نے قلعہ عبد اللہ کے لئے اقدامات کئے ہیں اس کا میں تہ دل سے غنکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ہم ان سے ایک مطالیہ کرتے ہیں کہ قلعہ عبد اللہ میں جان اسلو کے لائسنس ہیں راہداری ہے ان کو کیسیں کیا جائے نصوح کیا جائے۔ جب تک لا نیمس راہ داری نصوح نہیں کریں گے تو پھر قبائل میں بیٹھ نہیں آئے گا۔ جب بیٹھ نہیں آئے گا جب قبائل کے پاس لا نیمس ہیں راہ داری ہے وہ ہر جگہ پر کسی کو قتل کر سکتا ہے۔ جبکہ دوسرے آدمی کے پاس نہ راہ داری ہے نہ لا نیمس ہے تو خالی ہاتھ کس طرح مقابلہ کرے گا۔ تو جناب والا، یہ امن و امان کا مسئلہ ہمارے علاقے قلعہ عبد اللہ میں برقرار رکھنا لازمی ہے اور میں مطالیہ کرتا ہوں کہ جتنے کا ٹککوف کے لا نیمس بڑے بھیاریوں کے لا نیمس لوگوں کے پاس ہیں ان کو نصوح کیا جائے ان کو معطل کیا جائے۔ ان کی راہداریوں کو ختم کیا جائے۔ ورنہ کبھی بھی اس صوبے میں امن و امان

نہیں آ سکتا۔ یہ میری خواہش ہے یہ امن و امان کے لئے ضروری ہے۔ کہ یہ اقدامات فوراً کرنے چاہئیں۔ اسی طرح جناب اپنے بزرگ آپ کو معلوم ہے ہمارے علاقے پشاور میں جو حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ افغانستان کی وجہ سے ہیں۔ کیونکہ افغانستان سے بہت لوگوں نے اسلام پشاور مغلیل کیا ہے۔ قلعہ عبد اللہ مغلیل کیا ہے۔ اور بعض لوگ تو وہاں افغان لڑائی میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے علاقے میں امن و امان کو سخت خطرہ ہے۔ اور اس خطرے کے پیش نظر حکومت کو سخت اقدامات کرنے چاہئیں۔ جناب اپنے بزرگی میں شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے فلور دیا اور معزز ارکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے بت اچھے طریقے سے سنا۔ اور میں اپنے لیڈر آف دی ہاؤس کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں وہ بیمار ہیں آج نہیں آئے لیکن جو ہماری گزارشات ہیں وہ حقیقی جائیں گے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ مل جل کر بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے صحیح طریقے سے کام کریں۔ یہ ہمارا صوبہ ہے اس صوبے میں جو بھی غریب عوام کے ساتھ جو ظلم زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ یا غربت ہے لوگوں کو روزگار نہیں ہے ہریوزگاری ہے۔ ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھ کر ایک اچھا ماسٹر پلان بنانا چاہیئے۔ اور اس پر فوراً عملدرآمد کرنا چاہیئے۔ ہمارے صوبے میں اللہ کا فضل ہے کہ اس سال جو بیت پیش کیا گیا ہے اس میں جاری انسکیموں کے لئے پیسہ دیا گیا ہے۔ ورنہ ہمارے ملک میں تو یہ حال ہے کہ یہاں تو انتخابی سیاست ہے۔ اگر کسی گورنمنٹ میں کسی نے کام شروع کرایا تو دوسرا گورنمنٹ آگئی وہ اس کو ختم کر دے گی۔ اس طرح سے ہمارے ملک میں ترقیاتی کام ناممکن ہے۔ جناب اس سلسلے میں میں قائد الیوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے رواداری سے بڑے صبر سے جتنے بھی جاری انسکیموں میں ان کے لئے انہوں نے فنڈر فراہم کیا ہے۔ یہ ایک اچھی ابتدا ہے۔ جمورویت بغیر رواشت اور صبر کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی ہے۔ اور یہی جموروی عمل ہے، اہم عنصر ہے کہ اگر ہم دوسروں کا خیال رکھیں گے تو انشاء اللہ ہم دوسرے صوبوں کے مقابلے میں اچھے لوگ ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس صوبے کو بغیر کسی نفرت، تعصباً کے اچھی فضائیں صوبے کی خدمت کریں۔ میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اپسیکر شکریہ ملک صاحب۔

نواب ذوالفقار علی مکمی جناب پواتنٹ آف فلائریلیشن Point of Clarification
اگر آپ کی اجازت ہو۔ وہ یہ کہ ملک صاحب نے اپنی تقریر میں ذکر کیا تھا ضمنی استحکامات کا۔
1994ء میں ضمنی استحکامات میں ہمین کروڑ سے زائد خرچ ہوا ہے۔ ضمنی استحکامات، 1994ء میں ہوئے ہیں۔ خاران، قلات اور لسمیلہ کی سیٹ پر۔ 1994ء میں کوئی خرچ نہیں ہوئے۔

مولانا عبدالواسع جناب اپسیکر، ملک سرور خان نے روڈز کے حوالے سے جو ذکر کیا
ہے اس حوالے سے میں سرور خان کی بات آگے بڑھاتے ہوئے پورا لی بر ج، گندارانی بر ج اور
ڈیرہ غازی خان میں چلی بر ج کچھی بر ج، کنگوی بر ج، رکھنی بر ج، یہ سارے ٹوٹ گئے ہیں۔
محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی یہ حالت ہے یہ ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ میں سینیئر مسٹر اور وزیر اعلیٰ صاحب
سے پوچھتا ہوں کہ آیا اس کیلئے رقم رکھی ہے۔ راستے بند ہیں۔

جناب اپسیکر آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو پارلیمانی روایات کا پڑھنی ہے جب آپ
کو بجت تقریر میں اختیار ہے جو بولنا چاہتے ہیں بول سکتے ہیں تشریف رکھئے۔

جناب اپسیکر اب میں فلور جناب غلام مصطفیٰ خان ترین کو دیکھا ہوں۔
سردار غلام مصطفیٰ خان ترین اغود بالله من الشیطون الرجیم۔ لبم اللہ الرحمن
الرحیم۔ جناب اپسیکر صاحب آپ کا شکریہ۔ آج بجت پر بہت بہت بوری ہے۔ عموم کو پڑھ
نہیں کہ بجت کیا بلا ہوتا ہے۔ عموم پوچھتے ہیں لیکن ہماری اس جمورویت کو بحال کرنے کے
لئے اور عموم میں شعور پیدا کرنے کے لئے ہمارے بزرگوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ خان
عبدالصمد خان شہید، بزرگو صاحب اور دیگر جمورویت پسند لوگوں نے جدوجہد کر کے عموم میں
شعور پیدا کیا۔ اور اس بجت سے آج عموم کی امیدیں اتنی بڑھ گئیں کہ بجت کے انتظار میں ہر
سال لوگ انتظار کرتے ہیں۔ اور اس میں ان کی امیدیں ہوتی ہیں۔ کہ بجت آہما ہے اور
ہماری مشکلات کم ہو جائیں گی۔ جناب اپسیکر، یہاں ایک ہماری الگی ہوتی ہے جو بھی نتی
گورنمنٹ آجائے وہ یہ بہاد کرتی ہے کہ یہ پرانی گورنمنٹ نے خرابی پیدا کی ہے۔ نہیں کہ

انہوں نے یہ خرابی تو پیدا کی ہے لیکن آپ ہمت کریں ان خرابیوں کی نشاوندی کریں۔ اور ان خرابیوں کو دور کریں تاکہ یہ جموریت اور عوام کی یہ خواہش پوری ہو جائے۔ لیکن ہم لوگ صرف بہانہ بناتے ہیں۔ ایک دوسرے پر بہانہ بناتے ہیں کام آگئے نہیں بڑھا سکتے ہیں۔ جناب اسکے، اب آپ خود سوچیں کہ جتنے بھی بحث بنے ہوئے ہیں اور لوگوں کے کام کوئی نہیں ہوئے ہیں اور سارے پیسے جتنے بھی خرچ ہوئے ہیں اس میں یہ نہیں کہ لوگوں کی مشکلات کم ہو جائیں لیکن وہاں مشکل روز بروز بڑھ رہی ہے یہ پیسے جو لگائے جا رہے ہیں یہ سب ضائع جا رہے ہیں۔ لوگوں نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔ مثال کے طور پر آپ تعلیم کو لے لیں۔ تعلیم کے لئے ہر عمر صاحب کے حلقے میں بذریعہ بنتی ہوئی ہیں۔ یا اس میں کوئی اور قائم پاس کرنے کے لئے جگہ بنتی ہوئی ہے۔ یہ تو ہم لوگوں نے ان کو تعلیم دی ہے۔ بذریعہ کھلا کر کے ہم نے گورنمنٹ کے لاکھوں روپے ضائع کر دیے۔ اس پر کوئی گورنمنٹ نہیں سوچ رہی ہے میں اس گورنمنٹ سے یا مجرم سے یا سیکرٹری صاحبان سے یہ طلب کیا ہے کہ کہاں بذریعہ کیلئے تعلیم کیلئے بنتی ہوئی ہیں۔ ایسی کھنڈی ہیں جس پر گورنمنٹ کا خرچ ہوا ہے۔ عوام کا خرچ ہوا ہے۔ لیکن کسی نے اتنی تکلیف نہیں کی جناب عالی یہ ہماری تعلیم کا حال ہے۔ اگر ہم پھر اس کو کروڑوں روپے دیتے ہیں کل پھر ہم بذریعہ بناتے ہیں۔ اس کے لئے کوئی اور بندوبست نہیں ہے۔ ہماری یہاں کی مشکلات یہ ہیں کہ کوئی پلانٹ نہیں ہے۔ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ جو بھی مرضی میں آئے جو بھی ہم سیاسی طور پر کسی کو خوش کرنے کیلئے کرتے ہیں وہاں ایک بذریعہ کھنڈی کر لیتے ہیں۔ اور عمر صاحب عوام کو یہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو ایک بذریعہ لا کر دی ہے کم سے کم پیشتوں خواہ میں عوای پارٹی اس چیز کی مخالفت کرتی ہے۔ چاہے لوگ ہم کو ووٹ دیں یا نہ دیں ہم ووٹ کے پیچے نہیں جائیں گے۔ ہم یہ کہیں گے کہ ایک طریقہ کار ہونا چاہیے ایک اصول ہونا چاہیے عوام کے پیسے عوام کے مفاہ میں لگنے چاہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ سیاسی طور پر استعمال کئے جائیں۔ جناب والا بحث بنایا گیا کئے کو تو زبردست بحث

ہے اچھا بحث ہے لوگ خوش میں لیکن میں یہ کھتا ہوں کہ یہ چند لوگوں کا بحث ہے۔ یہ چھ
میئن کے اندر اندر عوام کو پڑھے چلے گا اس بحث کے پتھر کیا کیا ہے۔ یہاں پر جتاب عالیٰ میں
تعلیم کا ذکر کر رہا تھا۔ تعلیم کو آپ دیکھیں ہمارا مستقبل تعلیم سے ہے لیکن تعلیم کہاں ہے۔
کہ حیر ہے تعلیم آپ جاکر دیکھیں لوگوں کی حالات دیکھیں وہاں تحریر ہیں نہیں نہیں ہیں پہلی
سے لیکر پانچویں تک دو دو تحریر جتاب اپنیکر آپ خود سوچیں پہلی سے لیکر پانچویں تک دو دو
تمروں میں پانچ کلاسوں کی پڑھائی کس طرح کی جاتی ہے۔ وہ بھی دو ٹھپر ز سے۔ وہ دو ٹھپر ز بھی
کہتے ہیں دو دن آپ کی ڈیوبی اور دوسرا کھٹا ہے کہ دو دن کے بعد آپ کی ڈیوبی۔ اس پر کوئی
امکش نہیں لیتا ہے۔ کیوں نہیں لیتا ہے کہ کل لوگ ہم سے ناراض نہ ہو جائیں۔ کل ہم کو
دوٹ نہیں دیں گے لیکن ہم یہ کہتے ہیں چند آدمیوں کی خاطر آپ ساری قوم کو بر باد نہیں کریں
اگر آپ اس روایہ پر چلیں گے مجھے کری کی ضرورت ہے میں عوام کو خوش کرنا چاہتا ہوں۔
چند لوگوں کو خوش کرنا چاہتا ہوں۔ تو اس طرح ہم ترقی نہیں کر سکیں گے۔ جتاب اپنیکر
صاحب تعلیم کا تو یہ حشر ہے ہم تو یہ کہیں گے کہ جب تک وہ بلڈنگیں جو کھنڈی ہیں چاہے جس
نے بھی بنوائی ہیں اسے بحال کیا جائے طریقہ کار بنایا جائے دیکھا جائے کہ جب ہم ایک اسکول
بناتے ہیں اس کی ہم پوری پلانگ کریں کہ اس اسکول کیلئے پانی کی ضرورت ہے اس اسکول
کیلئے ٹھپر کی ضرورت ہے جب تک یہ ساری چیزیں پوری نہیں ہوں گی اسوقت تک آپ اسکول
نہیں بنائیں اور جب آپ کے پاس پلانگ نہیں ہے آپ خالی تحریر اور چار دیواری بنائیتے
ہیں اور اس میں تاش کھیلتے ہیں وہاں کوئی اور ٹائم پاس کرتے ہیں اور یہ لوگوں کو ہم تعلیم دیتے
ہیں اور اور پر سے ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے تعلیم کیلئے اتنا بحث رکھا ہوا ہے کوئی بحث نہیں
ہے چند لوگوں کا بحث ہے جو لوگوں کی مرضی پر خرچ ہو گا۔ اور یہ چھ میئن کے اندر سارا
بحث عوام کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کیسا بحث ہے یوں سے تو یہ بست زبردست بحث ہے۔
دوسرے نمبر پر جتاب عالیٰ صحت کو آپ لے لیں صحت کی بت بھی کیا گھجھ ہے۔ ڈسپریں
پڑی ہوئی ہیں اس میں کیا ہو رہا ہے کوئی چرس پی رہا ہے کوئی بہروں نی پی رہا ہے۔ کوئی کیا کر رہا

ہے۔ کیا اس کو صحت کہتے ہیں صحت کیلئے ہم لوگوں نے ڈپریس بنا دیں۔ یہ ڈپریس گورنمنٹ نے لوگوں کی صحت کیلئے بنالی ہیں۔ یہاں کچھ نہیں ہے۔ نہ دوائی نہ کوئی پوچھنے والا ہے کسی کا روازہ چلا گیا کسی کی اور کوئی پھر جل گئی۔ کوئی اس پر نہیں سروج رہا ہے۔ یہ عوای پیسے جو یہاں پر خرچ ہوئے ہیں لاکھوں کروڑوں روپے اسی طرح خرچ ہو چکے ہیں۔ اس کا کیا نجام ہوا ہے اس پر ہم لوگ نہیں سوچتے ہیں۔ جب اپنے صاحب اور دعوے بڑے کرتے ہیں تو ہم یہ کہتے ہیں جناب عالیٰ! صحت کیلئے آپ لوگ بجت دیتے ہیں۔ ہسپتاں میں جاکر آپ ہسپتاں کی حالت دیکھیں کوئی کے ہاسپل کی حالت دیکھیں کہ اس ہاسپل میں کونسا علاج ہوتا ہے ٹھیک ہے کسی امیر کا علاج تو ہو سکتا ہے کسی اور کا علاج تو ہو سکتا ہے لیکن غربیوں کے علاج کی کیا حالات ہیں۔ آپ اپنے صاحب خود دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہم لوگ اس پر نہیں سوچتے ہیں۔ اور یہ کہ رہے ہیں کہ ہم صوبے کو ترقی دے رہے ہیں ترقی تو آپ کی کوئی کے ہاسپل سے معلوم ہو رہی ہے کہ آپ اس صوبے کو کس طرح ترقی دے رہے ہیں یہ کوئی ترقی نہیں ہے کہ آپ ایک ہاسپل کو ایک ہاسپل کے لیوں پر نہیں لاسکتے ہیں۔ نہ وہاں صفائی ہے اور وہاں کچھ بھی نہیں ہے ایک مریض لے آئیں پھر آپ عن گھنے ڈاکٹر کا انتظار کریں اسے ڈھونڈیں اس طرح کوئی مریضوں کی جانش حاصل ہو گئی ہیں۔ جب ڈاکٹر وہی نہیں پہنچتے ہیں اور ہم وہاں اس کیلئے کروڑوں روپے رکھتے ہیں اور ہم لوگ خوش ہیں کہ ہم نے صحت کیلئے اتنے کروڑ روپے دیئے لیکن دیئے تو ہم پوچھیں کہ وہ روپے کہاں خرچ ہو چکے ہیں۔ پوچھنے والا کوئی نہیں اور عوام پھر اسی نمائندہ کے پیچے گلے ہوئے ہیں آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ آپ کیوں نہیں کہتے ہیں جب ہم لوگ کہتے ہیں تو سننے والا کوئی نہیں ہے۔ جب اپنے صاحب اپنے طبق پشن کے ہاسپل کی مثل دیتا ہوں پسین ہسپل میں آپ خود دیکھیں اگر اس میں صرف آکسیجن گیس کی کمی۔ پچھلی گورنمنٹ میں میں نے نواب مگسی صاحب سے ایک سلندر گیس لیا اور اگر وہاں پسین میں گیس کا بندوبست کیا جائے تو کوئی کے ہسپل پر آپ پسین اور دیگر بوجھ کم ہو جائے گا۔ لیکن اتنے سالوں سے وہاں آپ پسین تھیڑ موجود ہے سب کچھ موجود ہے لیکن آکسیجن گیس نہیں۔ اسی طرح

آپ دوسری صحت کے لئے آج کل ایک بیماری کے لئے ایک غریب کسی کو ڈاکٹر کو دکھانے کے لئے تو اس کا ایک ہزار روپے اور آٹھ سو روپے اس کا خرچ آتا ہے۔ ہم نے کیا دیا عوام کو اس زمانے میں وہ بے چارہ حیران ہے۔ کہ ہم گندم خریدیں گندم کا بھی ایک ہزار روپے بوری پڑ گیا۔ ہسپتال کا یہ حال ہے تو یہ عوام کے لئے ہم نے کب ان مشکلات حل کی ہیں۔ نہیں تھی جتاب عالیٰ ہم یہی کہتے ہیں کہ کم سے کم جو بلڈنگزیں بھری ہیں جاں بھی بھری ہیں سب سے پہلے اس کو آباد کیا جائے جاں بھی ہیں ہمیں یہ اعتراض نہیں ہے کہ وہ کھاں ہیں کھاں ہیں۔ لیکن آپ اسی کو اس طرح چھوڑ رہے ہیں جس پر گورنمنٹ کے لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں اور ابھی نئی بلڈنگز شروع ہو جائیں گی یہ ایک اس ممبر کی مردمی ہو گی کیونکہ میں اپنے علاقے میں جا کر کھوں گا کہ میں نے آپ کو ایک ہسپتال دیا ہے آپ کو ایک بلڈنگ بھرا کر دیا ہے ایک ڈسپنسری دیا ہے کل مجھے دوٹ ٹلے۔ پتوں خواہ ملی عوای پارٹی کی مشکلات حل ہوں اگر ہم دوٹ کے پیچے بجا گئیں گے تو یہ مشکلات نہ کم ہو گی اور عوام روز بروز مشکلات سے دچار ہو گے۔ جتاب اپنیکر پانی پبلک ہیلتھ کا۔ آج میں اپنے طلاق سے آپ کو بناں دہاں ج بر سے لگائے ہوئے ہیں ٹربائیں لگائے ہوئے خالی بور کئے ہوئے بند پڑے ہیں آپ کو پندرہ بیس دکھاؤں اور لگ اسی امید ہیں ہیں کہ آج بنے گا اور کل بنے گا جیسے لوگ خالی ٹربائیں کو دیکھتے ہیں سیل کئے ہوئے میں اسکو دیکھ کر واپس گھر چلے جاتے ہیں۔ اس پر آپ لوگ کیوں توجہ نہیں دیتے ہیں اس پر بھی گورنمنٹ کا خرچ ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ کے پیسے ضائع ہو چکے ہیں اور آپ خود اندازہ کریں اس سے حکومت کا فائدہ ہے سارا خرچ اسی لگی پر ہے۔ آپ اس کو تیار کر دیتے ہیں باقی سارا خرچ اسی لگی پر ہے اور آپ مہانہ اس سے اپنا فیس بھی لیتے ہیں آپ کا جو خرچ آتا ہے وہ آپ کو مہانہ فیس میں آ جاتا ہے۔ اتنا ہم لوگ بھی نہیں کر سکتے ہیں جو یور سیل کئے ہوئے ان پر آپ لوگ مشین نہیں لگا سکتے ہیں اور نئے یور شروع ہیں نئے یور پیچے گئے ایک تو ہمارے طلاقے میں بھی پیچ گیا ہے اس کو ملا ہے کوئی چیلز پارٹی والا ہے پہنچ نہیں اسکو کھاں سے مل گیا ہے۔ ہمیں گھٹان سے مل ہوئے ہیں ہمیں یہ پہنچ نہیں ان کو یہ کھاں سے

مے ہوئے ہیں۔ نیا یور اسکو مل رہا ہے ابھی تک بجٹ پاس نہیں ہوا ہے اور ان لوگوں کو بوروں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اور ادھر ہم لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم لوگ سیاسی بنیاد پر نہیں کریں یہ میں یہ ثبوت دیتا ہوں کہ اس وقت چار برسے اور پہنچ نہیں کون کون کدھر لے گیا یہ تو سیاسی قسم ابھی شروع ہو گئی کہ لوگوں کو برمے مل رہے ہیں۔ ہمارے حلقوں میں پہلے پارٹی کا ایک نمائندہ ہے۔ جس کے توسط سے ملا ہے وہ بیٹھا ہو گا سن رہا ہو گا کیوں ملا ہے؟ لیکن ہمارے حلقوں میں پہندرہ ایسے ٹیوب ویل بند پڑے ہیں۔ جس کو ملا ہے اسی گاؤں میں پہلے سے ایک ٹربائیں چالو ہے جو لوگوں کو پانی دے رہا ہے۔ دوسرا کی وہاں کیا ضرورت پڑی۔ یہ تو سیاسی طور پر چل رہا ہے سیاسی طور پر دیا جا رہا ہے میں چاہتا ہوں کہ یوں یہ میں یہ بجٹ اچھا ہے چھ سینے بعد سب کو پہنچے گا کہ کیسا بجٹ ہے یہ چند لوگوں کا بجٹ ہے اور یہ چند لوگوں کی مرخصی سے یہ بجٹ چلے گا اور خرچ ہو گا۔ جناب عالی زراعت کو آپ لے لیں۔ زراعت میں زمینداروں کے لئے کیا کیا۔ جس نے بھی زراعت کو ترقی دی ہے جس گاؤں میں بھی دی ہے انہوں نے اپنے ہاتھوں سے دی ہے۔ اپنے ہاتھ سے بسیلچہ مارا ہے اپنی کوششوں سے انہوں نے یہاں تک پہنچایا ہے۔ زراعت میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے۔ زراعت میں کیا کیا کروڑوں روپے اس پر خرچ ہو رہے ہیں لیکن زمینداروں کے لئے انہوں نے کیا کیا؟ کوئی ثبوت دے مارکیٹ نہیں مل رہی ہے زمیندار کے لئے۔ جب اسکا سیزن آ جاتا ہے کوئی مارکیٹ نہیں ہے۔ زراعت والوں کو چاہیئے کہ وہ باہر ملکوں میں جا کر اسکے لئے مارکیٹ پیدا کریں اس کے لئے کوشش کریں دو اسیوں کی یہ حالات نہیں کہ کوئی زمیندار پاکستانی دوائی استعمال نہیں کر رہا ہے کیوں نہیں کر رہا ہے اس لئے کہ پاکستان میں تو ہر چیز ملاوٹ ہے۔ لیکن زراعت والوں نے اس پر کوئی وجہ نہیں دی ہے کہ بھائی آج جو دوائی استعمال ہو رہی ہے اس میں یہ نفس ہے لیکن سب لوگ زیادہ پیسے خرچ کر کے باہر والی دوائی اپنی زمینداری پر استعمال کرتے ہیں۔ دوسرا زمینداروں کے لئے کوئی سورج نہیں بنایا گیا ہے کیوں نہیں بنایا جا رہا ہے اس میں زراعت کا بھی عمل نہیں ہو گا اس میں اس صوبے کا بھی فائدہ ہو گا۔ اس میں

امدی آئے گی صوبہ جہاں کو لٹا اشوریہ کی وجہ سے دوسرا صوبیوں میں چلا جاتا ہے اور یہ
سادے پیسے دوسروں کے پاس خالی ہو جاتے ہیں اس کو اگر اس صوبے میں روکا جائے تو اس
صوبے کو کتنا فائدہ پہنچا گا لیکن زراعت والوں نے کبھی توجہ نہیں دی اور جو پیسے آتے ہیں نہ
معلوم کماں حلے جاتے ہیں۔ کچھ تو ہو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب اپنیکر نام کا خیل رکھیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب اپنیکر، زراعت کا یہ حال ہے بھکریوں
کا یہ حال ہے بجٹ تو ہم دیتے ہیں پیسے بھی دیتے ہیں لیکن عوام کی مشکلات آج تک کم نہیں
ہوئیں۔ امن و امان کا مسئلہ ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے کل فرمایا کہ "ہم اس پر بحثی کریں
گے چاہے اقتدار ہو چاہے حزب اختلاف ہو پھر یہ لوگ نہیں چھین گے" ہم لوگ وزیر اعلیٰ
کی اس بات کی تائید کرتے ہیں لیکن وزیر اعلیٰ سے ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ آیا آپ کس
فورس کو وہاں اختیار دے رہے ہیں کل وہ وزیر اعلیٰ کی بات مانے گا یا نہیں مانے گا؟ یہ تجربہ ہو
چکا ہے ایک سمجھرا ایک کرمل کی اپنی مرضی وہاں چلتی ہے پچھلی بار آپ کے چار مجسٹریٹ جو تھے
وہ معطل ہو گئے اس بات پر۔ کس بات پر معطل ہو گئے؟ اسلئے کہ ہم لوگ نہیں جانتے۔
یہ ملٹیپلیکیت ہمارے آرڈر مانتے ہیں نہ سمجھ رہا ہے ہیں۔ وہ بیوں کے اندر
کھس کر عورتوں کو بے عزت کرتے ہیں۔ عورتوں کی ملٹاشی لیتے ہیں۔ وہاں سے زیورات تک
چوری ہو چکی ہے لیکن کسی مجسٹریٹ کا کوئی حکم نہیں مانا جاتا۔ پشین کا ذمی یہ جا بہا تھا سید امیر
میں پر اسکو روکا گیا کہ آپ کے ساتھ تمارا گاڑ نہیں جا سکتا۔ تو پھر آپ کس کو پاؤ رہے
ہیں۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے سخونا گا کہ وہ آپکی بات مانیں گے یا نہیں؟ پشین میں دو عین
میتھے پہلے لیویز کسی مجرم کے میتھے رات کو گیا تو فائزگ بوا مجرم نکل گیا۔ مجرم پکڑنے کی بجائے
یہ ظلم دیکھیں بلوچ اور پٹھان کی روایات ایک ہیں۔ انہوں نے مجرم کی بجائے گھر کی عورتوں
کو تھانے میں بٹھایا کونے قانون کے تحت عورتوں کو تھانے میں بٹھایا گیا یہ امن و امان کا
مسئلہ پشین میں اپنے حلے کی میں بات کرتا ہوں۔ ایک دن کوئی شیکسی والا گھر جا بہا تھا تو پولیس

جا رہی تھی۔ لیوین والا بولا ہے ”نہیں تمہارے پاس اسلخ ہے تمہارے پاچر سب ہے چلو تھانے“۔ تھانے میں اسکو مارا پیٹا تھے میں میں وہاں سے گزرتا تھا کسی نے مجھے بتایا میں تھانے گیا پوچھا کیا بات ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ بات ہے۔ تو انہیں ایچ او صاحب کو میں نے کہا ”آیا ان سے کوئی چیز برآمد ہوئی؟“ بولا ہے ”نہیں اس نے کہیں چھپا دیا۔“ میں نے کہا ”آپ انکے پیچے کیوں لگے ہوئے تھے آپ نے انکو گاڑی سے نکلا اور گاڑی کیستا تھے تھانے میں لائے تو انہوں نے کہاں چھپا؟“ اور چلو ٹھیک ہے وہ انکا اپنا حق ہے میں قسمیہ کہتا ہوں کہ اس پیچارے کو اتنا سخت پیٹا گیا کہ وہ پانچ دن گھر میں بستر پر چڑا ہوا تھا۔ ہم لوگ کس طرح انکو انصاف دیں گے۔ ہم کس طرح عوام کو مطمئن کریں گے؟ جناب والا، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم مل کر کے ایک ایسے معاشرہ کو یہاں جنم دیں کہ لوگوں کی عوام کی مشکلات حل ہوں۔ مشکلات ہمارے انکے قابو میں ہوں۔ یہاں آجھل تو گندم کا سلسلہ چل رہا ہے وہاپنڈا کا سلسلہ چل رہا ہے سب کچھ ہے گندم کا۔ ہمارے خیال میں اس محمد کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی ہے۔ کہ اسکو ہم کس لئے رکھیں؟ ہم کو یہ پتہ نہیں چل رہا ہے جناب اپنیکر کہ یہ سارا مل والوں کو جا رہا ہے اور ایک مل والا ایک بوری پر کتنے پیسے کہا ہے ہم لوگ کہتے ہیں کہ ہم گندم کو سستا کر گلے۔ آپ سوچیں کہ سارا مال مل والوں کو جا رہا ہے

جناب اپنیکر سردار صاحب وقت کا خیال رکھیں تھیں منٹ ہو گئے ہیں آپکو۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین سارا مال مل والوں کو سپلائی ہو رہا ہے۔ راشن والوں کو ایک دن گندم بھی نہیں مل رہا ہے۔ ابھی جناب اپنیکر آپ خود سوچیں کہ ایک سو پچاس روپے ایک بوری پر مل والے نکاتے ہیں۔ اور اسی مل والے سے اٹھا کر کے ایک دو کاندار لانا ہے اور اس پر بھی بیس عسیں روپے وہ نکاتے ہیں۔ اور وہ جب لوگ گھر لے جاتے ہیں کبی والے تو الگ ہیں کہ وہ کلی تک پہنچاتے ہیں تو اس پر پچاس روپے اور خرچہ بڑھ جاتا ہے۔ گھر جب لے جاتے ہیں تو وہ پکاتے نہیں تو آٹا نہیں ہوتا پتہ نہیں اس عسیں کیا کیا انہوں نے کیا ہوا ہوتا ہے۔ اگر ہم لوگ یہ کہتے ہیں میری یہ تجویز ہے کہ آپ کے گندم کے mix

ملک سرور خان کا لڑا
پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جتنا بُڑی اپسیکر

جی؟

ملک محمد سرور خان کا لڑا گزارش یہ ہے کہ یہ جو رگیں خریدی گئی ہیں اس کی گیارہ رگیں خریدی گئی تھیں پہلے دو رگوں کے لئے انہوں نے مینڈر کیتے تھے بعد میں نو رگوں کے لئے اس repeat order یہ آرڈر دیا گیا تھا۔ اور ان رگوں کے لئے اس وقت کی حکومت نے حکومت فرانس سے ڈائریکٹلی گرانٹ کیا تھا۔ اور ان رگوں کے لئے اس کرanel ہون کے ذریعہ یہ رگیں ملنگوائی گئی ہیں تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں نہ ہی ڈبلیو ڈی اور نہ ایکنک کا کسی بھی ادارے کا وفاقی حکومت کی منظوری نہیں ہے اور یہ رگیں وفاقی حکومت کی منظوری کے بغیر ملنگوائی گئی ہیں اور یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اس پر اس معزز ایوان کو اعتماد میں لینا چاہیئے اور اس بات کو اس معزز ایوان میں صاف سترنا کرنا چاہیئے تاکہ یہ جو تجسس ہے ہمارے عوام کو لوگوں کو اس بات کا حق پہنچا ہے کہ ان کو صحیح بات پہنچا چاہیئے کیونکہ یہ بہت بڑا کیس ہے تقریباً ۴۳ کروڑ روپے کے رگ ملنگوائے گئے تھے اس میں صرف دو رگوں کے مینڈر ہوئے تھے باقی ریپیٹ آرڈر پر ملنگوایا گیا تھا۔ جو کہ غلط ہے۔ جبکہ حکومت بلوجستان وس ہزار روپے کا اگر ایک چیز ملنگواتا ہے تو پھر کوئی نہیں پر کرتے ہیں جب اتنے کروڑوں روپے کے جو رگیں ملنگوائی گئی ہیں وہ بغیر مینڈر کے آگئے ہیں۔ ایک تو یہ ہے اس کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ دوسری بات جو قارن کپونٹ ہے وہ ڈائریکٹلی متحقق حکومت نے صوبائی حکومت نے حکومت فرانس سے اربعی کر کے وفاقی حکومت کو بے خبر رکھ کر کے یہ رگیں خریدی لےدا میں اس بارے میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سینٹر وزیر سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس معزز ایوان کو ان رگوں کے بارے میں صحیح صورتحال سے آگاہ کریں۔ تاکہ لوگوں کے ذہنوں میں جو تجسس ہے جو خلفشار ہے کوئی کہتا ہے کہ ہماری پارٹی جو ہے صاف سترنی پارٹی ہے وہ ایسے کام نہیں کرتی ہے کوئی کیا کہتا ہے ابھی مولانا صاحب نے تجھے ہم لے کر کے کہا کہ سرور خان کا لڑا جنے کیا تھا۔ جمعیت علمائے اسلام کے اوپر سے میں

ماتا ہوں کہ جمعیت علمائے اسلام اس وقت نہ پی اینڈ ڈی میں اور نہ اریگیشن میں تھی اس زمانے میں نہیں ہوئے یہ بلکہ ۱۹۹۶ء یہ رگلیں منگوانی گئی تھیں تو میں یہ سے کیا نام ہے ہمارا ۔۔۔ بعد میں ہمارے کیرٹنگر چیف نسٹر صاحب نے بھی پانچ مذید رگلیں منگوانے کی کوشش کی تھی لیکن شاید پھر ٹی اینڈ ڈی نے ان کو کماکہ یہ پہلے ہی سے یہ بست بلا خطرناک مسئلہ بنा ہوا ہے لہذا آپ یہ رگلیں نہ منگواں۔ تو جتاب والا یہ ایک ۔۔۔ یہ ان لوگوں کی باقاعدہ انکوارری ہونا چاہیئے اور اس کے لئے باقاعدہ اس معزز ایوان کے اراکین پر مشتمل ایک انکوارری ہونی چاہیئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ایسے سوالات اور تحقیقات یہ کوئی جواب نہیں ہے اس معزز ایوان کو بلوچستان کے عوام کو اس بات کا تجسس ہے کہ ان لوگوں کے ہارے میں ہمیں صحیح جواب دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جتاب سرور خان صاحب میں نے پہلے ہی کماکہ اس وقت یہ وقفہ ہدایت نہیں ہے وقفہ سوالات ہے جو کچھ آپ نے پوچھنا ہے پوچھیں دیے ہدایات کے لئے یہ وقفہ نہیں ہے سب سے میں یہی گزارش کرتا ہوں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل اسی سوال کے متعلق میں وزیر صاحب افسوس یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب نے جو جوابات دیئے ہیں وہ کامل غلط ہیں وہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی capacity سے بھی باہر ہے اس کو سمجھنا basic یہ ہے کہ آپ کا کوئی بھی گرانٹ کے تحت آہما ہو وہ چیز کوئی فارن ایکس چین۔ کوئی لون کے تحت آہما ہو جب تک آپ کیس پر چیز نہ کریں وہ الگ بات ہے گرانٹ یا لون Economic Affair Division کی منظوری کے بغیر کس طرح آسکتی ہے میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ E.A.D. کیا کر رہی ہے جو وزیر صاحب سرور کا کڑ صاحب جیسے سینئر نسٹر رہ چکے ہیں اور پارلیمنٹرین رہ چکے ہیں یہ قطعاً وفاقی حکومت کی مرضی کے بغیر دو چیزیں آتی ہے ایک سرور خان نے پواتٹ آؤٹ کیا کہ repait ٹینڈر ایک آتا ہے کہ منظوری کے بغیر یہی گئی ہے قطعاً کوئی بھی آپ فارن ایکس چینسج کے تحت کوئی چیز منگا نہیں وہ E.A.D. کی منظوری کے بغیر آپ منگا نہیں سکتے۔ یہ آپ کو مجھے نے غلط بتایا ہے

کوئی چیز بھی وزیر اعلیٰ کے دستخط سے وزیر اعلیٰ کی capacity ہی نہیں ہے وزیر اعلیٰ تو ٹھیک ہے اس کا ٹینڈر ریٹن یا دوسروں کی approval اور صوبے کی طرف سے دیں گے۔ یہ جاتا ہے پھر مرکز کو وہاں آنکھ افیئر ڈوبن اس کی منظوری دیتی ہے اس کے بعد یہ آتے ہیں ہاں جہاں تک ٹینڈر کی بات ہے یہاں ہاؤس کو غلط جواب دیا جا رہا ہے ہاؤس کو تاریکی میں رکھا جا رہا ہے مولانا صاحب کو تاریکی میں رکھا جا رہا ہے۔ یہ میں ان کو بتا رہا ہوں کہ دنیا کا کوئی بھی ملک اور ایشیلی پاکستان ہمارے پاس ہزاروں گراں آ رہے تھے لیکن ہمیں کسی بھی فیڈرل حکومت کی منظوری کے بغیر ایک ڈھیلہ بھی ایسپورٹ کرنے کی اجازت نہیں ہے جب تک آنکھ افیئر ڈوبن منظوری نہ دے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کس طرح کے سوالات ہو رہے ہیں کس طرح کے جوابات دے رہے ہیں یہ تو اس طرح لگ بہا ہے کہ کوئی مذاکرہ ہو رہا ہے اس ضمن میں کوئی اسیلی کا یہ طریقہ کار نہیں ہے اسیلی کو صحیح جوابات دیئے جائیں۔

بسم اللہ خان کاکڑ میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ میرا سلیمانی بنتا ہے کہ میری اپنی معلومات کے مطابق یہ رگیں رنج گورنمنٹ کی ہیں اور بنیادی طور پر یہ پبلک سلیٹھ کے لئے تھیں پبلک سلیٹھ کی بجائے یہ رگیں ایریگلیشن فیپارٹمنٹ نے خریدی تو مولانا صاحب جو تحقیقات کروا رہے ہیں اور میں اس چیز کی جعفر خان صاحب کی حمایت کروں گا کہ وہ اپنے مجھے کو جو بھی یہ approve ہوتی ہے یا نہیں ہوتی جو بھی پوزیشن ہے ان کو یہ درست معلومات دینی چاہیئے رحیم صاحب نے جن پانچ رگوں کی طرف اشارہ کیا ہے وہ جاپانی گورنمنٹ سے خریدی گئی جو بنیادی طور پبلک سلیٹھ کے لئے تھی لیکن وہ خریدی ایریگلیشن فیپارٹمنٹ نے اور اس میں آخری پانچ رگیں جو آئیں ہیں مولانا صاحب یہ نوٹ کریں کہ ان میں بعض کمپونٹس کم تھے مطلب ان کے ساتھ ایک ٹرک ہوتا ہے جو اس کے لوڈنگ اور ان لوڈنگ کا وہ ان رگز کے ساتھ آئے ہی نہیں ہیں جو کہ ۲۰ لاکھ روپے بغیر ٹرک کے آئے ہیں لیکن وہاں دیکھائے گئے ہیں مولانا صاحب صرف اتنا کہہ کر ہم تحقیقات کروائیں گے سرور خان درست کہتے ہیں یا کوئی اور درست کھٹا ہے کیا نہیں، تمام حقائق لاکر ہاؤس کے سامنے رکھ دیں لیکن اپنے

ٹپارٹمنٹ کو خدا کے لئے کہ دیں کہ وہ پوری پوزیشن دے دیں آدمی تھے نہ بتا دیتا۔

جناب ڈیٹی اسپیکر عبدالرحیم خان صاحب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل بست صحیح پوائنٹ آئے ہیں جناب والا اب جو ہے بار بار وہ کوشش کرتے ہیں کہ ایریگیشن کا جگہ میں یہی بات اب کر رہا ہوں کہ جملہ منصوبہ بندی نے گیارہ رگ مشینیں جاپان کی خریدی ہیں اب بات کو کفیوز نہ کریں گیارہ مشینیں جاپان کی خریدی ہیں اور سال بے سال نومبر ۸۸ء میں ۳ جنوری ۹۱ء میں ۲ دسمبر ۱۹۹۲ء میں ۵ یعنی ۱۷ یہ جملہ منصوبہ بندی اور سب جاپان کے ان میں سے بی ڈی اے کو دینے تھے جو بی ڈی اے نے انکار کر دیا پانچ رگ مشینیں فرانس سے خریدی تھیں ایریگیشن جملہ کے حوالے سے اس کے بارے میں پی ایچ ای نے جو اعتراض کیا اس کے میں وزیر صاحب سے کہوں گا وہاں ہمارے محترم ہیں جو تمام کو بالکل غلط لے جا رہے ہیں۔ دونوں سائیڈ کی جملہ منصوبہ بندی کی بھی انکوارٹی کرے اور جملہ ایریگیشن کی بھی۔ ایریگیشن کے پانچ رگ ہیں اور ان پانچ میں پی ایڈی ای کے سیکرٹری نے کہا کہ یہ صحیح نہیں یہ جو اعتراض کا لفظ میں سلیمانی میں آپ سے یہ پوچھوں گا کیا یہ صحیح نہیں یہ جو اعتراض کا لفظ میں سلیمانی میں آپ سے یہ پوچھوں گا کیا یہ صحیح ہے کہ آپ کو فرانس کی کمپنی نے ڈھانی کروڑ روپے کا یعنی چودہ ۱۴۲۱ پریل ۱۹۹۰ء کو آپ کو ہر جانے کا ایک خط ملایا یہ صحیح ہے یا نہیں۔ فرانس کی کمپنی نے چیف سیکرٹری آف پبلک ہیلتھ ٹپارٹمنٹ کو پبلک ہیلتھ ٹپارٹمنٹ کو ایک نوٹس دیا ہے کہ آپ نے جو اعتراضات کے ہیں وہ صحیح نہیں۔ آپ بات کو کفیوز نہ کریں فرانس کے جھے کا یعنی جو ہے اور یہ جملہ منصوبہ بندی کا آپ کا سوال جملہ منصوبہ بندی کا ہوا تھا۔

سردار فتح علی خان عمرانی پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔

جناب ڈیٹی اسپیکر جی۔

سردار فتح علی خان عمرانی سوال جواب کے لئے ایک گھنٹہ دیا جاتا ہے بلوجہان اسکی کا قاعدہ قانون ہے ڈیٹی اسپیکر گھنٹہ ہو رہا ہے اب تک سوالوں کو چلا رہے ہیں سامنے

گھری بھی ہے آپ دکھ لیں ان کو آپ ختم کریں دوسرے مسئللوں پر آ جائیں۔

ملک محمد سرور خان کاٹر پوانت آف آرڈر جتاب اسپیکر مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ معزز ایوان کے معزز ارکین اپنے ساتھیوں کے غلط کاموں پر پردہ ڈالنے کے لئے مختلف حرбے استعمال کر رہے ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جتاب کوئی فریج گورنمنٹ کے (شور-مائیک بند)

یعنی یہ وزیر حکمہ آپاٹی کا کام ہے یا سینئر وزیر کا کام تھا ہمارے معزز رکن کو کیا تعلق ہے کہ وہ ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۶ء کے جو محاکمات وئے یا جو غبن ہوا یا جو کرپش ہوئی ہے اس کو چھپانے کے لئے ان کو کیا ضرورت ہے جب اپنیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکمہ ایریگیشن نے گیارہ رگیں منگوا کر کے پی اچ ای فیپارٹمنٹ کو دیئے ہیں یعنی خریدا تو ایری گیشن والوں نے لیکن اس کا کام جو ہے پی اچ ای فیپارٹمنٹ لے گی۔ پی اچ ای فیپارٹمنٹ نے انکار کر دیا کہ یہ رگیں سیکنڈ پینڈ ہیں اور اس کو سر رحیم مندو خیل صاحب کے ذریعے یہ نوٹس دلوایا کہ یہ جو آپ لوگ کیوں باعث کر رہے ہیں اس کو ہمارے رگوں کے بارے میں ۔۔۔
مولانا امیر زمان (سینئر مسٹر) جب اپنیکر صاحب آپ سے گزارش ہے کہ محترم حضرات نے جو بھی پوانت اٹھائے ہیں یہاں پر اب ایک صاف جواب آیا ہے کہ اس معاملے میں ہم انکوارٹی کریں گے اور اس الیوان کو میں شوشرٹی دیتا ہوں انشاء اللہ کہ ہم یہ انکوارٹی کر کے اس الیوان میں لائیں گے جو بھی کچھ ہو اور انشاء اللہ جلدی آئیں گے ایسی انکوارٹی کے متعلق نہیں کہ سکتے مثلاً فوڈ کے متعلق ہم نے کہا تھا کہ دس دن میں کروادیں گے اب وہ آدمی خود میرے پاس آیا کہ دس دن میں ہم کمل نہیں کر سکتے ہیں کچھ ایکٹسٹیشن دیدس پر ہو سکتا ہے کہ کچھ ڈیل ہو جائے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران آپ فرمائے ہیں کہ جی ہم انکو اسی کر رہے ہیں اور انکو اسی کا کیا اسی اجلاس میں یا اگئے اجلاس میں جیسا کہ آپ لوگوں نے فرمایا تھا کہ جی شریز خان خلک کی انکو اسی ہو رہی ہے وہ ترقی کر گیا آگے پڑے نہیں کہاں تک پہنچ گیا اس ایوان

کو بتایا جائے کہ کب تک یہ انکوازیاں کمپلٹ ہوں گی۔

مولانا امیر زمان (سینئر فستر) یہ انکوازیاں سامنے آئیں گی جو رحیم صاحب کا سوال ہے یا جعفر خان صاحب کا سوال ہے یا سرور خان کا لڑا صاحب کا سوال ہے جو کچھ بھی ہے وہ انکوازی میں آئیں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اسپیکر میری عرض یہ ہے کہ آپ اس پر انکوازی کریں ان باتوں کو جس میں بحث ہیں کہ کفیوز نہ کریں غلط ملط ش کریں آپ انکوازی کریں اور اگر آپ انکوازی نہیں کریں گے تو ایسے گند اچھائے والوں کو آپ موقع دے رہے ہیں کہ وہ مسلسل گند اپنا اچھائیں یہ آپ موقع دے رہے ہیں آپ انکوازی کریں اور جو حقیقت ہے وہ وزراء لے آئیں یہ میری روکیٹ ہے یہ گند اچھائے والوں کو آپ میرانی کریں موقع نہ دیں آپ انکوازی کریں جو بھی اس میں آتا ہے بالکل جو بھی ہو اُنکے خلاف قانونی کارروائی کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل جناب اسپیکر صاحب مولانا صاحب نے میرے جواب کو گول کر دیا میری بات کو گول کر دیا انہوں نے میرے تو اور بخت واقعہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے کہ صحیح نینڈر ہوا ہے غلط نینڈر ہوا ہے مال صحیح آیا ہے نہیں آیا ہے۔ مولانا صاحب نے جواب دیا ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر وزیر اعلیٰ نے اس کی منظوری دی ہے میں نے یہ کہا کہ یہ کمال ہو سکتا ہے کہ آپ کا کوئی کریڈٹ آ رہا ہو کر نہ لائینگ ہی ایکنامک (شورا)۔

مولانا امیر زمان (سینئر فستر) اب اس سوال کی کیا گنجائش ہے وہ خود کہے ہیں کہ میں نے منظوری دی ہے اب آپ بحث ہیں کہ.....

شیخ جعفر خان مندو خیل ہمارا استحقاق محروم ہوا ہے بابا آپ نے غلط جواب دیا ہے وزیر اعلیٰ منظوری دیتا ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) انکوائری میں یہ بھی آئے گا کہ جواب غلط ہے یا صحیح ہے اگر غلط ہو میری بات سنیں اگر غلط ہو تو متعلق حکومت کے بھی خلاف میں انکوائری کر دوں گا آپ فکر نہ کریں اگر یہ جواب غلط ہوا تب بھی ہم انکوائری کریں گے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل میں کہہ رہا ہوں کہ آپ نے جو جواب دیا ہے وہ غلط ہے صحیح ہوا ہے ظلط ہوا ہے دوسرا ہوا ہے وہ اپنی جگہ پر ہے جو سرور خان لسم اللہ کا کڑا یا رحیم صاحب جس کے متعلق بات کر رہے ہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے یہ جواب غلط دیا ہے کہ سی ڈبلیو پی یا ایکنک کی منظوری کے بغیر یہ ہوتی ہے ایکنک اپر ڈوبن جب تک معموری نہ دے کریڈٹ لائی کلیئری نہیں ہو سکتا میں یہ بات کر رہا ہوں آپ کوئی بات کر رہے ہیں وہ تو ٹھیک ہے وزیر اعلیٰ کا ایک شیخ ہوتا ہے وہ منظوری دیتا ہے اس کے بعد فیڈرل گورنمنٹ کے پاس جاتا ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) یہ تو اس کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے لیکن کچھ اسکیمات اس طرح ہیں کہ ہو سکتا ہے جو ہوا ہے میں آپ کے سامنے پھر لاوں گا اس سوال کی بھی انکوائری ہو گی اور آپ کہتے ہیں کہ جواب غلط ہے اس جواب پر بھی میں انکوائری کر دوں گا اگر اس سوال کا جواب ظلط ہو تو میں اس آفیسر کے خلاف بھی انکوائری کروں گا۔

شیخ جعفر خان مندو خیل میں یہی سوال کر رہا تھا کہ اس سوال کے متعلق کہ بھی ان کی منظوری کے بغیر لایا گیا ہے جیسا کہ ایکس چیف فسٹر صاحب نے کلیئر کیا اور ابھی میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ کوئی بھی کریڈٹ لائی کلیئری نہیں ہو سکتی ہے بغیر ایکنک افیسر ڈوبن کی منظوری کے اس کا آپ ہمیں جاب دیں اگلے اجلاس میں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا (پوانت آف آرڈر اجتاب اپسیکر پوانت آف آرڈر یہ ہے کہ اس اسکینڈل میں اس زمانے کے وزیر خزانہ بھی involve ہیں کیونکہ یہ پیسے ان کی دستخط سے ریلیز ہوئے تھے اور اسی میں وہ زیادہ اس کی کوشش کر رہے ہیں جتاب اپسیکر عرض یہ ہے کہ ابھی ہمارے معزز رکن جتاب رحیم مندو خیل صاحب نے مجھے گند

اچھے لئے والا کہا یہ ایک گندی زبان ہے ایک پارلیمانی لفظ نہیں ہے اور اس معزز ایوان میں اس قسم کے غلط بات معزز رکن کے لئے کہا یہ اس معزز ایوان کے تقدس اور ہمارے پرویج کے خلاف ہے لہذا میرزا کور اس پر معافی مانگے ورنہ میں اس بادوس سے واک آٹھ کرتا ہوں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل واک آٹھ مت کرو بات سنو بابا بات سنو میں کا جواب دے بہا ہوں کیوں بھاگ رہے ہو بھاگو مت میں بات کا جواب دے بہا ہوں میں یہ کہ بہا ہوں کیوں بھاگ رہے ہو بھاگو مت میں بات کا جواب دے بہا ہوں۔ میں یہ کہ بہا ہوں کہ اس کو انکوازی کمیشن کا چیئرمین بنایا جائے جو یہ کہے اس میں نہ میری معلومات آئی ہیں نہ مجھ سے منظوری لی گئی یہ فیڈرل گورنمنٹ ان کے درمیان پی اینڈ ذی کے درمیان ہوئی ہے نہ پراؤ نسل گورنمنٹ نے اس کے لئے فنڈ ریلیز کی ہے جہاں تک اس کی ڈیوٹی کے پیسوں کی بات ہے کامیڈے میں اس کی منظوری دی گئی۔

ملک محمد سرور خان کاٹر اس کا فنڈ وزارت خزانہ نے ریلیز کیا ہے اور اس نے مسلم کریش بینک سے کروڑوں روپے کا قرضہ بھی لیا ہے جب کہ ابھی بھی کروڑوں روپے کا قرضہ صوبائی حکومت ہر سال لاکھوں روپے سود بھی ادا کر رہی ہے تو یہاں یہ بات بتایا جائے کہ صوبائی حکومت کے لئے کتنا نقصان وہ ثابت ہوا ہے کہ آپ نے رگیں ملکوائیں اور پھر مسلم کریش بینک سے کریش لوں لیں اور کریش لوں بھی چوہیں پرست سود کے اوپر لیا گیا ہے اب یہ جمعیت علمائے اسلام کے لئے بھی ایک امتحانا کا وقت ہے کہ وہ اس صوبائی حکومت میں سود کیجیے دیں گے۔ آپ خود سوچئے لہذا میں ۔۔ (شور) ۔۔ ماہیک بند۔

جنتاب ڈپٹی اسپیکر معزز اراکین سے گزارش ہے کہ جب تک تحقیقات کامل نہ ہو جب تک اس بارے میں نہ ہو لیں جب تک معلومات سامنے نہ آ جائیں تو اس بحث میں پرنا فضول ہے لہذا آجھے سے گزارش ہے کہ اس بات کو رہنے دیں۔

نواب ذوالفقار علی مکسی جتاب اسپیکر آپ کی اجازت ہو کیونکہ ۔۔

مہینوں سے وزیر اعلیٰ بنے ہوئے ہیں۔ ہمیں بھی خوشی ہے لیکن یقول وزیر اعلیٰ سیاہ بجت پڑھنے کے بعد نہ اس میں قلات اسٹیٹ الاؤنس کا ذکر ہے نہ کمپلسری الاؤنس کا ذکر ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ قلات اسٹیٹ الاؤنس اور کمپلسری الاؤنس بحال کر دے تاکہ ان کے قول اور عمل میں تباہ نہ ہو۔ اپنیکر صاحب کرپشن ایک ہماری کی طرح اس سماج کی رگ میں بس پچھی ہے۔ اور ایک اڑوحاں کر سماج کو ڈس رہا ہے۔ موجودہ حکومت نے اختیارات سنجاتے ہی صوبے سے کرپشن کے خاتمے کا فخرہ دیا تھا۔ اور سابقہ حکمرانوں کو کرپٹ کہہ کر مثلی حکومت بنانے کا عمد کیا تھا۔ لیکن آپ اگر موجودہ حکومت کی چار مہینوں کی کارکردگی کا جائزہ لیں تو کیا بلوچستان میں کیا کرپشن کم ہوئی ہے یا جیسا تھا ویسا ہی ہے؟ جتاب روپی نیو ہی بیس جو گرفتہ حکومت کے دور میں تھے۔ اور اسی یہ سیم میں کمیش کی گنجائش بھی ہی ہے۔ اور اسی طرح جیسے پہلے ٹھکے کمیش لے رہے تھے آج بھی ہی ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ پریمیم کی کمی کے بارے میں کچھ سوچے۔ کیونکہ آپ اپنے دوسروں میں ایک بڑا فرق رکھتے ہیں۔ جتاب اپنیکر صاحب، ایلوکیشن لیڈر کی حیثیت سے موجودہ وزیر اعلیٰ نے ہر وقت بلاک ایلوکیشن کی خلافت کی تھی۔ اسے کھانے پینے کا فائدہ قرار دیا تھا۔ میں بھی سمجھتا ہوں کہ ہے کھانے پینے کی چیز۔ لیکن میں دلکھ کر حیران ہوا کہ ۳۶ کروڑ روپے بلاک ایلوکیشن میں رکھا گیا ہے اور نئے بجت میں ۳۶ ملین روپے برائے نامکمل اسکیمیات رکھے ہوئے ہیں۔ اور میں کروڑ روپے جاری اسکیموں کے لئے رکھے ہیں جو کل ملا کر ۳۶ کروڑ روپے بنتے ہیں۔ نامکمل اسکولوں کو تو آن گوینگ میں شامل کرنا چاہیئے تھا۔ ان کو الگ تحفظ رکھا گیا ہے۔ اپنیکلی حکومت میں جب پچاس ملین بلاک ایلوکیشن کیلئے رکھے گئے تھے۔ اب کے ۴۰ ملین رکھا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب یہ رقم جما خرچ کرتے ہیں ان کا ادعا ہے تو ہمیں بتا دے تاکہ انکے نیک نہیں پڑھنے آئے۔ اس کے علاوہ ۲۰ کروڑ روپے پہلک فیڈ پروگرام کے لئے رکھے ہیں۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا ہے کہ ہے کیا بلا۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کی تفصیلات یو ان کے سامنے بتا دے۔ جتاب اپنیکر صاحب، موجودہ حکومت

صوبے میں جو سلوک سرکاری ملازمین کے ساتھ کر رہی ہے صوبے کی ناریخ میں اسکی مثال نہیں طے۔ پانچ سے زائد سیکرٹری اور ڈویژنل گشندگر یہ ۱۹ کے میں سینئر افسروں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے جو نیز کے باหو ہیں کام کریں۔ اب دلیل فشن کا دادی جاتی ہے حالانکہ یہ لوگ ان کے من پسند لوگ ہیں۔ اس کے علاوہ انتقام گیری اس سرکار نے روزہ اول سے شروع کی ہے۔ بی این ایم کو اگر کسی نے دوٹ دیا ہے یا کسی آفیسر کے رفتہ دار نے کسی آفیسر نے بی این ایم کو دوٹ دیا ہے۔ تو ان سب کو اد ایس ڈی کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ سیاسی انتقام گیری نہیں کہ لوگوں کو بلا کر یہ کہتے ہیں کہ آپ اپنی سیاسی وفاداریاں تبدیل کر دیں تو تب آپ کے رفتہ دار کو پوٹ ملے گی۔ جناب اسپیکر حد تو یہ ہے کہ خواہیں کو بھی انتقام گیری کا فرشان بنایا جا رہا ہے۔ ضلع پنجور میں ڈی او فیصل کی پوٹ پر مرد حضرات کام کر رہے ہیں ان کا تعین کیا گیا ہے۔ حالانکہ وزیراعظم پاکستان کا کہنا ہے کہ خواہیں ملازمین کو اپنے گھروں کے قریب ترین جگہوں پر تعینات کیا جائے لیکن موجودہ حکومت نے یہ جو خواہیں کے ساتھ سلوک روا رکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ میں وزیراعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ انتقام گیری کو چھوڑ دے۔ ورنہ یہ بلوچستان میں ایک روایت بن جائے گی۔ جناب اسپیکر حکم تعلیم صحت اور دوسرے۔ حکموں میں ہمارے حجاج تھیوں اور رشتہ داروں کا چن چن کر ڈالنے کر رہے ہیں یا انہیں اد ایس ڈی لگا رہے ہیں۔ قلقی اور لیویز۔ گینگ میں، جو نیز کلرک میک اس حکومت کی غیض و غصب سے نہیں بچے ہیں۔ ایک وزیر کے کہنے پر بلیدہ کے دس گینگ میون کو سب ڈوڑھنوں سے بہرا کاڑا نظر کیا گی۔ آیا جناب اسپیکر یہ کہاں کی انصاف پسندی ہے کہاں کی قوم پرستی ہے۔ کہ درجہ چارم کے ملازم کا گھر سے بارہ کلو میٹر دور کیا جائے کہ تم نے مجھے دوٹ کیوں نہیں دیا۔ جناب اسپیکر میں وزیراعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ چھوٹے چھوٹے ملازمین ہیں اگر ان کی گھر سے دور ہزار یا بارہ سو کلو میٹر دور پوٹنگ ہو جائے تو ان کے لئے مشکل ہو گا۔ اتنا دور تو کوئی بھی نہیں جا سکتا ہے۔ بلیدہ سے اوسہ مدد تو کوئی نہیں جا سکتا ہے۔ میں وزیراعلیٰ صاحب کی توجہ اب اپنے علاقے کے مسائل کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

مکران ملک کا واحد ڈوبیوں ہے۔ کہ ملک کی پچاس سالہ تاریخ میں پچاس گلو میٹر رود نہیں بنتے ہیں۔ ہم کچھ رہتے تھے کہ اس بحث میں مکران کی سرکوں کے لئے کچھ نہ کچھ رکھا جائے گا لیکن بحث پڑھنے کے بعد مایوسی ہوئی۔ تربت مند روڈ کے لئے۔ نہ تربت گواہ تربت روڈ کے لئے۔ نہ تربت آواران روڈ کے لئے کچھ بھی نہیں رکھا گیا ہے۔ جناب اسپیکر اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر اس ملک کی اس صوبے کی بین الاقوامی سطح پر کوئی اہمیت ہے تو وہ ساحل مکران کی وجہ سے ہے۔ بین الاقوامی اہمیت کے علاوہ ساحل مکران سے فشریز کی مد میں وفاقی حکومت کو سالانہ سات ارب روپے زر مبادله ملتا ہے لیکن اس کے باوجود ساحل مکران کے لوگوں کا شمار دنیا کے عرب ترین لوگوں میں ہوتا ہے۔ گواہ جیسے شریں بھلی جیسی معمولی ترین سوlut بھی میر نہیں۔ جناب بحث تقریر میں وزیر اعلیٰ صاحب نے کوئی ڈیپٹی اتحادی کا ذکر کیا تھا۔ لیکن بحث میں اسکے لئے ایک پیسہ بھی نہیں رکھا گیا ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ کوئی ڈیپٹی اتحادی کے لئے فائدہ کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ جناب والا، میں وزیر اعلیٰ صاحب کی ایک مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں وہ ہے مکران میں روزگار کا مسئلہ۔ جناب میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہونا گا کہ مکران میں روزگار کا مسئلہ گھیر ہو چکا ہے جیسا کہ ان کو خود معلوم ہے کچھ عرصہ پر مکران کے لوگ خلیجی ریاستوں میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ اور اپنے خاندانوں کی کنال کرتے تھے۔ ان میں سے میں بھی ایک تھا۔ میں نے وہاں پندرہ سال محنت مزدوری کی۔ لیکن آج کل خلیجی ممالک کو مکران میں پاور کی ضرورت نہیں رہی ہے اور وہ اپنے ملکوں سے مکران کے تمام مزدوروں کو نکال رہے ہیں بلکہ وہ فیصلہ کو نکال چکے ہیں۔ مکران میں روزگار کے اور کوئی ذرائع نہیں ہیں۔ سرکاری سرپرستی نہ ہونے کی وجہ سے ان کی جمع پوچھی بھی ختم ہو چکی ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ مکران میں روزگار کے مسئلے پر خصوصی توجہ دیں۔ اگر مکران کے اس گھیر مسئلے کو کچھ حل نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں اگلے چار پانچ سالوں میں مکران استحوابیا بن جائے گا۔ لوگ بھوک سے مراجیں گے۔ وہاں کوئی اور ذریعہ روزگار

نہیں۔ صرف گفٹ ممالک سے روزگار تھا اب نہیں ہے۔ اب اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کیجئے۔ جناب آپ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اب میرے اپنے حلقات کے لئے کچھ تجویزیں ہیں کہ محیثت کو مسحکم بنانے کے لئے ضروری ہے کہ تربت اور گوادر میں صحتی زون کا قیام، میرانی ڈم، گوادر ڈپ سی پورٹ، گوادر رتو ڈیروڈ مورڈے، تربت لمبیلہ رود کی تعمیر کے لئے وفاقی حکومت پر زور دیا جائے۔ جناب اپنیکر میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بلیہ تربت روڈ کے لیے اس بحث میں ۵۵ لاکھ روپیہ **allocate** کیا ہیں اپنی طرف سے اور بلیہ کے عوام کی طرف سے وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جناب اپنیکر گزشتہ دور حکومت میں بلیہ کو سب ڈوبن کی حیثیت میں تھیں ہبائ پر سرکار نے انٹرکانٹ لے منقولی بھی دی تیکن ابھی تک نہ انٹرکانٹ کی مظہوری ہوئی نہ اس بحث میں انٹرکانٹ کا نام و نشان ہے۔ سب ڈوبن کے لیے وفتر اور دوسرے انتظامات بھی تک میر نہیں ہے اور دوسرا سب سے بڑا مسئلہ سب تحصیل زامران میں ذراائع آمد و رفت کا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ زامران بلوچستان کا واحد سب تحصیل ہے جہاں پر ابھی تک لوگ گدھوں پر اور اونٹوں پر سفر کرتے ہیں غالباً وہ علاقہ وزیر اعلیٰ صاحب نے خود بھی دیکھا ہو گا اور انہیں خود بھی پڑتے ہے وہ علاقے میں گیا ہو گا اور ان کو پڑتے ہے کہ ہبائ لوگوں کی کیا کیا مشکلات ہیں۔ گزشتہ حکومت کے دور میں ہم نے ایم پی اے فنڈ سے ایک سڑک کی تعمیر شروع کی تھی تیکن حکومت نوٹنے کے سبب وہ کام بھی ادھورا رہ گیا۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ زامران کے لیے ایک سڑک کی تعمیر کے لئے فنڈ مخصوص کیا جائے۔ جناب عیسرا سب سے بڑا مسئلہ میرے حلقات میں ہے وہ سب تحصیل ہوٹاب کو لووا میں پینے کے پانی کا ہے ہبائ واٹر ٹیبل بست نیچے ہے۔ لوگ پینے کے لیے یا مل موٹیوں کو دینے کے لیے ڈھانی سو فٹ گھرے کنوئیں سے پانی نکالتے ہیں۔ گزشتہ دور حکومت میں ہم نے چار پانچ گاؤں کو صحت کے تحت پینے کا صاف پانی میا کیا تھا تیکن پھر بھی وہ پندرہ گاؤں رہ گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ کو لووا کے آب نوٹی کے مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں۔ جناب ایک بار پھر میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا

کرتا ہوں اور یعنی سمجھتا ہوں کہ وہ میرے حقنے کے مسائل پر خصوصی توجہ دے گا کیونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کا پہلا گھر وڈھ میں ہے تو دوسرا گھر بلدیہ میں ہے میں ایک بار پھر جتاب اپنیکر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ Thank you

جناب اپنیکر میں اب جتاب نصیب اللہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ فلور لیں۔
مولانا نصیب اللہ بسم اللہ الرحمن الرحيم (علی) ما بعد جتاب اپنیکر صاحب میں آپکا تسلیم سے مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے کچھ بولنے کا موقع دیا جتاب اپنیکر صاحب مجھ سے پہلے کئی معزز ارائکن نے اپنی بہترین آراء سے ہمیں نوازا ہے۔ اس پر اضافہ ثابتہ میرے استطاعت سے باہر ہو لیکن پھر بھی چند تجویز جو میرے ذہن میں ہیں اس کو ایک قوی امانت سمجھ کر ایوان کے سامنے پیش کرنی جسارت پیش کرتا ہوں۔ جتاب اپنیکر میزانیہ سال ۱۹۸۷ء کے دو پہلو میں ایک پہلو ہے جو صوبائی حکومت سے متعلق رکھا ہے اور ایک پہلو ہے جو مرکز سے متعلق ہے جسکے حوالے صوبائی حکومت سے متعلق پہلو ہے تو چونکہ صوبائی گورنمنٹ نے کوئی نیا ٹیکس نافذ نہیں کیا یہ ایک خوش آئند اقدام ہیں اور اسی طرح جائز قیمت کو جاری رکھا گیا ہے۔ یہ بھی ایک خوش آئند بات ہے اور اس امر کا غماز ہے کہ ہم انصب کے قابل نہیں جتاب اپنیکر صاحب چونکہ بلوچستان کے عوام غربت کی وجہ سے مزید ٹیکسون کے متحمل نہیں ہو سکتے اس لیے موجودہ بجٹ کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں ٹیکس نہیں رکھنے گئے ہیں بہاد پہلو جو کہ مرکزی گورنمنٹ سے متعلق ہے۔ تو چونکہ منہاجی روز بروز بڑھتی جاتی ہے تو چاہیئے تو یہ تھا کہ ہماری گرانٹ میں اضافہ کیا جاتا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسا نہیں کیا گیا اس مد میں میں مخفراً دو تجویز آپ کے سامنے مرکز کو خوش گزار کرنا چاہتا ہوں ایک یہ کہ صوبہ بلوچستان قدرتی وسائل سے ملا مال صوبہ ہے۔ اگر صرف گیس کا سرچارج ہمیں اضاف سے مل جاتا تو یہ صوبہ مسائلہ نہ بنتا اور دوسری یہ کہ چونکہ ترقیاتی اسکیمیوں کا تعلق سطح زمین سے ہے اگر ہمیں رقبے کے لاظھ سے گرانٹ دیا جاتا تو ہمارے مسائل کافی حد تک حل ہوتے۔ جتاب اپنیکر صاحب بجلی ہو یا روڈز ہو یا کوئی اور ترقیاتی

اسکیم ہو اس کا مردم شماری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو لہذا میری تجویز ہے کہ ہماری صوبائی
قیادت مرکز سے رجوع کریں کہ ہمیں مصافت کے لحاظ سے اور رقبے کے لحاظ سے گرانٹ دیا
جائے میں صوبائی گورنمنٹ کو بھی بصفہ حترنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ سب ایک صوبے
کے رہنے والے ہیں تو ہمیں اس لحاظ سے انصاف بلکہ ایثار سے کام لینا چاہیے آپ دیکھیں کہ میرا
حلقہ استحکام زیارت ایک سربراہ و شاداب ضلع ہے جو کوئی سیاح پاکستان آتا ہے تو زیارت
جانے پر مجبور ہو جاتا ہے لیکن وہاں جا کر اس کو محسوس ہو گا کہ سارے ضلعے میں ایک بھی کانٹ
نہیں وہاں جا کر ضلعی ہیڈکوارٹر زیارت میں صرف ایک مخلوق اخال ڈسپری ہے کوئی اسپتال
نہیں آپ جب ہر نانی جاتے ہیں تو آپ کے سامنے رُکوں کا قطار در قطار ایک سلسلہ سامنے آتے
گا کتنی رُک راستے میں پھنس جاتے ہیں آپ کو بخوبی علم ہے کہ سارے ملک کو خصوصاً
بلوچستان کو وہاں ایک بھی واڑا سپالی اسکیم نہیں ہے۔ آپ وہاں جا کر معلوم کریں گے کہ لوگوں
کے وہاں قیمتی قیمتی باغات ہیں لیکن صحیح منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے وہ خشک ہو جانے
کے قریب ہیں۔ اگر وہاں ڈیم کافی مقدار میں تعمیر کئے جائیں۔ تو انشاء اللہ وہاں کے آمدن سے
وہاں کی پیداوار سے وہاں کی سپالی سے فصلات سے ملکی آمدنی میں کافی اضافہ ہو گا۔ اگر آپ
دیکھیں جائیں وہاں چونکہ ہر بھائی، حکومت ناکس، شاہرگ ماہیستہ ایسا یا ہیں۔ روزانہ عنین سو کے
قریب رُک وہاں سے نکلتے ہیں۔ باوجود یہ کہ فی رُک حکومت کو میں روپیہ ادا ٹکنی کی مدد میں آتا
ہے۔ جس کا اگر اندازہ نہیں تو حکومت کو روزانہ ایک لاکھ روپے رائجی ملی حاصل ہو جاتی ہے۔
لیکن روزانہ ہونے کی وجہ سے وہاں کی معدنیات سے ہم فائدہ نہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ تو لہذا
اس معزز ایوان کے توسط سے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ جو بھی آپ اپنے
صوبے میں اس پہماندہ صوبے میں ترقیاتی کام کرنا چاہیں گے تو گزارش یہ ہے کہ پہماندگی کو
نظر میں رکھتے ہوئے اہمیت کو بنیادی طور پر نگاہ میں رکھتے ہوئے آپ جو قدم اٹھائیں۔ میں
آپ کا ترس دل سے مشکور ہوں کہ زیارت میں آپ نے چھوٹے روڑے کے لئے یعنی کچھ سے لیکر
لو اڑی تاپ تک روڑ کے لئے آپ نے کچھ رقم رکھی ہے۔ فروٹ اور سبزیات میرے ہی حلقو

انستھاپ سے سپاٹی کیتے جاتے ہیں۔ لیکن روڈز نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کے ٹرکس ندیوں میں پھنس جاتے ہیں کئی رُک ایسے بھی ہیں جنہیں سیالاب بھاکر لے جاتا ہے۔ اور ٹھبی وہاں پھنس جانے کی وجہ سے نوبت ایسی آتی ہے کہ زمیندار وہاں اس کو پچینک دیتے ہیں۔ اگر آپ دیکھیں ہمارے جھلکات ہیں جھلکات ہی کی وجہ سے ہمارا صوبہ اور صوبے کی اہم سرزمین زیارت سربراہ شاداں ہے۔ اور بہترین ہے۔ لیکن چونکہ زیارت میں سردی زیادہ ہے۔ اور لوگ گھروں میں کچھ پکاتے ہوئے گے جب وہاں گئیں نہ ہو تو ظاہر ہے لوگ صنوبر کے درختوں کو کاشتہ رہیں گے اور جلاتے رہیں گے۔ تو میں آپ کے توسط سے مرکزی حکومت سے گزارش کرنے ہوں بلکہ صوبائی حکومت سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ مرکز سے پر زور اہمیں کرے کہ زیارت کو گیس فراہم کی جائے۔ جناب اسپیکر صاحب اگر آپ وہاں جاکر معلوم کریں گے کہ کئی یومن کو نسل ایسے بھی ہیں کہ وہاں بھلی کا نام و نشان نہیں میرے اپنے گھر میں لاٹھیں بے لیکن بھلی نہیں۔ اگر آپ جائیں گے دیکھیں گے تو کئی ایسے یومن کو نسل میں جاں پر پہنچ کا پانی نہیں ہے۔ لوگ دور سے بھی صاف پانی حاصل نہیں کر سکتے۔ آپ جائیں وہاں دیکھیں بر سات سے خریف تک جب ایک سیالاب آتا ہے تو ہمیںوں تک وہاں صاف پانی نہیں ملتا۔ گزارش یہ ہے کہ اس روڈ کو آپ سجاوی تک پہنچتے کریں۔ کافی سال ہو گئے ہیں روڈ پر جب سے کام شروع ہے۔ لیکن سست روڈی کا شکار ہا ہے۔ میں اس پر بھی وزیر اعلیٰ صاحب کا مشکور ہوں کہ ہر ہنالی سے جاتے ہوئے سجادی تک راستے میں ایک پل ہے جو تقریباً دو سال سے گر پڑا ہے۔ دو سال پہلے اس پر کام شروع ہوا۔ لیکن سست روڈی کا شکار تھا۔ جب سے وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے منصب کا حلف لیا ہے میں نے ان کے ساتھ رابط کیا اسی دوران سے کام شروع ہے۔ اور ابھی بجٹ میں انہوں نے باسیں لاکھ روپے شخص کیتے ہیں۔ میں آپ کا اور وزیر اعلیٰ صاحب کا مشکور ہوں اور یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ بلوجھستان میں جو بھی ترقیاتی کام کرنے کا آپ ارادہ رکھتے ہیں تو پہماندگی کو نظر میں رکھتے ہوئے قدم اٹھائیں۔ اگر ہم انصاف پسندی سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ ہمارا حمای و ناصر رہے گا۔ والحمد للہ۔

جناب اپنیکر سردار سترام سنگھ صاحب۔

سردار سترام سنگھ ڈوکی قوم کا درسترام کرتا پر کچھ رزو زدیر کاں مورت ۱ معزز
رکن نے افتتاحاً گر کمکی زبان کے الفاظ پڑھے ا جناب اپنیکر ۲ و معزز اراکین اسکل ۳ ستر سرا
کاں ۴۔ جناب اپنیکر اس حقیقت سے انکار نہیں کہ ہم پاکستان کے بخاطر رقبہ سب سے
بڑے صوبے کے رہائشی ہیں۔ یعنی خزانے سے ملاں ہونے کے باوجود زندگی کے ہر شعبے میں
ویگر صوبوں کی نسبت پہنچادہ ہیں۔ اس میں جہاں گزشتہ وفاقی حکومتوں کا باعث ہے وہاں ہمارے
آئیں کے رنجشوں اور ناقصیوں نے بھی ترقی کے عمل کو بھی سبوتا ڈکایا ہے۔ لیکن آج سردار
محمد اختر ہنگل کی نوجوان اور پر عزم قیادت میں اور پھر نواب محمد اکبر خان بگٹی اور سردار عطاء
اللہ ہنگل کے مشوروں سے یہ ہنسی ہے۔ عوام کو آزادی، خوشحالی اور آسودگی دلانے کا عزم کیئے
ہوئے ہیں۔ یہ امید پیدا ہو چکی ہے کہ اب ہماری اور ظلم کے بادل چھٹنے والے میں۔ اور ایک
نئی روشن صحیح طلوع ہو رہی ہے۔ بقول شاعر:-

اور بڑھ گئے ہیں اندر صیرے تو کیا ہوا
ہم میں دم ہو گا تو ٹللت کو زیر کر لیں گے

جناب اپنیکر ۵ وزیر اعلیٰ صاحب نے ملک کے بھرمان کے تناظر میں بالعموم ملک کی معاشری حالت
اور اقتصادی بھرمان کے تناظر میں بالعموم اور صوبائی مسائل کی روشنی میں بالخصوص جس قدر
متوازن، ثابت اور عوای خواہشات کے عین مطابق بجٹ پیش کیا ہے جس سے عوام میں پانی
جانے والی مایوسی اور بد دلی دور ہو گئی۔ اس بجٹ میں کوئی نیا نیکس نہیں لگایا گیا۔ جو ایک عام
آدمی کے لئے خونگوار حرمت کا باعث ہے۔ اور وہ صوبائی حکومت پر مزید اعتماد کر سکتا ہے
میں وزیر اعلیٰ صاحب کو احتماموں بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں بلکہ میں بھکھا ہوں کہ
سارا ایوان مبارکباد کے لائق ہے۔ جناب اپنیکر ۶ ۱۹۹۸ء کے حوالے سے چند تکالیف آپ
کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ اول یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ایک تعلیم یافتہ
شہری کسی ملک و قوم یا علاقے کی ترقی میں بھرپور معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن مجھے انتہائی

افسوس سے اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارا صوبہ تعلیمی معیار میں سب سے پتھری ہے۔ اگرچہ حکومت نے تعلیم کی مد میں ایک خطیر رقم مختص کی ہے۔ اور اس کی اولین ترجیحات میں سہ شعبہ شامل ہے لیکن ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا ہمارے تعلیمی اداروں کی معیار کیا ہے؟ آج ایک پوست گردی کوئی اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد دلکھ کھا رہا ہے۔ کیا اسکی وجہ یہ تو نہیں کہ ناجائز ذرائع استعمال کر کے حاصل کی جانے والی ذگری اس کو مطلوبہ معیار تک پہنچانے میں ناکام رہی ہے۔ اس نے تعلیمی اداروں میں بھرپور سیاسی مداخلت، اسلامہ کے ساتھ بدسلوکی مار پیٹ امتحانات میں نقل کا رجحان ایسے واقعات کا بھتی سے نوٹس لیتے ہوئے آئندہ اس قسم کے واقعات کا سدباب کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ علاوہ ازیں دیسی علاقوں میں تعلیمی اداروں کا جال پھیایا جائے اور ساتھ ہی ساتھ وہاں قابل تحقیق اسلامہ کا تقرر یقینی بنایا جائے کہ ہمارا مستقبل نہایت ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آئندہ نسل ہمیں موردا زام ختم رہے۔ کہ ان کے پیش رو ان کے لئے کوئی قابل تقلید مثال نہیں چھوڑ گئے۔ صحت و صفائی کے شعبے پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اکثر ایسی شکایات سننے میں آتی رہی ہیں کہ ہمچنان میں حقظانِ صحت کے اصولوں کو مد نظر نہیں رکھا جاتا۔ مریضوں پر مناسب توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ ادویات کے خورد برد کے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ جتاب اپنیکر میں آپ سے احتدما کر رہا ہوں کہ اگر ہم ایسی چھوٹی چھوٹی بد عنوانیوں کا سدباب کرنے میں کامیاب ہو گئے تو معاشرے کے اجتماعی فلاحی کام کا آغاز ہو جائے گا کیونکہ یہ ضروری ہے کہ شروں کے علاوہ دیسی علاقوں میں مرکزِ صحت میں ڈاکٹروں کا تقرر یقینی بنایا جائے۔ ان میں یہ احساس بنایا جائے کہ وہ اپنے فرائض میں درست ادا یگی کر کے ملک و وقوم کے اجتماعی عمل میں اپنا کردار ادا کریں۔ سرکاری شاخاخانوں میں ادویات کی مخصوصی اور نادوار لوگوں کو فراہمی یقینی بنایا جائے۔ جتاب اپنیکر، بلوچستان کے اکثر علاقوں میں پانی کی شدید کمی ہے اور ہماری آبادی کا ایک بڑا حصہ اس جدید دور میں پہنچنے کے صاف پانی کی سولت سے محروم ہے۔ اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ پراجیکٹ لگانے کی ضرورت ہے۔ جتاب اپنیکر ایسیں ممزوز اراکین کی توجہ ایک نیادی اہمیت کے مسئلے

کی طرف دلانا چاہوں گا کہ گزشتہ دنوں وزیر بلدیات کی جانب سے کوئی شریں صفائی کی مم
چلائی گئی تھی۔ جو لائق تحسین اقدام ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ کوئی کے ساتھ ساتھ صوبے
کے دوسرے شہروں کی طرف بھی توجہ دی جاتے۔ کیونکہ وہ ہمارے بھالی اور صوبے کے شہری
ہیں۔ ان کو اپنے بنیادی حقوق سے محروم نہ کیا جائے۔ جناب اپسیکر جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے
ایسی بحث تقریر میں اعلان فرمایا ہے کہ صوبائی حکومتوں میں کافی آسامیں پیدا کی جائیں گی تاکہ
تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار میر آسکے۔ میری ان سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں
قابلیت کو نظر انداز نہ کیا جائے اور ان کی بھرپور شرکت کو یقینی بنایا جائے۔ تاکہ وہ بھی ترقیاتی
عمل میں برابر کے شریک ہو سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مرکز میں صوبے کے افراد کو تقریری کا
کوشش بڑھایا جائے۔ جناب اپسیکر، بلوچستان میں امن و امان کی صورت حال اگرچہ دیگر صوبوں کی
ہے نسبت کافی بہتر ہے لیکن ہمارے لئے قابل فخر بات اس وقت ہو سکتی ہے جب ہم یہاں
سے جرام پیدا افراد کی سرکوبی کر دیں۔ اس سلسلے میں انتظامی مشینہدی کو مزید فعال بنانے کی
صورت ہے۔ جناب اپسیکر، ماٹی کی حکومتوں نے بلوچستان کے ساتھ ہمیشہ سوتیلی مان جیسا
سلوک کیا اور ان کے عوام کو پہمانہ درکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

میر محمد اسلم چکی جناب اپسیکر، اکثر ہم دلکھ رہے ہیں کہ اکثر معزز اراکین لکھی ہوئی
تقریر پڑھ رہے ہیں۔ یہ روں میں اجازت ہے؟ سرور خان کا کڑا بھی اسی طرح پڑھ رہے تھے اگر
روں میں اجازت ہے تو ہم سب لکھی ہوئی تقاریر لا کر پڑھ لیں گے اس پر پابندی ہوئی چاہیے۔
جناب اپسیکر لمحک ہے جی۔ سردار صاحب لکھنی دیر گے۔

سردار سترام سنگھ جناب تھوڑی دیر دو منٹ لگیں گے۔ جس کی نازہہ مثال ذیرہ بگھٹی
میں ڈھانے جانے والے مظالم ہیں۔ جو شخص نواب بگھٹی کو دبانے کے لئے کرے گئے تھے۔ لیکن
آج نواب بگھٹی صاحب کی شخصیت کی بدولت پہلی دفعہ مرکز اور صوبے کے تعلقات میں
خونگواریت پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں صوبے کے مسائل کے حوالے سے اجتماعی کوشش
کرتے ہوئے مرکز سے مذکرات کے ذریعے اپنے حقوق حاصل کرنے چاہیں۔ جناب اپسیکر، آخر

میں آپ کی توجہ صوبے میں بننے والی اقلیتوں خصوصاً سکھ برادری کے مسائل کی جانب مبذول کرانا چاہوں گا پہلی بات تو یہ ہے کہ بلوچستان میں پھر میں اقلیتوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ خصوصاً کوئی شریمن سکھوں کا گوردوارہ جو سکول میں تبدیل کر دیا گیا ہے ہمارے ساتھ صحیح زیداتی ہے۔ اس گوردوارے کو والگزار کرایا جائے تاکہ سکھ برادری اپنے مذہبی عبادات و رسوم ادا کر سکیں۔ حکومت ذرائع آمد و رفت میں خصوصی دلچسپی رکھتی ہے اس مد میں خطیر رقم شخص کی گئی ہے لیکن جو زہ منصوبوں بخیار آباد سے لمبی اور لمبی سے ڈپر گئی سڑک کی تعمیر کے منصوبے کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس منصوبے کو بھی جو زہ تعمیراتی منصوبوں میں شامل کیا جائے مجھے قوی امید ہے کہ بی این پی، جے ڈبلیو پی، جے یو آئی پر مشتمل یہ حکومت صوبے کی تعمیر و ترقی کے لئے اپنا بھرپور کردار جاری رکھے گی۔ اور عوام نے ہم پر جو اعتماد اور اطمینان کا اظہار کیا ہے اس کو حق ثابت کر دے گی۔ آخر میں اس شہر کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔

طوع ہو گا ابھی آنتاب کوئی ضرور

دھواں اٹھا ہے سر شام چرا غنوں سے

جناب آخر میں گزارش کردن گا کہ صوبائی اسٹبلی بلوچستان کے طاز میں کو ایک ۵۰ کا بونس دیا جائے جو کہ اسٹبلی کی روایت ہے اور ان کا حق ہے۔ مربانی فکر یہ۔

جناب اسپیکر اب اجلاس کی کارروائی شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(۱) اسٹبلی کا اجلاس ۵ ہر ایک بجکر پینتھالیس منٹ پر ملتوی ہو گیا اور

دوبارہ اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب اسپیکر شام پانچ بجکر

میں منٹ پر شروع ہوئی۔

جناب اسپیکر السلام علیکم۔ پہلی نشست میں کچھ تقریب ہوئی تھیں اور کچھ معزز رکن رہ گئے تھے۔ لئے کے مقابل آج جو شام کی نشست کیلئے اسد صاحب میں جو تشریف نہیں لائے ہیں ان کے علاوہ جو دوست رکن یونا چاہیں اور اس وقت میر جان محمد خان جمالی بلاوس میں

تشریف رکھتے ہیں لہذا میں بسم اللہ خان کاکڑ سے گزارش کر دیگا کہ آپ فلور لجیجے۔ جناب بسم
اللہ خان کاکڑ۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر، سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ
نے تجھے بحث پر یوں کا موقع دیا۔ جناب اسپیکر یہ پورے ایوان کو اور بلوچستان کے عوام
کو پہنچتا ہے اس حکومت میں جن مشکل حالات میں اقتدار سنجدلا۔ ایک طرف تو یہ حکومت
اقتدار سنجدال رہی تھی خزانہ میں کچھ تو نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے ہمارے بلوچستان کا
خزانہ دو ارب روپے کا مقر و صنخا دوسری طرف ہم سے پہلے جو حکمران یہاں پر گزرے تھے اور
یا جو حکومتیں یہاں گزرنی تھیں انہوں نے الی روایات رکھی تھیں کہ جو بھی آیا اس نے بجائے
بلوچستان کی بھوئی ترقی بلوچستان کے مظاہرات کے اپنے سیاسی حوالے سے یہاں پر بحث بنائے
اور اسکیمیں رکھیں۔ جبیچے آپ محسوس کر رہے ہو گئے کہ ہمارے اس بحث کا پچاہی فیصلہ حصہ
جاری اسکیمیوں پر جا رہا ہے اس نے حکومت کا صرف اس حوالے سے کہ وہ اپنی سیاسی اغراض کو
آگے بڑھانیں اس حکومت کے ارادے یا ان کی ترجیحات میں یہ ہے کہ بلوچستان کو پہماندگی
اور غربت کے اس دلدل سے کس طرح نکالیں اور یہ اس نے ایک کٹھن مرحلہ بھی تاکہ وہ
لوگ جو اسلامی میں آتے ہیں بجائے اس کے وہ لوگ اسکیمیں رکھیں۔ جس کے وہ خود مدئی
ہیں کہ جی ہم نے یہ اسکیمیں رکھوائی ہیں۔ ان کو یہ فیصلہ کرنا پڑے کہ ہم سے پہلے جو حاکم
تھے اور سیاسی طور پر بھی ہم میں سے نہیں تھے ان ہی کی شروع کی ہوئی اسکیمیوں کو مکمل کیا
جائے۔ یہ ایک کٹھن فیصلہ بھی تھا لیکن بلوچستان کے مظاہرات کیلئے اس حکومت کو یہ فیصلہ کرنا
پڑا دوسری طرف مرکز سے ہمیں این ایف سی میں جو ہم کہ رہے ہیں پچاس سال سے مرکز
بلوچستان کے حوالے سے جو ایک منافقانہ رویہ رکھتا ہے وہ جنگ بھی اسی دوران لڑنی پڑی کہ
این ایف سی کے حوالے سے جو ریزرویشن تھیں جو خندز کے حصول کیلئے جدوجہد تھی اس
حکومت کو اسی دوران میں یہ بھی کرنا پڑا کہ مختلف ایشور جو اس سے پہلے کسی حکومت نے اس
طریقے سے نہیں اٹھاتے تھے یہ ایک حقیقت ہے اور اس سب کو مانتا ہوئے گا اس حکومت

نے مرکز کے ساتھ وہ تمام ایلووز اٹھائے۔ وزیبل پول visible pool کے حوالے سے ہمارے حصہ کا تھا۔ چاہے گیس جو ہمارے صوبے کی آمدن کا ایک بست بڑاوسیلہ ہے۔ اس حوالے سے تھا چاہے جو ہماری گیس سروزبیں اس بکے حوالے سے تھا یا پر اسیوں ناٹریشن privatization جو ہمارا سیپ S.A.P. سو شل ایکشن پلان تھا اس کے حوالے سے تھا اس حکومت کو بست کم مدت میں یہ سب کام کرنے پڑے کچھ لوگوں کو تو نکل تھا شاید یہ حکومت یا اس کا جو فناں فیصلہ نہیں ہے، بجٹ بنانے میں یا پیش کرنے میں ہی کامیاب نہ ہو گا لیکن اسکے باوجود ایک ایسا بجٹ پیش کرنا جس میں منفی روایات کی بجائے ثابت روایات کی بنیاد رکھی گئی ہو جس کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ ہم نے ان تمام جاری اسکیمات کو نہ صرف جاری رکھنے کا فیصلہ کیا بلکہ اس حکومت نے فیصلہ کیا کہ تقریباً پکاس فیصد اسکیمیں ان میں سے اس سال مکمل کرنی ہیں یہ بھی اپنے طور پر ایک بست بڑا وہ ہے جس کو جو لوگ بلوچستان کے اجتماعی مفادات کے حوالے سے سوچتے ہیں۔ ان سب کو بجٹ کے سلسلے میں حکومت کے فیصلے کو سراہنا پڑے گا۔ اور دوسری طرف یہ کہ غیر ترقیاتی اخراجات کو کم ترقیاتی اخراجات کو زیادہ اہمیت دی جائے۔ یہ بھی اس حکومت کا کارنامہ ہے جسے ہمارے تمام دوستوں کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ میں جس چیز پر سب سے زیادہ توجہ دوں گا اگر ہم اس سال کے بجٹ پر ایک نظر ڈالیں تو اس میں ہمارا ستر فیصد بجٹ نان ڈیلوپمنٹ کا ہے اور میں فیصد بجٹ ڈیلوپمنٹ کا ہے۔ ڈیلوپمنٹ کے میں فیصد بجٹ میں پکاس فیصد ان اسکیمیں پر جا رہا ہے جو ہم سے پہلے یہاں حکومت میں رہنے والے لوگوں نے بنائی تھیں اور صرف پندرہ فیصد بجٹ نئی اسکیمیں کیلئے اور اس میں ایک ثبت بات اپنائی گئی کہ وہ توکن منی رکھ کر وہ ایک بڑی اسکیم کو شروع کر دیتے تھے۔ ایک کروڑ دو کروڑ پانچ کروڑ شروع کرنے کیلئے وہ دو لاکھ روپے رکھ کر آئندہ آنے والی کسی بھی حکومت کے لئے میں کہ اسکیم پختی رہے آپ کو اس بجٹ میں ایک بڑی بات یہ بھی نظر آئے گی کہ اسیں کسی قسم کا کوئی منفی وہ نہیں رکھا گیا ہے ایک لاکھ یا دو لاکھ روپے رکھ کر آئندہ آنے والی کوئی بھی حکومت ہو اس کیلئے مشکلات پیدا کریں اور ان کے لئے میں پانچ یا دس کروڑ

روپے کی اسکیمیں ڈالیں۔ یہ بھی اس بحث کا بست اہم پہلو ہے جس پر ہمارے دوستوں کو
تجدیدگی سے سوچنا ہو گا کہ یہ جو لوگون میں رکھ کر اسکیمیں شروع کرواتے تھے ان کی حوصلہ
ٹکنی ہوتی۔ آئندہ کیلئے کوئی بھی حکومت آئے ہم وہ لوگ نہیں ہیں نہ وہ دعویٰ کرتے ہیں اور نہ
ایسے منفی سوچ والے لوگ ہیں کہ بھی اپنا وقت اچھے طریقہ سے گزارو اور بعد میں آنے والوں
کو جو بھی بھگتا پڑے یہ وہ لوگ ہیں جس کے بارے میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا وہ
مسافروں کی طرح آئے یہاں پر حکمرانی کر کے چلے گئے۔ کہ پانچ دن یہاں رہنا ہے جتنا ٹوٹ سکتے
ہو تو آپ کو اس بحث میں وہ بہت بڑی دلخواہی دیں۔ چھلے سال کے بحث میں پچاس کروڑ
روپے ایک رقم رکھی گئی تھی ان فور سین کے حوالے سے تھی جس کا روایا تھا۔ بحث میں نہیں
دیکھایا گیا کہ وہ پچاس کروڑ تکماں گئے۔ اس بحث میں الیکٹریکی کوئی بات نظر نہیں آئے گی جو مہم
رقمات رکھی جاتی تھیں جس کو بعد میں حکمران اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرتے تھے۔ یہ بحث کم
از کم ان منفی خاصیتوں سے پاک ہے شاید میں بھگتا ہوں کہ اس ایوان کے فلور پر ہمارے وہ
دوست جو آپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں دس سال یعنی دو مرتبہ چھ سال میں یہاں حکمران رہے
ہیں ان کی بھی توقعات یہ بنتی ہے کہ ہم تو یہ نہیں کر سکے آپ سے ہمیں امید ہے آپ یوں
کریں۔ یہ بھی ایک کریڈٹ اس حکومت کو یا اس حکومت کے بحث بنانے والے ماہرین کو جانا
ہے۔ اس ایوان کے وہ دوست جو آج آپوزیشن میں بیٹھے ہوئے دس سال نہیں تو وہ دفعہ
حکمران رہے ہیں چھ سال حکمران رہے ہیں وہی یہ تو نہیں کر سکے آپ سے ہماری امید ہے کہ
آپ یوں کریں۔ یہ بھی ایک کریڈٹ ہے جو اس حکومت کو یا اس حکومت کے بحث
بنانے والے ماہرین کو جانا ہے کہ انہوں نے اپنے مخالفین کی وہ امیدیں بھی پیدا کیں۔ جن کو وہ
خود confess کرتے ہیں کہ ہم سے تو یہ کام نہیں ہو سکا ہم نے تو عظیم کیا ہم نے تو منفی
رجحانات رکھے۔ آپ برائے میربانی درست کریں۔ یہ بھی ایک کریڈٹ ہوتی ہے یہ بھی جو اس
حکومت کے حصے میں آ رہی ہے کہ ہمارے تمام دوست خود confess کر رہے ہیں آج جن
اخراجات کی وہ بات کر رہے ہیں ہمارے ایک دوست نے صبح کما کہ بلڈنگز بنائی گئیں

غیر ضروری جگہوں پر بنائیں اور اس میں لوگوں کی بھیڑ بکریاں ہوتی ہیں یا اس میں تاش کھلے جاتے ہیں اس نے نہیں سوچا کہ وہ کون لوگ تھے وہ ہم نہیں تھے اسی لئے اس سال بجٹ کو اس طرح رکھا گیا کہ اس بجٹ کو appreciate کرنے میں ٹریوری پنzer کے بجائے اپوزیشن والوں کو زیادہ سراہنا چاہیئے تھا۔ اس لئے کہ ٹریوری پنzer نے اپنے جو خواہشات تھے اپنے جو مطالبات تھے ان کو پہنچے رکھا۔ اور بلوچستان کے لئے ان لوگوں کے لئے شروع کئے گئے اسکیوں کو ترجیح دی یہ بجٹ درحقیقت سراہنے کے قابل ہے اپوزیشن پنzer کی طرف سے۔ ہم وہ لوگ نہیں ہوئے جو بلڈنگز صرف اعلیٰ بنائیں گے جس میں لوگ تاش کھلیں۔ یہ ان کی بنائی ہوئی بلڈنگز تھیں ہم وہ لوگ نہیں ہیں جو ایک طرف تو غیر ترقیاتی اخراجات کی خلافت کریں دوسرا طرف بست بری بڑی رقم جو یہاں پہنچنے سال سے دھکائی گئی ہیں لیکن ان کے خرچ کرنے کی کوئی مدد نہیں ہے سب کو پڑتا ہے کہ وہ رقم سمندر کے سطح پر تیرنے والے جہازوں کی عیاشیوں پر اڑائی گھیں۔ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ لیکن ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ کم از کم ہم میں یہ چیز آپ نہیں دیکھیں گے ہم اس بجٹ کو بلوچستان اور بلوچستان کے عوام کے مفاد کے لئے رکھیں گے اور ہم نے یہ رکھا ہے ہم نے آپکی اپنی اسکیوں کو چلایا ہے اور ہم چلاجیں گے۔ ہم نے آپ سے اور اپوزیشن سے تو میں چاہتا ہوں کہ وہ بارہا جب خود کھتے ہیں سابقہ وزیر خزانہ کے ہم سے تو یہ نہ ہو سکا آپ یہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ امید کرتے ہیں کہ اپوزیشن ٹریوری پنzer کے بجائے اپوزیشن کا بجٹ کچھ کر قبول کریں گے اور اس بجٹ میں جوابدف مقرر کی گئی ہیں ان کے حصول کے لئے وہ تعاون کریں گے ایک چیز جس پر میں اور توجہ دونگا کر رہی ہیں فیصلہ بجٹ بنانے میں تو منتخب نمائندوں کی حکمازی اور آراء شامل ہوتی ہیں لیکن یہ جو ستر فیصلہ بجٹ ہے ہمارے نام ڈیوپٹ کے جو میں اس میں بھی میں چاہتا ہوں کہ اسکیں ہماری حکومت کی یہ تجویز ہے کہ اس میں جو نام سیلری کمپونٹ ہے۔ ایک وہ کمپونٹ other expenditure ہے جو تھخواہوں کا ہے ایک نام سیلری کمپونٹ جس میں

ہر ٹھکے کے لئے علیحدہ علیحدہ پیسے رکھے ہوئے ہیں اس کو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صرف اس وجہ سے
ہے کہ اس میں منتخب نمائندوں کو حصہ دار نہیں بنایا ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بہت بڑی وجہ ہے
کہ لجو کیش اور ہیلٹھ کے لئے بہت بڑی رقمات رکھی گئی ہیں۔ اور کسی معاشرے میں یہ تو
بنیادی سیکڑ ہیں جس میں معاشرے کے عام لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے زیادہ ترجیح دینی
چاہیے لیکن اسیں ہم یہ چاہیں گے کہ یہ محفوظ بنائے جائیں جو رقم جن مقاصد کے لئے رکھی
گئی ہیں اسی پر خرچ ہوں کوئی دس کروڑ کے قریب صرف دوائیوں کے لئے رکھے گئے ہیں
اسیں ایک اچھا اقدام جو اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ صرف کوش سسٹم کی بجائے ہر ڈوبن اور ضلع
کے لئے علیحدہ علیحدہ کوش رکھا گیا ہے ہم یہ چاہیں گے کہ اس ثابت اقدام کو تحفظ دینے کے لئے
کہ واقعی یہ دوائیاں ضرورت مند لوگوں کو غریب لوگوں کو پہنچنے اس کو ہمارے دوست ہماری
حکومت نظر رکھے خصوصیت سے ہیلٹھ اور لجو کیش کے حوالے سے۔ ایک مسئلہ جو بے
زیادہ وہ کرتا ہے زراعت۔ زراعت کے ٹھکے کے لئے بہت بڑی رقم رکھی جاتی ہیں۔ چونکہ میں
کاشت کار ہوں میں حکومت سے چاہوں گا ہم نے اسلام آباد کے کسان کونشن میں وزیر اعظم
پاکستان کے سامنے بھی یہ کہا کہ ہمارے ایگر پھر فیپارٹمنٹ کے زرعی شعبے سے مسلک لوگ ہیں
اس کے وجود کی افادیت کو نہیں سمجھ سکے ہیں۔ کہ یہ ہمارے لئے کیا کر رہے ہیں۔ اس بحث
میں **practise** کے لئے آج تک میں نہیں سمجھا ہوں۔ بحثیت کا شکار میرے فارمز میں کسی
ہماری کی روک تھام کے لئے کیا اس ٹھکے کا رہا ہے جیسیں اس چیز
پر بھی نظر رکھنی ہو گی کہ ہم اس چیز کو تحفظ دے سکیں کہ جو روم ہم عوای مخادرات کے لئے
رکھتے ہیں ان کو صحیح طریقہ پر استعمال کیا جائے۔ میں چاہوں گا کہ یہ ستر فیصد یا چند ارب
روپے میں سے سیلری کپونٹ نکال کر منتخب نمائندوں کو اسکی سیکورٹی کرنے یا اسکو محفوظ
کرنے کے لئے ان کو حصہ دار بنایا جائے کہ وہ اس میں حصہ لے سکیں۔

جناب والا، اب میں اس چیز پر آتا ہوں کہ مرکز کے ساتھ ہمارے جتنے بھی مسئلے
چل رہے ہیں۔ بحث میں اپوزیشن کے دوست ہمیشہ یہ کرتے ہیں چونکہ مرکز سے ان کا تعاق

ہے کہ وہ یہ وہاں پر پلید کریں کہ بلوچستان کا بجٹ چونکہ کل کے اقتدار والے آج کے اپوزیشن والے لوگوں کے جاری اسکیوں کے لئے رکھا گیا ہے۔ لہذا مرکز بلوچستان کے بارے میں خصوصیت سے ہمارے لئے وسیع القلبی کا مظاہروں کریں۔ ہمارے یہ دوست کوشش کریں گے اور دیکھیں گے کہ ہمارے بنائے گئے اس بجٹ میں اسکے ساتھ اور وہ ہمارے ساتھ کس حد تک تعاوون کرتے ہیں۔ جناب والا، چونکہ گیس ہمارا سب سے بڑا وسیلہ ہے میرے سامنے ۱۹۹۳ء کا جو رپورٹ ہے این ایف ہی کی اسیں ایک سیکشن رکھا گیا ہے Recommendation relating to award کے بارے میں سیکشن، ایں لکھا ہے۔

Recommendations are relating to awards. As a part of future reforms next sales tax on domestic consumption should be collected by the provinces. The collection of next sales tax at details level should be entrusted to provinces after arrangements for collecting this tax at the consumer level have been put into place.

یہ اسلئے ضروری تھا اگر آپ دیکھیں ۱۹۹۳ء میں گیس کی مد سے ہمیں جو G.D.S. ہے اسیں چار ارب سے زیادہ رقم مل تھی لیکن اسوقت ہمیں سو فیصد اسی مد سے صرف دو ارب روپے مل رہے ہیں یہ وہ نظر تھا جس پر ہماری گورنمنٹ کو مرکز سے بہت واضح وہ کرنا چاہیے تھا یہ کبھی نہیں ہوا ہے کہ گیس کی دو پروڈکشن کمپنیاں ہیں دو اسکی distribution کی کمپنیاں ہیں۔ پروڈکشن کی کمپنیاں تو ہمیں آمدی دے رہی ہیں لیکن جو ڈسرٹی بیوشن کمپنیاں ہیں Sui Northern اور Sui Southern ہیں وہ مسئلہ خسارے میں چل رہی ہیں جو کہ گورنمنٹ کی ہیں یہ ان دونوں کے تقاضات اور فوائد کو ملا کر کے بعد میں جو پیسہ نکلا ہے وہ ہمیں دے رہے ہیں اس چیز پر مرکزی حکومت کے ساتھ ہماری حکومت کو بالکل درست طریق پر

اور **boldly** یہ مسئلہ اٹھانا چاہیے۔

Other recommendations Federal Government should carry out an indepth exercise to decide which particular programmes and activities performed by Federal Government can be transferred to the

provinces. یہ اس ملک میں اسمیں کئی بار بحث بھی ہوتی ہیں کہ بست سے ایسے ٹیپارٹمنٹس ہیں جو ہماں بھی ہیں اور مرکز میں بھی ہیں ایگر پھر صوبے میں بھی ہیں ایگر پھر مرکز میں بھی ہیں۔ ایریگیشن ہماں سے بھی ہوتا ہے یہاں بھی ہمیکتھ پر اونفر کا بھی ہے اور وہ یہ اسوقت فیصلہ ہوا تھا کہ ان ٹیپارٹمنٹس کو ہماں رکھتے ہیں اور بست ہڑی رقمات جو فیڈریشن ہم سے ہماں رکھتی ہے یہ اسوقت فیصلہ ہوا تھا کہ یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ کونے وہ پروگرامز اور ایکٹوویٹر ہوں گی جو فیڈرل گورنمنٹ پر اونسلز کو ٹرانسفر کرے گا۔ میں گورنمنٹ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس چیز میں بھی وہ یہ کریں کہ یہ جو مختلف ٹیپارٹمنٹس جو صوبوں اور مرکز دونوں میں ہیں انکو مرکز کی بجائے صوبوں کے حوالے کیا جائے یہ سبھی اس گورنمنٹ سے گزارش ہو گی میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ کے بارے میں سبھی یہ رائے ہے کہ یہ بجٹ ان حالات میں قابل حاشش ہے اور جن لوگوں نے اسکے بنانے میں حصہ لیا ہے انکو داد دینی چاہیے اور انکو appreciate کرنا چاہیے کیونکہ میں نے پہلے ہی واضح کیا کہ ہم نے بجٹ سے پہلے کے حالات یا جس دور میں اس گورنمنٹ نے اقتدار سنبھالا ان حالات کو ہم دیکھیں گے تو یہ وہ بجٹ ہے جو اس گورنمنٹ کا ہی ایک کارنامہ ہے میں سمجھتا ہوں کوئی اور گورنمنٹ ہوتی تو وہ ہمیں deficit کا بجٹ دیتا اور جو میں اخراجات رکھے جاتے تھے وہ بھی ہمارے اس بجٹ میں نہیں رکھے گئے ہیں۔ ایک مسئلہ ہے اب آؤنگا یہ جو بلوجھستان کا ہماں پر ہمارے جو بعض علاقوں میں ہیں بلکہ پورے بلوجھستان میں اور ہمارے علاقے میں زیادہ ہے امن و امان کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا علاقہ۔۔۔۔۔

- Mr. Speaker Sir, I am on point of order

جناب اسپیکر تی
مسٹر سعید احمد باشی جناب اسپیکر کاگز صاحب کی تقریر میں سمجھتا ہوں اب اختمام کو پہنچنے والی ہے اور انہوں نے ماشاء اللہ اس بحث کی بھی اتنی تعریف کی ہے میں چاہو نگاہ کہ دی یہ بھی وضاحت کرتے جائیں کہ یہ جو موجودہ بحث ہے۔ یہ پہلے پہنچنے بحث تھے جسمیں ہم بھی موجود ہے اقتدار میں اس سے انقلابی طور پر کہاں پر مختلف ہے؟ اگر یہ وضاحت کر دیں کیونکہ ایسا ہے ہو انکی یہ وضاحت اور ہماری سمجھ میں بات نہ آئے۔

جناب اسپیکر آپ وضاحت کر دیجئے اپنی طرف سے۔ آپ کر دیجئے گا اپنی تقریر میں بھی جناب ۹

بسم اللہ خان کاکڑ ویسے وضاحت کے لئے تو ہمارے مسٹر فناں بھی یہ سمجھیں گے اور میں نے جو پہلی بات رکھی کہ ہم نے پاکی فیصلہ رود قومات انہی انسکیوں کے لئے رکھیں جو آپ نے یعنی اس ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۴ء تک بھی جسکو آپ کمپلیٹ نہیں کر سکے یا جسکو آپنے جاری رکھا ہوا تھا ہم نے اپنا حصہ مار کے آپ کے لئے رکھایا اسکا سب سے بڑا انقلابی وہ ہے۔ جسکو آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ ہوتے یا کوئی اور ہوتا یہ نہ کرتے۔ اور یہ بھی واضح کرتے چلیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل Point of order حکومت ہمارے بحث کی توثیق کر رہی ہے کہ بہت اچھا بحث تھا مگر اسکو continue رکھیں۔

Mr. Speaker I will not allow these points. Please sit down.

• بسم اللہ خان کاکڑ جناب میں اپنے دوستوں کی کوئی بات اسلئے محسوس نہیں کروں گا کہ میں نے کہا کہ یہ بحث انہی کو وہ احساس تبدیل کرنے کے لئے شاید ان میں بھی وہ..... یہ آئندہ کے لئے بلوجستان کے حوالے سے ایک سوچ آجائے کہ آئندہ کے لئے جو بھی بلوجستان میں پالسی چلے گی وہ اسی حوالے سے چلے گی اور بھی بہت سی چیزوں میں جو میں اپنے دوستوں کی

وہ رکھنے کے لئے میں نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر پہنچے کس کس طریقہ سے لوگ لے گئے ہیں اور
نوٹ کر کے کس طریقہ سے ... میں انکی وضاحت کروں گا میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ یہ کہیں
کریں کہ اس بحث کی یہ خوبی ہے جن کو اور وہ خود بار بار کہہ رہے ہیں کہ "ہم نہیں کر
سکتے ہیں آپ کریں" تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم لے کیا۔ میں کہہ رہا تھا کہ میں صرف ابھی
اپنے حلقة کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ امن و امان کے حوالے سے ہم اندرازہ لگا رہے تھے کہ
بحث میں زیادہ وہ رکھا جائے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کا سب کے ترجیحات میں سب سے
اوپر مسلسلہ امن و امان کا تھا لیکن بحث میں ان اواروں کے لئے وہ امن و امان قائم کرنے میں
معاون ہوتے ہیں اُنکے لئے کم وہ رکھا گیا ہے اُنکے حوالے سے ہمارے دوستوں کو زیادہ وہ دینی
چاہئے تھی کہ ہمارا یہ ہے کہ ترقی حب ہو گی جب یہاں امن و امان ہو گا جب امن و امان یہ
نہیں ہے گا تو یہاں پر ترقی نہیں ہو گی اور دوسری بات میری گورنمنٹ سے وہ یہ ہے کہ باہم اس
فلور پر گھٹان کے حوالے سے میں بولتا رہا ہوں بلکہ چھ سال سے ہمارے سب دوست
واقف ہیں کہ گھٹان ڈسٹریب ٹریبون کے مقابلے میں بولتا رہا ہوں بلکہ چھ سال سے روکے گئے کہ
دہاں لکھ دیا جاتا تاکہ ڈسٹریبیوٹر ایریا دہاں پر کام نہیں ہو۔ کام تو نہیں ہوئے بلکہ جو کچھ
ہمارے ہسچال ہیں ہمارے انگریزوں کے وقت کے بائی سکول ہیں جو مورچوں میں تبدیل
کیے گئے ہیں مجھے یہ امید تھی کہ شاید ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس علاقے کو ڈیپلمنٹ کے
حوالے سے زیادہ ترقی دی جاتی لیکن وہ ترجیح کی بجائے میں نہ جتنے یہ فرمam کیجئے گئے کتابوں کے
درق المیڈیا پلٹس مجھے گھٹان یا قلعہ عبداللہ ضلع کے حوالے سے یہاں کچھ نظر نہیں آیا۔ بجائے یہ
کہ اسکو ڈسٹریب ٹلکے کے حوالے سے ترجیح دیجاتی۔ تو میں کہونگا کہ ہماری گورنمنٹ یا ہمارا
فناں فیصلہ اس چیز کی طرف توجہ دیں کہ گھٹان بھی اس صوبے کا علاقہ ہے اور ایسا علاقہ
ہے جسکا سیاسی حوالے سے یا سیاسی جدوجہد کے حوالے سے یا اس ملک کو آزادی دینے کے
حوالے سے یا اس ملک میں جموروی تحریکوں کے حوالے سے یا قومی حقوق کے حوالے سے گھٹان
اس بلوچستان کے خط میں اپنی ایک اہمیت رکھتا ہے کہ دہاں سے ہمیشہ وہ لوگ اُنھے ہیں آپ

ماضی میں دیکھیں اور آج تک بھی دیکھیں وہ لوگ جو زیادہ قوموں کے حقوق، جمیعتی حق اور
عوام کے مظاہرات کے لئے مصاحب، صحیلے والے لوگ مااضی میں گھٹان میں تھے آج بھی اگر کوئی
حساب کرے تو گھٹان سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوں گے یہ علاقہ جو جس طریقے سے نام تھا
گھٹان اس پورے بلوچستان میں سربراہ علاقہ بھی تھا میری یہ خواہش ہو گی کہ اس علاقے کے لئے
اور اُس علاقے میں جو فحصات ہوئے ہیں اور جو مظاہر اداز ہوا ہے اس سنس sense سے کہ
میں نے کہا کہ اس صوبے کے بنائے میں اس ملک کے بنائے میں اس خط کے عوام کو آزادی
دینے کے حوالے سے گھٹان کے عوام کا ایک روپ role رہا ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ
بلوچستان سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ جو اس صوبے کے عوام اور مظاہرات کو مد نظر رکھتے ہیں
وہ میری اس درخواست کی تحریک کریں گے کہ گھٹان میں ترقی کے کاموں پر زیادہ توجہ دی
جانی چاہئے اور گھٹان میں ترقی اسی وجہ سے رکی ہوئی تھی کیونکہ وہاں امن و امان نہیں تھا آج
جو حکومت کے ادارے ہیں ہماری یہ خواہش ہو گی کہ کل جو وزیر اعلیٰ صاحب نے اعلانات کیئے
کہ وہ اپنے ان اعلانات کو عملہ جاسو بھی پہنائیں گے اور وہاں پر امن و امان کو سختی سے یقینی
پہنائیں گے یقیناً وہاں پر وہاں کے سب عوام اسکی تحریک کریں گے اور اسکا ساتھ دیں گے۔ اور
وزیر اعلیٰ صاحب وہاں بغیر کسی تعزیز کے کچھ عرصہ کے لئے گھٹان کو اسلوے سے پاک علاقہ قرار دیں۔
پورے گھٹان کو۔ اور وہاں پر اگر کچھ لوگوں کو اسلو لیکر چڑھنے کی راہداریاں دی ہوئی ہیں کچھ
عرصہ کے لئے خدا کے لئے ہمارے حلقہ کو اسلوے سے پاک علاقہ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر شکریہ۔ شکریہ جی۔

بسم اللہ خان کاڑ اور کسی قسم کا اسلو رکھنے یا لیکر چہرنے پر پابندی لگائی جائے۔
جباب والا ہیں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں حالانکہ کوئی اسپیکر تھا نہیں میں نے آپ کے فلور کو
سنبھالا۔ آپ مجھے بار بار شکریہ کہ رہے ہیں میں نہیں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کوئی اسپیکر مل
رہا ہے یا نہیں۔ شکریہ ۹

جناب اسپیکر میں شکریہ ادا کر رہا ہوں کہ آپ گھٹان کو گھٹان بنانا چاہئے ہیں۔ جباب

سیر جان محمد خان جمالی Thank you Mr. Speaker بسم اللہ الرحمن الرحيم
 بڑی اچھی بات ہے کہ جتنی تربویتی بیہودگی کو دلچسپی ہے، بجٹ میں انتہے ریلوو سے زیادہ ہم اپوزیشن والوں کو ان کے بھی آنکھ فاضل ممبران بیٹھے ہیں اور ہم آنکھ اندر بیٹھے ہیں نواں باہر بیٹھا ہوا ہے اگر کوئم نوٹ گی تو اس کو مال میں گے اس سے زیادہ اور نیک تینی کیا ہو سکتی ہے اور ان کی دلچسپی اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ ماشاء اللہ تینیں میں صرف آنکھ بجٹ تقاریر اپنا جو انہوں نے ایوان میں پیش کیا ہے اس کی رہنمائی اور اس پر تقدیر اور اس کو بیک کرنے کے لئے آئین میں۔ بڑی انٹریشنگ چیز ہے۔ میں سینئر نسٹر صاحب کو کہوں گا کہ قائد ایوان کے نوش میں یہ چیز لے آئے جتاب اپسیکر سرور خان کاگز صاحب نے بڑی انٹریشنگ بات کی کھتا ہے کہ یاد میں نے چھلانگ لگا دی اندر لیکن ایک طرف چھن ہے دوسری طرف زرعون ہے میرا نکھٹا ہے میں نے کہا کہ ملک صاحب آپ الجی چلنے میں سست چھلانگ لگانے میں ماهر ہیں اور خدا کے فضل سے بیٹھی بھی ہے وزن زیادہ ہے تو آپ **Float** کرتے رہتے ہر طرف جواب میں وہ سیرے بارے میں کھتا ہے کہ وہ تیز چلتا ہے اور میں پہنچے رہ جانا ہوں۔ جتاب اپسیکر سب سے پہلے میں اپنے حلقة سے شروع کروزنا گا حلقة سے اس لئے شروع کروزنا گا کہ پھر حلقة بھول جاتا ہے مجھے بلوجھان کی فکر پڑ جاتی ہے۔ سب سے پہلے گزارش ہے اس صوبے میں ہڑے زبردست قسم کے وزیر تعلیم گزرے ہیں محترمہ پری گل صاحبہ وزیر تعلیم میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بھی رہے پھر جعفر خان بھی رہے اور ڈاکٹر مالک بھی اور ابھی اپنا نوازیادہ سلیم ہے ابھی دیکھتے ہیں اس ادار کی کوکس طرح بینڈل کر سکتے ہیں یا کچھ نہیں ہوتا مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے ۱۹۸۹ء میں اعلان کیا تھا کہ جان جمالی اگر آپ کے شر میں چالس بچیاں **Trial** ٹرائل کالج میں آنے لگ گئیں تو میں کالج کا اعلان کر دوں گا۔ چالس سے بست زیادہ ہو گئی ہیں تو مولانا صاحب کو ان کے پادٹی کے رکن جو ابھی الیکشن میں نہیں آئے وہاں اسرار اللہ ان سے زور آور ہے الیکشن میں جیت کے آجائے ہیں تو وہ یاد کرنا چاہتا ہوں

دو سرا نگرسر بے نظیر صاحبہ کی Commitment کمٹٹ تھی صوبائی حکومت کے ساتھ بسم اللہ
 ناگز صاحب کا جیسے من کہ 100% Desilting کرا دو گئی میں بھیتر نہر کی وفاقی حکومت کے
 وسائل سے تو پھر وہ بات سے تھوڑی بیک آٹ کر گئیں کیونکہ انہوں نے اپنی کینال کو
 100% Desilting کرایدی تھی جو بلوچستان کا حصہ تھا اس پر سانحہ فیصلہ راضی ہو گئی تو وہ
 میں ذرا مولانا صاحب کو یاد کرانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں میں وزیر اعلیٰ کا فکر گزار ہوں کہ
 انہوں نے اس پر اشینڈا لیا اور کچھ رقم مل گئی ہے اور یہ desilting کا کام ہوتا ہے جناب
 اچیکر کیوں کہ بہت سے ہمارے آفیس میں ان کو واٹر مڈیول water module اور
 سوراخ کے درمیان فرق کا پتہ نہیں ہے کہ سوراخ کیا ہوتا ہے اور water module کیا
 ہوتا ہے۔ ایریگیشن کینال سسٹم پر تو واٹر کینال وہ واٹر چینل ہوتی ہے سوراخ وہی ہوتا ہے
 جو ٹیوب دیل والا سوراخ ہوتا ہے جناب اچیکر تو یہ ضروری ہوتا کہ کینال سسٹم میں اگر
 desilting کر رہے ہیں اور وہ آپ چھوڑ دیں تو وہ سیلت silt دوبارہ پڑ جاتی ہے اور اندس
 سے پانی آتا ہے ہمارا تو یہ کام آپ کو جلد از جلد کرنا پڑے گا۔ اسیں صرف میرا فائدہ نہیں
 دو لاکھ روپے کا ہے جو آباد ہوتا ہے اس پانی سے میں یہ سینئر نئٹر صاحب کے نوٹس میں
 لانا چاہتا ہوں

On behalf of the Chief Minister Mr. Speaker Sir, this
 budget has been all the past budgets is luxury of
 words and statistics and this has been happening

before سردار عطاء اللہ خان ہنگل کے ۲۴ کا بجٹ وہ بست محدود بجٹ ہو گا چاہے
 نواب اکبر خان نے یہ بجٹ پیش کیا ہو چاہے جام غلام قادر نے چاہے تاج جہانی نے چاہے
 ذوالفقار گمکی نے یا میرے دوست اختر ہنگل نے تو اس کو میں ایک طرف رکھنا چاہتا ہوں کیونکہ
 جعفر خان مندو خیل نے بڑے تفصیلی statistics کے ساتھ دوسری چیزوں کے ساتھ وہ ذکر کر
 دیں اور وہ پھر کل میں expect کرتا ہوں رحیم مندو خیل کے ساتھ وہ بھی تفصیلی طور پر
 جائزیں گے اور باریکی میں with the charactive intention not its

condensive constructive criticism ہے چیزیں ان میں بھرتی لائیں بھرتی آئی جائیں کئی آڈٹ بھی ہم اپوزیشن والے کر رہے ہیں ہمارے پاس چارڑا اکاؤنٹ بھی ہیں۔
 سے understand the glamour the Chief Minister is in

تو عنی پہنچنے patterns میں پھر ان کو patternise مل رہی ہے اور کویشن کے وزیر اعلیٰ ہے۔ کویشن coalition کے وزیر اعلیٰ پر دیے ہی ذمہ داریاں بست ہوتی ہیں اور حکومت چلانے کے لئے پوشش بھی ہوتا ہے تو جتنے ان کے گروپ میں within the coalition ان سب کو انہوں نے راضی کرنا ہے لیکن اور بلوجھستان میں کچھ ہونہ ہم ناراض ہونے میں ترقی کرتے ہیں خیر کرنے میں ہم ترقی نہیں کرتے ہمارے صوبہ then within the coalition بھی جارج جارول نے کیونزم پر سازیک ناہی کتاب لکھی تھی animals پر distribution of funds within the coalation اس کے میں ہائکورٹ All animals are equal and some animals within the budget تو are more equal than others

speech کی ایک طریقہ ہے۔ اختیار کیا گیا ہے مولانا صاحب نے اپنے حلے کے لئے سازھے عن کروڑ extra رکھ دی ہے۔ اپنا جنگل صاحب نے دو کروڑ ای لائھ اسی طرح ساری وزارت تعلیم میں اور آجھے دونوں انہوں نے ایک مینڈر کیا ہے ذھانی کروڑ روپے کا ایک مینے کے اندر اندر سارا فرنچ سپلائی کرتا ہے۔ بست تیری کے ساتھ فرنچ سپلائی ہو گا جھٹکا آئے گا۔ حقیقتاً let these us see brown pilferages these کیا ہوتی ہے۔

I had been are to be checked
یہ ان کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا
لیجوکیشن سیکریٹری میں بہت
sitting here that would have been ideal
پیسے اُویسٹ ہو رہے ہیں۔ پرانی اور — لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کیا وہ absorb کر
سکے گا تھے ایک ارب تراہی کروڑ کے قریب اس کی سابقہ کارکردگی ہے جو جناب اُپسیکر اس
پر باکل ہم کوئی امید نہیں کر سکتے کہ اتنا پیسے absorb کر سکے اور اس میں

ہے تو ان چیزوں کا نوٹس لینا پڑے گا۔ کہ کتنی بڑی رقم جو فارمن گر اٹس میں پیسے ہوتا ہے ترقیاتی چیز بھی یہی مجر major limited ہے۔ بہت میں ہیں دوسری کوئی ان میں نہیں تینکیل دیجو کیش میں دکھ بہا ہوں کہ صرف ایک جگہ پر سوارب ہے یا کوئی جگہ ہے جاں ایک تینکیل انسوٹ بنایا جا ہے۔ جاں اپنے unemployment کو چیک کرنے کے لئے ہر ڈسٹرکٹ میں تینکیل انسٹی ٹیوٹ بنانے پڑیں گے کہ بچے کمپوٹر بھی چلانا سمجھ سکیں انہیں کوئی ہنسہ بھی آئے کہ دسویں بار ہویں کی ڈگریاں باقاعدہ میں لیکر نہ پھرتے رہیں بلکہ اپنا روزگار خود کا سکیں کوئی futuristic پلانگ ہی نہیں، ۱۹۹۰ء ہے وزیر اعلیٰ کی عمر ۲۵ سال ہے خدا ان کو لمبی عمر دے وہ اسی سال کے بعد یہ حالت دیکھیں گے کہ بلوچستان کے بچے درخواست لیکر پھرتے رہیں ہنسہ نہیں آتا پڑے نہیں کیا کریں گے یہ لوگ دکھ لیں ان چیزوں کو کہ کیوں نہیں یہ بیس سیکڑیں overall condition is appalling اور جو hospital حالت ہے سر جیکل سائیڈ ہو یا شخص سائیڈ ہو وہ تو بوجہی خانہ بننے ہوئے ہیں فذ تو آپ دے رہے ہیں جس سوسائٹی کے دیجو کیش درست نہ ہیئت کے لئے Limited ہو اور پھر ان کو صحیح صرف میں نہ لایا جائے تو I don't know what they are یہ سارے صوبے میں Scan C.T نہیں ہیں وہ کمٹٹی دی تھی جیتلیر صاحب نے وہ آج تک نہیں ملی آج کل ساری شخصی انہی چیزوں کے ساتھ ہوتی ہے Kidney cases ہے وہ بیٹھا ہوا تھا میں خود ڈاکٹر کے پاس گیا کہ گریجویشن ہے اور پوست گریجویشن نہیں۔ صرف وہ بیٹھا ہوا تھا میں خود ڈاکٹر کے پاس گیا کہ گریجویشن ہے اور پوست گریجویشن کے موقع نہیں پیسے نہیں ہے یہ چیزیں گر اٹس کے ذریعے لانے ہوتے ہیں اکٹامک افیز ڈوڑھن میں کمپ کر کے بیٹھا پڑتا ہے پھر جاکر یہ چیزیں ملتی ہیں ورنہ جو صوبے جن کے ہمیڈ کوارٹر لاہور اور پشاور کے نزدیک ہے وہ لے جاتے ہیں کراچی والے لے جاتے ہیں ہم لوگ رہ جاتے ہیں سندھ میں تو پرائیوٹ سیکڑے ہے اتنا ہے کہ دیجو کیش اور ہیلتھ میں آگے جا چکے ہیں کہ وہ شوق بھی Absorb کر سکتے ہیں اور ایڈوانس بھی کر سکتے ہیں۔ انہی چیزوں کے ساتھ دیجو کیش

و خیرہ میں کیا ہم مقابلہ کر سکیں گے فیڈرل لیوں جاں ہمیں اپنی نوکریاں نہیں ملتی سب سیوی فوڈ پر ۵۶ کروڑ کی بات سن رہے تھے جتاب اسکیکر وہ پیسے ہائی نہ کریں افسر شاہی کھا جاتے ہیں یہ ٹھیکیدار کھا جاتے ہیں سیاستدان کھا جاتے ہیں حقیقت تسلیم کریں سارے لوگ ملوث ہیں وہ یہ آپ شروع کرے کوئی **Loan** کی سکھیں اس صوبے میں بجت بنانا تھا تو **Futuristic budget** بناتے ہیں **Loan** دے کہ کوئی غریب آبادی شرط و شرائط پر اتر آتا ہے وہ اپنے بچے کو اچھی انسٹیویشن میں داخل کرنا چاہتا ہے تو **Loan** لے کر اپنے بچے کو پڑھانے کہ یہ ذمیں میں نہیں آتا ہے کہ میں سردار خیل ہوں چیف مسٹر سردار ہے نوابوں کی حکومت ہے بس ہمارے بچے انسٹیویشن میں گھے رہے مستفید ہوتے رہے اور پہلک سروس ٹکمیش پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے اور ادھر سے ہم پاس ہوتے جاتے ہیں اس طریقہ سے نہیں چلے گا یہ صوبہ اور دوسرا آپ نے سنا ہوگا کہ ریجوکشن انفورنس اور ہیلتھ انفورنس کا **Concept** سیکریٹری خانس اور اسے یہ ایس ڈیپلٹ کافی **word** For ہو چکے ہیں اور چیف مسٹر صاحب کو بھی نام نہیں ہے بہت زیادہ فسٹری ہے ان کے ہاتھ میں میں سمجھتا ہوں اور مولانا صاحب پلی ٹینڈ ڈی کی لڑائی لڑتے رہے ہیں اور ٹوک بجا کے مزے کرتے رہے ہیں ادھر اور **Quote Him** ۱ تو یہ چیز آپ کو ہیلتھ انفورنس اور ریجوکشن انفورنس کا **Concept** شروع کرنا چاہئے اس صوبے میں کہ بچے اور والدین ان پیسوں سے فائدہ لے سکیں **Advancement** مستقبل کے طرف جائے جتاب اسکیکر کنوں کا مینڈس بلڈوزر چلانا ہے بلڈوزر سے زمین بنانی ہے وہ بھی ضروری ہے کسی بلڈوزر کا بلڈی کام نہیں کرنا کسی کا بلڈی اچھا کام کرتا یہ پھر اسکی میں باعیں ہوتی رہیں **Youth Promotion** میں دیکھ باتھا میں تو جی خوف زدہ ہو گیا تھا کل کے اخبار پر کے سا ہے کہ کابل میں فٹ بال کھیلنا بھی بند کر دیا گیا ہے اگر وہ ہوا ادھر بھی آنے لگی ہے تو **Youth Promotion** کو کیا کریں گے کیونکہ بڑے لوگ پادری میں ہے اور ان کے ساتھ کفر و بیٹوں اسلام پسند ہے وہ بھی **Progressive Balance society** ہے لیکن مولانا امیر زمان کے ساتھ ہوتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ

Youth Promotion میں حصہ لئیں گے کوئی ان پر اخراجات ان کے فٹ بال اور ہاکی کے علاوہ بھی کوئی positive activities ہوگی اس میں بھی خرچ کریں مستقبل ہے کھلے ذہن نئے خوشحال اور مستقبل کے جو نوجوان ہوں گے کچھ کام کر سکیں گے۔ (وقہ اذان)

بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب امیریکہ یہ جو میلٹھ انفورنس کی بات میں کر رہا ہوں تو اس Concept سے سارے صوبے کی Cover Population کیا جائے ہے زیادہ ہم لکھوائے کچھ بھی کرے ایک کروڑ سے زیادہ بلوچستانی نہیں ہیں اور ایک کروڑ کے لئے اگر آپ نے ایک ارب یا دو ارب علیحدہ میلٹھ انفورنس رکھ دی جس کے Terms and conditions ہو کہ future میں ایک نظام چل پڑے سارا دن یہ سول ہسپال میں جائے دھکے کھائے دوائی بھی نہ ملتے اس سے نظام میں بہتری تو لائے نہ اسی طرح رنجوکش کا میں نے آپ سے بات کی

میں terms and youth promotion اس چیز کو avail کر سکتے ہیں

conditions کے ساتھ Environment کی دنیا ہے تو یہاں پڑہ لگتا ہے کہ جو تیس یا چھیس کروڑ فیڈرل گورنمنٹ میں رکھے ہیں تو کتنا لائے میرے دوست ٹریوری بیخرا والے

pollution Environment of friendly رکھے والوں نے اسٹرائیک کی تھی پچھلے سال تو لوگوں نے شکر کیا تھا اللہ کا کہ آسمان اب وہا صاف ہو گیا الودگی کم ہو گئی ان چیزوں میں ذرا جائے Futuristic گھما پھیرا کے آ جلتے ہیں

وہیں بلڈوزر جناب واٹر سپلائی اینڈ کمیونٹی It is very interesting Topic

نماں دوں خوب واٹر سپلائی بنائی جا رہی ہے چلانے کے کوئی موڈ نہیں ہے یہ ہم Selected کی ذمہ داری ہے اور افسر شاہی کی ذمہ داری کریں قائمہ الیوان کہ وہ چلاعیں اور پھر ان کے حوالے کر دی جائے نہیں چلاتے تو ان کی بد قسمتی ایک تو ہم نے قرضہ اتنا بجٹ بھی نہیں ہے قرضہ لے کے چیز بنائے کچھ سفید ہاتھی بنائے ٹھہرے پھر ہم واپڈا کو کیوں لگہ دیتے ہیں اپنے جو چھوٹے چھوٹے ہاتھی ہاتھیں پھیر رہی ہے واٹر سپلائی کی شکل میں وہ پھر کٹرول کیوں نہیں

کرتے ہیں سر ایر گلیشن کے سلسلے میں بڑے غور و خوص سے میں چاہتا ہوں کہ سوچھیں مولانا
صاحب بھی کیونکہ پی اینڈ ڈی ان کے پاس ہے ایر گلیشن کی جو پروجیکٹ والوں کی کارکردگی ہے
پہنچ فیڈر میں ظمور خان صاحب بھی بیٹھے ہوتے ہیں اور سردار فتح علی بھی وہ ناکام ہو گئی پہنچ
فیڈر اس سلسلے میں انکوارٹی کرنی پڑی اربوں روپے آپ کا ضائع ہو گیا اور میری اطلاعات ہے
ہیں کہ انہوں نے پنج ماڈل غلط لے لیا ہے گورے نے پانی Drain ہونے کی بجائے واپس انہی drains میں جمع ہو جاتا ہے زمینوں میں والیں چلا جاتا ہے ایک پنج ماڈل غلط لینے کی وجہ سے
اور وہ بتایا گیا اس افسر کو کہ یہ پنج ماڈل غلط لیا ہے آپ نے Lower gradain کے لئے
یہ پانی الٹا بے گا وہی ہو بہے اور پہنچ فیڈر پروجیکٹ آپ کا Future میں بالکل تباہی کا
باعث بننے لگا وہ سارے زرعی علاقے کا اسی طرح دہاں بھی اربوں روپے کا نقصان ہو گیا جناب
اپسیکر سیندک کا مقابلہ آپ کے سامنے ہے ایک ہی فیڈر پروجیکٹ ہے اس پر ہم بالکل
صوبائی حکومت کے ساتھ ہے وفاقی حکومت تک اور اس وقت ہمارے گورنر صاحب نے بھی
شینڈ لیا ہے اس سلسلے میں اور وزیر اعلیٰ نے بھی ٹریوری پیغز ساتھ ہے یہ میں اپنے دوستوں سے
کہنا چاہتا ہوں کہ سیندک ایک ہی پروجیکٹ ہے ہمارے صوبے میں ۱۹۸۵ میں ان میں
سے ۵۰ فیصد بلوجستی ہے اس کے لئے ہم بالکل ساتھ ہے جو شینڈ لینا چاہئے اور قاضی حسین
امد والا دھرنا بھی چاہتے ہیں تو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے وہ دھرنا مارنے کے لئے ہم تیار ہیں
ہائی ویز کی حالت اس پر تو بحث بھی نہیں کرنی چاہئے یہ لمحہ بالکل درست رکھنے کی نیت ہی
نہیں رکھتا اور یہ حالت ہے اس دن وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں بھی لایا کہ جی وہ پنجھرہ پل پر
کارروائی کرے اس کے باوجود بھی چار پنج دن لگاتار وہ پنجھرہ پل بند رہی لوگوں کا گری میں بہت
برا حال بہا مسافروں کا اور It is the national high way کوئی ڈب خانوزوئی
پیش نہیں کیا برشور کا نہیں ہے سمجھ باتی وے اس پر بیان دہنا پڑیگا ایک چیز میڈیا کی بھول جاتے
ہیں ہم لوگ کہ ابھی بھی بلوجستان یہ علاقے ہیں جناب اپسیکر میں آپ کے نوٹس میں لانا
چاہتا ہوں کہ جہاں ٹی وی کوئی بیج نہیں ہے پاکستان ٹی وی کے تو ڈش کے ذریعے پنجھ جاتے ہیں

ان بوئرڈ کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ کو پھر مسئلہ وفاقی حکومت کے ساتھ up Take کرنا پڑتا ہے اور بالکل ان چیزوں میں ہم تعاون کرنے لگے جس پر بھرتی ہے وہاں ان چیزوں میں ہم ان کے ساتھ پورا تعاون کرنے لگے border trade جتاب اپنیکر اگر border trade نہیں ہم شروع کر دیں گے افغانستان، ایران اور کل emirates کے ساتھ تو ہمارا روزگار کا مسئلہ بھی حل نہیں ہوگا اور ہمارے وسائل بھی نہیں بوصیں گے یہی ہوتے ہیں Economic commerce and trade opportunities جس کی وجہ سے دنیا بنتی ہے

One of the containers Transit facilities سنگاپور دیتا اور اسی سے وہ concepts richest country in the world وزیر اعلیٰ کو قائد ایوان کو سارے باؤس کو لے جائے یہ مسئلہ اسلام آباد میں طے کرنے پڑنے والے بیان بزنس میں ہے ان کے پور میں ہے ما میل میں وہ موثر دے بنارہے ہیں ساتھ انڈسٹریل یوش بھی بنارہے ہیں وہ بعد کی بات ہے جو pollution ہوگی اور وہاں Within one environmental crisis جو ہوگا وہ خود سنجھائے اپنے صوبے کو ہم تو اپنا بنائیں گے لیکن ہم تو اپنا seventy miles seven industrial Zones ہم تو ایران اور افغانستان کے اور نہیں ڈرائی فروٹ اور کارپٹ کا ٹرینیڈ تو کر سکتے ہیں ہاں ہم believe کرتے ہیں کہ گن رنگ اور drug trafficking کو سختی سے نمٹا جائے وہ ہم مانتے ہیں لیکن دوسرے چیزوں میں گنجائش دننا اسی طرح فشریز کا کوئی ڈیلپٹ اتحاری بنائی لیکن fisheries is again federal port subject اس مسئلے میں پھر وزیر اعلیٰ کو بست الرث رہنا پڑیگا بات اور ختم نہیں

ہوتی ہے جناب اسپیکر صاحب rule of various institutions in this province انپکشن ٹیم ہمارے صوبے میں ہیں تو کہتا ہوں کہ تاش بیٹھ کے کھلیجے ہیں نہ کسی چیز کو چیک کرتے ہیں۔ نہ سینئر رڈ نہ کوالٹی نہ رپورٹ نہ ایکشن یہ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو افسروں وہاں بیٹھنے ہیں وہ سب ناراض آفسروں کو وہاں بیٹھانے کی بجائے کوئی کار آئد افسر

بیٹھائیں کوئی اڑ رکھیش پیدا کریں کہ کچھ کام کریں جو سارے صوبے میں ترقیاتی عمل ہوتا ہے دوسرے چیزوں میں دفتروں میں کیا افیشنسی (Efficiency) ہے پہلک سروس نگیش پر نظر رکھنی پڑے گی پر بھی ایک ہوتے ہیں جو چیک کرنے والے ہیں اور حکم بھی بچے پہنچنے میں پھر میراث کی بھی ہم بات کرتے ہیں سو شل جسٹس (Social Justice) کی بھی ان چیزوں پر بست گمراہی سے سوچنا پڑے گا کہ ہو کیا رہا ہے آپ کے ارد گرد لاء کان کا مشینڈرڈ کبھی ہم نے سوچا ہے اس بحث میں کہ لاء کان کا مشینڈرڈ کیا ہے جو وکیل ہم پیدا کر رہے ہیں میں اپنا کیس پلیٹ کرنے گیا جتاب اپنیکر مجھے خود انگلش بولنے پڑھی وکیل صاحب کفوز (Confuse) تھے ان چیزوں پر بھی نظر رکھنی پڑے گی

(There are Institutions of this Province)

کہ یہ کل کیا ہو گا انہیں سے بچے فیوجر آپ کا نکلنے لگا ہے فیوجر نے اس صوبے کو چلانا ہے یہاں بات ختم نہیں ہوتی بلوچستان یونیورسٹی ابھی تک تو ہم ایک وی سی کا مسئلہ حل نہیں کر سکے انسٹیوشن (Institution) ہے ہماری پرائم اونلی Prime only ون انسٹیوشن only one Instutution اس کا وی سی کا مسئلہ حل نہیں کر پاتے اس کو چلانا ہے بچوں کی فیوجر دیتے ہے سارے سات بچے تک نام ہے میرے خیال جتاب اپنیکر اسی طرح خضدار انجینئرنگ کالج پر فیکس کرنا پڑے گا ہم ان اداروں کو بول جاتے ہیں کہ ان کا مشینڈرڈ کیا ہے اس سے کلیبر (Calibre) کیا نکل رہا ہے کیا وہ جو انجینئرنگ نکل رہے ہیں اس کو یہ بھی پڑھتے ہیں کہ سیمنٹ اور ریت کتنی ملائی ہوتی ہے یہ بھول گئے ہیں یہ بلڈنگس کھڑی گریں گی ہمارے اوپر ان کے اوپر نہیں گریں گی وہ پیسے بنانے کے چکروں میں پھرتے رہیں گے ان چیزوں کو بہت بخور دکھتا پڑے گا بولان میڈیکل کالج کا مشینڈرڈ کیا ہے ۸۰ پرسنٹ ڈاکٹروں سے اگر ڈسپرین کے سپاٹلیگ لکھوائیں لکھنے نہیں آئے گی ان کو یہ چیزیں بھول گئے ہیں ان چیزوں پر فوکس (Focus) کرنا (We have to improve them on our own resources now)

کو اٹھی نکالنے کے لئے Future Qaulity کے باقی میں ہماری زندگیاں ہیں ہماری بچوں کی زندگیاں ہیں ہماری زندگی ہے یہ تو بحث میں

آئی چاہئے الجی چیزیں کہ جی ہم یہ بھی کوشش کریں کہ بولان میڈیکل کالج کے
(We are Keeping an eye)
زنسگ کی دنیا میں مانا جاتا ہے ویسٹرن ورلڈ (Western World)
میں میں یافی میں ادھر تو ریز کا کچھ اور کسیر بنا ہوا ہے اور ریز کیسٹ اگر کرنا ہے
(That is linked with health; That is linked with future generation of Health, with Families all

یہ ادھر بات ختم نہیں ہوتی جتاب ناں ڈوپٹمنٹ (Non Development) بڑھاتے
جارہے ہیں ٹرانسپورٹ میں یوز (Transport Use) مجھے اتنی خوشی ہوئی گرین نمبر پلیٹ
کی جتاب اپسیکر ساری کوئندی گرین نمبر پلیٹ ہی نظر آتے ہیں سرکاری کام غیر سرکاری کام لیاقت
روڈ چونی بازار مٹھا چوک جنکشن جتاب روڈ مٹا چوک میزان چوک صرف گرین نمبر پلیٹ کی
گاڑیاں یوز ہو رہی ہیں چیک کر سکتے ہیں گرین بھتی کریں کوئی مشکل ہے (They all

fall within the efficiency & disciplinary rule what driving

ای طرح ہم مشریعیں کو یہ جو ہم قائدین ٹھہرے ہوئے ہیں اپنے حدود میں رہنا چاہئے
میں یوز آف ٹیلی فون، میں یوز آف گیس، میں یوز آف واٹر یہ چیزیں کبھی سوچی میں ہم نے
بول جاتے ہیں کہ ہمارا صوبہ کیسے اسپرڈ Improve کریا تاک سے آگے تو ہم دلکھتے ہیں نہیں

میں How are we going tackle all this? Sir that

آج مجھے ایکسٹرا Extra ٹائم دیں اور اپسیکر
نہیں ہے میں آپ سے یہی گزارش کرتا رہوں گا لا سیوٹاک اینڈ ایگر لیکھ آف دی فیچر آف دیں
پروانس Live Stock and its future in the Province. اس پر اترنی
کیا ہے Priority صرف اسکیم دو اسکیم کوئی بھی کیم کھلیں اے سی اسکس ڈوپٹمنٹ اور نمبر
پی اینڈ ڈی کو جا کر آکنا کمس آفیز میں اپنے آدمی پیدا کرنے پڑیں گے گارنٹ لائی پر گنگی ورنہ کوئی
نہیں دینے لگا اور فیوچر سی ہے آپ کا اس فوڈ پر ڈس میں اور لا سیوٹاک میں فیوچر ہے اس
دنیا کا لوکل باڈیز کی فوروفار میں دلکھ لیں میر اسرار اللہ ڈنڈا لیکر ان کو مارتا رہے بھی ان کی

پر فار منسیں وہی رہیں گی دو دن کا روایی کر گئے اخبار میں بھی بہت ثبریں چھپتی ہیں مینڈیا کو بت
بوز کرتے ہیں عملاء کیا ہے وہ آج دکھ لیں Civic amenities all over (Non Sensical) جس کو کہا جائے سر یہ باعث اتنی کریٹیسائز Criticise کرنے کے بعد صرف
کریٹیسائز Criticise نہیں کرنا ہوتا یا ہم ٹریوری پیغز پر ہونا تو صرف فریز Freeze نہ کرنا
بجٹ کو سر۔ جتاب اپسیکر would also give a solution ا کیونکہ یہاں
کسپت Concept ہے بمبیٹک تاک Bombastic Talk کی بڑی زبردست قسم کی تقریریں
کر کے بیٹھ جانا مسئلے کا حل نہیں۔ میں جتاب مولانا صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ
ایک ذمیں میں پروگرام ہے اس کا میں نام رکھا ہے Oasis of Development کہ
ترقباتی عمل کا نجاستان اس کو Literary Meaning game مولانا صاحب کے لئے کر
سکتے تھے جتاب بلوچستان تریلیس ۳۴۴ فیصد ہے اس ملک کا وہ نہیں لے رہے ہیں لیکن آفیسرز
اہکار لے رہے ہیں تو اس میں ساری Population scattered جتاب اپسیکر مسئلے کا
حل ہے اس وقت بھی بلوچستان کے مسلموں کا حل ہے سرمیم لائینگ کا حل ہے جتاب اپسیکر
چھ ڈیجیز میں جن کے ساتھ چھ ۔۔۔
مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جتاب اپسیکر جماعت بھری ہے میرے خیال میں نماز
پڑھ لیں۔

جب اپسیکر آپ وائیڈ آپ کر لیں گے یا۔

میر جان محمد خان جمالی جیسے مرضی ہے مولانا صاحب کی نماز بھی ضروری ہے نماز میں
بہاگلیں گے خدا کامیاب کریں ہم سب کو۔

MR. SPEAKER Shall the House be Adjourned?

MIR JAN MOHAMMAD KHAN JAMALI Sir, it is your choice.

You are the boss.

MR. SPEAKER So, House is adjourned for ten

میں پھر اگر خواہ چلگی بھی ہے لام تکس بھی ہے اس لئے جناب والا ہم یہ کہتے ہیں کہ اس میں

آپ سے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ دونوں بزرگوں سے گزارش ہے کہ ہر مرتبہ تقریر نہیں کرنی چاہیے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل اس میں صاف بات ہے کہ زرعی تکس کو ضلعی تکس کو ختم کیا جائے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ جناب اسپیکر میں پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ دونوں بزرگ کئی بار بول چکے ہیں لہذا آپ دونوں تشریف رکھیں مولانا صاحب کو موقع دیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سارے بلوچستان کے اخلاع غریب میں صرف پیشیں ضلع غریب ہے۔ آپ یہ بتا دیں کہ سارے بلوچستان میں زراعت کمزور ہے ختم ہے یا صرف پیشیں میں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب آپ اپنی تقریر کو جاری رکھیں۔ مولانا صاحب کو اجازت ہے۔ سرور صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں جناب۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جناب اسپیکر صاحب افسوس کی بات ہے کہ میں دوسرے کی بات کے دوران اپنی بات نہیں شامل کرتا اور یہ ساتھی انٹھ کر کے زور آوری کرتے ہیں میرے خیال میں مناسب نہیں ہے اور سعدی صاحب کا ایک قول ہے اب وہ یہاں مناسب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سخن را خود مندر خصتمند

میں اور وہ سخن و در میان سخن

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) میں نے ضلع تکس کے بادے میں اکیلے پیشیں کی بات نہیں کی وہ جو میں بات کرتا ہوں وہ تمروں آٹھ بلوچستان کی بات کرتا ہوں پھر گھمی

صاحب کی کامبینڈ میں انہوں نے یہ فیصلہ کیا پھر جب تیکس لگ گئے پھر شور و غوغاء ہوا پھر اس کو معطل کر دیا گیا یعنی وہ فیصلے کو واپس نہیں لایا گیا ہے پھر اس کو موخر کر دیا گیا اور اب وہ موخر کرنے کا ناممگز رگیا جب وہ تمام مگز رگیا اب تھرو آٹھ بلوجستان ضلع تیکس انہوں نے واپس لاگو کر دیا ہے جب وہ واپس لاگو ہ گیا اب زینداروں نے وہی مسئلہ اٹھایا ہے کہ یہ ضلع تیکس ہم پے بوجھ ہے ہم برداشت نہیں کر سکتے تو کل اس محاذ پر ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کی کہ بلوجستان کے لئے ایک مسئلہ ہے اور پھر شاید اس میں کچھ اور بھی ہو سکتا ہے سرور خان نے کما تھا کہ مولوی کے دوٹ کم ہو جائیں گے ہمارے دوٹ کم نہیں ہوں گے ہمارے دوٹ تو مدرسے سے آئیں گے اور مدرسے کو کھاتا بھی آپ نے دیتا ہے اور ساتھ میں اس طرح ہے کہ آپ کا دوٹ کم ہو جائیں گے مسئلہ آپ کے لئے ہے تو مسئلہ اس طرح ہے کہ کل وزیر اعلیٰ صاحب سے ہم نے بات کی کہ اس طرح مسئلہ ہے چیف مسٹر صاحب نے کما تھا کہ زیندار کی باقاعدہ یہاں تنظیم ہے بلوجستان میں اس کو ہم بلا کر بیٹھ جائیں گے اس کے متعلق یہ فیصلہ مستقبل کے لئے تھرو آٹھ بلوجستان کے لئے کریں گے جب وہ کراچی سے واپس آ جائیں تو ہم بیٹھ کر کے اس مسئلے کو حل کر دیں گے جاں تک منکت کی بات ہے اب مسئلہ یہ ہے کہ میں وضاحت کر دوں گا درمیان میں ساتھی بھڑا ہو جاتا ہے منکت کی بات جو ہے وہ کوئی کے متعلق جیسے ساتھیوں نے کما تھا کہ فیصلہ ہوا ہے کوئی کے متعلق اس طرح فیصلہ ہوا ہے کہ نواب اکبر خان بگئی کے دور حکومت میں لوکل گورنمنٹ کا محلہ مولوی نور محمد صاحب جمعیت علماء اسلام کا ممبر اس کے ساتھ تاریخ کانفرنس بھی کی تھی اور وہ تجویز بھی اس وقت میرے پاس ہے اور لوکل گورنمنٹ کا فسٹر چالا گیا کل یہی مسئلہ ہم نے دوبارہ دہاں پہ اٹھایا تو چیف مسٹر صاحب نے کما کہ لوکل گورنمنٹ کے فسٹر اور ہم اور آپ بیٹھ جائیں گے دیکھ لیں گے کہ اس میں لوگوں کا لکھنا ناکہ ہے اور حکومت کا لکھنا نقصان ہے ۔ وہ نقصان اور فائدہ دونوں کا موازنہ کر کے اس پے پھر فیصلہ کر لیں گے اور میٹس کے لئے اگر ایک جگہ ایک دفعہ رکھ دیں تاکہ کس طرح ہو سکتا ہے اس میں فائدہ ہے یا نقصان ہے باقاعدہ طور پے حکومت کی طرف سے منکت کا کوئی

فیصلہ ہوا نہیں ہے میرے خیال میں مگر صاحب کے وقت میں نہیں ہوا ہے اور باقی صوبوں میں منکت کے لحاظ سے ہیں اور بلوچستان میں ایک تجویز ہے وہ ولک گورنمنٹ میں ڈا ہے لیکن باقاعدہ فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا باقاعدہ فیصلہ ۱۹۔ ۱۸۹۰ء میں ہو گی تھا جات اپنے
میں آپ کے توسعہ سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ فیصلے ہر عمل ٹکس کے
بارے میں ہے یہ اس معزز ایوان میں ہونے چاہئیں۔ صرف زیندار ایسوی ایش یا محض ایک
دو ضروروں کا کام نہیں ہے اگر یہ فیصلے ایوان میں ہوں گے تو اس کو عوای اہمیت حاصل ہو
جائے گی اگر اس معزز ایوان میں نہیں ہوں گے تو اس کی کوئی عوای اہمیت باقی نہیں رہے گی

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) اس بارے میں جب وزیر اعلیٰ صاحب آجائیں
یہ دو مسائل جو ہیں دونوں میں اس کے سامنے رکھ دوں گا۔ یہ سیرا وعدہ ہے ایوان کے ساتھ کہ
وہ میں اس طرح سمجھ کر کے جیسا کہ ہمارا اپنا مسئلہ ہے تو اس کے ساتھ میں اس مسئلے پر غور
کروں گا جو بھی فیصلہ ہوا وہ آپ کے سامنے آئے گا جاں تک جو سردار عبدالرحمان نے جو بات
کی یہ ایک اسکم کے متعلق وہ ایک سوال کے ذریعے ٹکھہ پیلٹھے سے پہلے پوچھ لیا تھا پھر
پیلٹھ کے فسٹر نے جواب دیا تھا کہ پیلٹھ کے ٹکھے نے کوئی زمین نہیں خریدا ہے اور نہ
کسی پے انہوں نے پانی فروخت کیا ہے۔ پیلٹھ کے توسط سے ان کو جواب مل چکا ہے
اب رہایہ مسئلہ کہ آج جو انہوں نے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو پیسے دیے گئے ہیں اب یہ وعدہ میں
کرتا ہوں کہ اس کی میں انکو اتری کر کے آپ حضرات کو جواب دے دوں گا لیکن نی لمال اس
بارے میں میرے علم میں کچھ نہیں ہے جاں تک پیلٹھ کی انکو اتری کی بات ہو گی پیلٹھ
انکو اتری کے متعلق اس دن جیسے نے بات کی تو عبدالرحمان صاحب نے اسی دن وہ معلومات
محبھے نہیں دیں۔ دوسرے اجلاس کے لئے جب وہ آئے تھے تو پھر چیف فسٹر صاحب کے چیمبر
میں ان کو کہا تھا کہ وہ معلومات آپ نے محبھے فراہم نہیں کیا ہے لہذا اگر کل آپ شکوہ کریں
تو آپ کا ٹکھہ سببے جا ہو گا تو دہاں انہوں نے ٹکھہ کے محبھے دیدیا یہ گزشتہ اجلاس میں تو یہ میں

نے دیا ہے وہاں پے اس کی انکوائری ہو رہی ہے جب مکمل ہو گیا تو ائمۂ اللہ اسی سیشن میں میں آپ کے سامنے لاوں گا اور لیویز کی جو بات ہے لیویز کے متعلق جعفر خان صاحب نے مجھے جو کچھ معلومات فراہم کر دیے وہ بھی انہوں نے مجھے نہیں دیا لیکن اسکلی کے ریکارڈ سے ہم نے نکال کر کے ذی سی قائد سیف اللہ سے میں چیف سینکڑی کو دیدیا کہ اس پے انکوائری کریں تو وہاں سے ابھی سیرے پاس اس کے متعلق ایک سٹکس آیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اسکلی کی کارروائی میں بھی ہو اور جعفر خان صاحب کو بھی میں دیدوں گا کہ آپ ذرا اس کو پڑھیں آپ کی تسلی ہو جائے گی۔ یہ اس طرح ہے کہ نائب تحصیلدار اور لیویز اہلکار پیسے لے کر گاڑی چھوڑ دیتے ہیں اور باقی عملہ کے لئے بھی پرچی لکھ دیتے ہیں تاکہ اس گاڑی کو کوئی چیک نہ کرے اس کے ثبوت کے طور پر انہوں نے ان پر چھوٹ کا پیاس بھی اسکلی کو فراہم کی تھیں یہ پرچی جو آپ نے دی ہے یہ ۱۹۹۶ء کی بات ہے یہ وہ دور تھا جب مہر زرکن خود وزیر خزانہ تھے تو آپ نے اس دور کے کاغذات مجھے دیے ہیں یہ موجودہ دور کے نہیں ہیں میں ذرا وضاحت کر دوں گا آپ تشریف رکھیں پھر آپ بیٹک ہوئے میری بات سنیں جاں تک آئے کی سٹکس کا تعلق ہے تو وہ وفاقی حکومت کی طرف سے فرنٹیئر کور کا عملہ بارڈر کے میں میں تھیں بے جس کا کام صرف سٹکس روکنا ہے ہم سے زیادہ ذمہ داری ان کی ہے کہ اس چیز کو روک لیں کیونکہ اس کے پاس عملہ اور وسائل موجود ہے جو ہمارے پاس نہیں ہے جہاں تک ضلع قلعہ سیف اللہ کا سوال ہے : کچھے چھے ماہ میں بارڈر ایریا میں ۸۲ پرمٹ جاری کئے گئے ہیں ۔ ہر پرمٹ پر ۷۰ کلو کے ۱۵۰ بوئی یا ۱۰۰ کلو کے ۱۲۰ بوئی لے جانے کی اجازت دی ہے اس کے علاوہ اور کچھ وہاں جاری ہوا ہے نہ کچھ کیا گیا ہے یہ میں آپ کو دیدوں گا آپ پڑھیں اور اور جہاں تک چیف سینکڑی کے انکوائری کی بات ہے وہ بھی جب آگئے تو میں آپ کے سامنے پیش کر دوں ۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (پاؤئٹ آف آرڈر) مولانا صاحب اگر ایک مت مجھے دیں یہ میں نے جو پرچیں ملکی تھیں اس کی تاریخ مجھے پہنچے ہے یہ میں نے کہا تھا کہ یہ انکوائری

آئی تھی پھر ہم لوگوں نے کمیٹی بھالی ان تمام آفیسران کو معطل کر دیا لیکن چونکہ حکومت ہماری ختم ہو گئی تھی اس کے بعد ان لوگوں کو پتہ نہیں کہ کس طرح بحال کیا گیا اور انہی جگہوں پر پھر واپس تعینات کیا گیا تاریخ تو اس وقت میں نے بتائی اور جہاں تک بیس میل ایریا کا ذکر ہے اس دن بھی میں نے وضاحت کی تھی کہ ایف سی کی ذمہ داری ہے وہ اپنی ذمہ داری سے نہ بچی میں میل تک صوبائی حکومت پہنچ جاتی ہے باقاعدہ ذمی سی صاحب پرست دیتے ہیں اور ایک نہیں سرڑک ایک بارڈر سے روزانہ جا رہے ہیں یہ میں نے کہا تھا۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا پوائنٹ آف آرڈر یہ جتاب اپسیکر کہ یہ دونوں پچھلی حکومت اور موجودہ حکومت یہ دونوں کی مجبوری ہے کہ اسکنگ اور راپداریاں یہ چلتی رہیں کیونکہ اس کے بغیر کوئی حکومت بھی چل سکتی ہے لذا یہ پچھلی راپداریاں ۔۔۔ (شور)

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جہاں تک یہ بات ہو گی کہ ستر گاؤں میں فیصلے کر اس کے جا رہی ہیں آپ کا جو ثوب ڈویژن ہے وہ پانچ اضلاع پر مشتمل ہے اس کے لئے دو ہزار پانچ سو لوری روزانہ کا کوٹ پنجاب سے منتظر شدہ ہے جو کسی پورا ماحصلے اور کسی نہیں یہ تقریباً سترہ چھوٹے ٹرک یا گریہ ہڑے ٹرک بنتے ہیں یہ آنا تمام اضلاع میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اس طرح کوئی ڈویژن کا بھی مخصوص حصہ ہے جب گیارہ یا سترہ ٹرک پورے ڈویژن کے لئے ہیں تو یہ ممکن ہی نہیں کہ ستر ٹرک روزانہ ایک ہی جگہ سے گزرتے ہیں تو مجھے بتا دیں جب آپ کا کوٹ اتنا ہی ہے تو ستر ٹرک کماں سے آگئے یہ ستر ٹرک کس راستے گزرتے ہیں اور کماں سے آ جاتے ہیں آپ کا سارا کوٹ اور سارے تحصیل ڈویژن کا سیرے سامنے پڑا ہے جہاں تک چیف سینکڑی کی انکواڑی کی بات ہے وہ انکواڑی جب آئے گی تو جعفر خان صاحب کو وہ بھی میں دے دوں گا۔ اللہ میرا وحدہ ہے ۔۔۔ (شور)

ملک محمد سرور خان کا کڑا جتاب اپسیکر پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جتاب اپسیکر اگر یہ آنا آئے اور آرڈریز کے قعروں کے تھروں قسم ہو اور یہ ٹرکوں کی بجائے اے آرڈریز کو دینا چاہیئے تھا تاکہ اے آرڈر اپنے اپنے علاقوں میں لوگوں میں قسم کریں بجائے اس کے کہ ٹرکوں میں یہ

رہبداریاں دیں اور یا افغانستان پہنچ جائے تو میری ایک تجویز یہ ہے کہ میں وزیر صاحب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ اے آرڈر یک کو جو ہے گندم کا کوش دیں تاکہ رہبداریوں کے ذریعے افغانستان آنا بھجوایا جائے۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جہاں تک امن و امان کا مسئلہ ہے جہاں اپنیکر امن و امان پر پہلے میں نے کہا تھا کہ یہ آپ کے ڈپوزل پر ہے کہ آپ کوئی بھی دن مقرر کر دیں اگر ساتھی چاہتے ہیں کہ اس پر بحث کریں ساتھیوں کی پامت ہے اس پر بحث کریں تو یہ ایک ایسی بات نہیں ہے کہ اس پر ساتھی بحث نہ کریں بیشک بحث کریں اور اس دن جو بھی میں نے کہا تھا میں نے کہا کہ بالق صوبوں کی پر نسبت صوبہ بلوجستان بت رہے مثلاً بھی میں جو دیجو یکشن والے کے ساتھ کچھ ہو گیا وہ آدمی پکڑے گئے ہیں اور جو پولیس والے کو مارا گیا وہ بھی پکڑے گئے ہیں اب جو خان صاحب نے ثوب کی بات کی۔ ثوب کی بات میں ذرا وضاحت سے کہ دون گاکہ جو واقعہ ہوا یہ بھی اس کے ساتھ نسلک ہے۔ ثوب میں مسئلہ اس طرح ہوا ہے کہ کچھ چھ آدمی روڈ پر کھڑے ہو گئے ڈکٹی کے لئے اور اس طرف سے کچھ تبلیغی حضرات جا رہے تھے انہوں نے تبلیغی حضرات پکڑ لیا اس سے میرے خیال میں پھیس ہزار روپے انہوں نے تھیدا جب وہ پھیس ہزار روپے انہوں نے تبلیغی حضرات سے لے لئے تو داہی پر اس طرف سے کوئی جیپ آ رہی تھی اس جیپ میں چار پانچ ساتھی تھے جن میں ایک لیڈر یہ بھی وہ ہمار بھی تھی جیپ والوں کے سامنے ایک آدمی آیا اس نے کہا ہے کہ یہاں آگئے چور ہیں آپ حضرات نہ جائیں شاید آپ کے لئے بھی مشکلات پیدا ہوں تو جیپ والوں نے کہا کہ چونکہ ہمارے ساتھ اسلحہ ہے اور ان کے ساتھ بھی اسلحہ ہے تو کچھ نہیں ہو گا جب جیپ وہاں پہنچی تو جیپ والے ایک آدمی نے ان ڈاکوؤں پر فائز کر دیا۔ چوروں نے بھی جیپ پر جوابی فائزگ کی اس میں عین آدمی مر گئے جب فائزگ ہوئی ہے تو اس درمیان میں ان لوگوں نے اس آدمی کو پچان لیا ہے کہ فلاں لوگ ہیں اور فلاں قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جیپ والوں نے پچانا انہوں نے اکر ثوب میں رپورٹ رج کرائی ثوب کے عملے نے انتظامیہ لے جا کر کے دہاں چھپاے مارا

اس آدمی کو پکڑا اس نے باقاعدہ اقرار کیا ہے کہ ہمارے ساتھ چودہ آدمی ہیں لورالائی میں جو کچھ ہوا یہ بھی ہم نے کیا ہے مسلم باغ میں جو کچھ ہوا ہے وہ ہم نے کیا ہے اور ٹوپ میں جو کچھ ہوا وہ بھی ہم نے کیا ہے۔ اب انتظامیہ لگی ہوئی ہے کہ وہ بالی گروپ کو بھی پکڑ لیں اور یہ پولس کے معاملے میں جو اس کا سرخند ہے وہ پرسوں یا ترسوں میرے خیال میں اخبار میں بھی آگی ہے کہ پکڑا گیا ہے تو لہذا ابوان کے علم میں لانے کے لئے میں نے اس بات کی وضاحت کی لیکن اگر ساتھیوں کی چاہت ہے یہ امن ڈامن کے سلسلے میں کوئی دن رکھ دیں بالکل اعتراض نہیں ہے ان کی طرف سے بالکل آپ بیشک رکھ لیں اور جو ساتھی چاہیں اس پر بحث کریں یہ سارے مسئلے ہے وہ حقیقتاً ایک گھبیر مسئلہ ہے اور ... میں سے ایک دن ہم نے پہلی میلتھ اور واسا اور جتنے بھی چھلے پانی سے غسلک میں وہ ... ہم نے بلاک اور ان کے ساتھ باقاعدہ مینگ ہوئی ان کا کھنا یہ ہے کہ کونہ میں حقیقتاً یہاںکی ایک مسئلہ ہے اور اس مسئلے کا حل وہ طریقوں سے ہو سکتا ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ یہ جو ایک ذمہ ہے جس کی نوٹیشی والے بھی مخالفت کرتے ہیں اور یہاں یہ پشن والے بھی شامد میرے خیال میں اس کی مخالفت کرتے اگر یہ ذمہ بن جائے جب کونہ کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے لیکن اس میں ایک مشکل یہ ہے کہ نوٹیشی کے لوگوں کے لئے واقعی ایک مسئلہ ہے اور وہ پشن کے لوگوں کے لئے بھی ایک مسئلہ ہے اور ساتھ یہ مسئلہ بھی ہے کہ یہ ندی وہاں افغانستان کر اس کر کے لگتا ہے یہ اس افغانستان کی حکومت کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے اور دوسرا اس کا حل یہ ہے کہ ہم سندھ کی طرف سے نصیر آباد کی طرف کوئی پاپ بھی جا کر کے لائیں شامد جعفر خان صاحب اور مگری صاحب کے علم میں یہ بات ہو گی اس پر پہلے بھی بحث ہوئی تو اس پر گورنمنٹ سوچ رہی ہے کہ اس مسئلے کو ہم حل کریں تو کونہ کے متعلق ہم سوچتے ہیں کہ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں جاں تک واسا کی بات ہے واسا کی بات یقیناً صحیح ہے میں یہ نہیں کھاتا کہ ہمارے چھلے کے جو لوگ ہیں وہ اتنے ایماندار ہیں یا انتظامیہ اتنی ایماندار ہے اور یا سیکرٹریز وغیرہ اتنے ایماندار ہیں صحیح بات ہے وہ زور آوری کرتے ہیں لیکن ہم کوشش کریں گے کہ اس زور آوری کو درست کریں اور انہیں

لائن پر لائیں اور یہ انشاء اللہ ہم اس بارے میں کوشش کر لیں گے کہ اس کو ذرا صحیح کریں اور پانی کا جو مسئلہ ہے اس کو حل کر لیں۔ نیشنل ہائی وے کی بات ہو گی نیشنل ہائی وے کے بارے میں جیسے جعفر خان مدد خیل صاحب نے کہا تھا اسی طرح ہے واقعی حقیقت یہ ہے اب اس پر سوچنے کی بات میرے خیال میں اکیلے گورنمنٹ کی نہیں ہے ہم سب اس پر سوچ لیں کہ جو نیشنل ہائی وے کے مسائل میں مثلاً آپ کے ذیرہ غازی خان روڈ انہوں نے باقاعدہ پی ایس ڈی پی سے نکال دیا ہے کہ یہ تکمیل ہے اور حالت یہ ہے کہ باقاعدہ وہ جو بل وغیرہ میں وہ سارے گر رہے ہیں اس طرف جو انہوں نے میں کروڑ روپے دیئے ہیں گورنمنٹ پر تقریباً میرے خیال میں میں کروڑ روپے ٹھیکیداروں کے قرضے میں تو میں کروڑ سے نہ یہ روڑ بن سکتے ہیں اور شد وہ بن سکتا ہے یہ ایک بندیادی مسئلہ ہے اس پر ہم انشاء اللہ سوچ لیں گے اور میری جو تجویز ہے وہ قرارداد کی اگر ابھی میں کہہ دوں تو پھر وہ موقعے پر شائد یہ بات نہ ہو سکے تو یہاں انشاء اللہ ہم معزز ارکان نے پوانت اٹھائے ہیں اس پر ہم غور کریں گے اور جس چیز کا میں نے وعدہ کیا ہے وہ انشاء اللہ میں لاوں گا بجلی کے فلور پر تو ایسی بات نہیں ہو گی انشاء اللہ ایک تو اپنیکر صاحب میری یہ گزارش ہے کہ زیر و آور آدھا گھنٹہ ہے لیکن آپ اس کو دو گھنٹے چلاتے ہیں دوسرا یہ ہے کہ جس دن سی ایم نہیں ہوتے اس دن پہنچنے سب کو کیا ہوتا ہے سارے اٹھ کر کے بات کرتے ہیں اور یوں وہ مجھے خوار کرنا چاہتے ہیں یہ جو کچھ گزارشات قصیں میں نے آپ کے سامنے رکھ دیں۔ (ملکریہ)

جتناب ڈپٹی اسپیکر بہر حال میں تو معزز ارکین کے احترام کی وجہ سے دیے آپ کی یادداشت میں میں ہو کہ زیر و آور کا وقت ہے آدھ گھنٹہ یعنی باعث اگر ہم اخصار سے کوشش کریں گے تو انشاء اللہ وقت بھی بیجے جائے گا۔ بہر حال اب سرکاری کارروائی مولانا امیر زمان صاحب سینئر صوبائی وزیر قرارداد نمبر ۱۴ پیش کریں۔

مولانا امیر زمان (سینئر مفسٹر) آپ کے لئے تو گواہ ہے اور میرا تو گواہ بھی نہیں

شیخ جعفر خان مندو خیل ہاشمی صاحب کے ناسوانے۔ ہاشمی صاحب تو غریب آدمی
ہے۔ اس کے علاوہ زور آور لوگ بھی میرے گواہ ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب قرارداد نمبر ۱۰ پیش کریں۔
قرارداد نمبر ۱۰ میجانب مولانا امیر زمان سینئر صوبائی وزیر
مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) قرارداد نمبر ۱۰۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع
کرے کہ آئین کے آرڈیکل ۱۸۵ کے تحت سب سے پہلے بلوچستان کے تمام علاقوں کو سوئی
گیس فراہم کی جانی چاہیئے تھی جو کہ نہیں کی جا رہی ہے۔ یہ عمل آئین کی صرکا خلاف ورزی
ہے کیونکہ جس صوبے سے گیس نکلتی ہے سب سے پہلے اسی صوبے کا حق بنتا ہے کہ وہ اس
سے استفادہ کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا
ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے کہ آئین کے آرڈیکل ۱۸۵ کے تحت سب سے پہلے
بلوچستان کے تمام علاقوں کو سوئی گیس فراہم کی جانی چاہیئے تھی جو کہ نہیں کی جا رہی ہے۔ یہ
عمل آئین کی صرکا خلاف ورزی ہے کیونکہ جس صوبے سے گیس نکلتی ہے سب سے پہلے اسی
صوبے کا حق بنتا ہے کہ وہ اس سے استفادہ کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اب مولانا امیر زمان صاحب اپنی قرارداد کے متعلق کچھ کہیں
تو ہم نامم دے دیں گے۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جب اسپیکر یہ قرارداد جو میں یہاں لایا ہوں یہ
ہمارا ایک آئینی حق ہے۔ آئینی حق کے لئے ہم گزارش کرتے ہیں کہ خدا را جو ہمارا آئینی
حق ہے وہ ہمیں دیا جائے۔ جناب اسپیکر یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ سوئی کے جس مقام
سے گیس نکلتی ہے وہ کنوں ۱۹۵۲ سے کھو دا گیا۔ یہ ایسے ہے کہ سوئی سے گیس ۱۹۵۲ء میں
دریافت ہوئی۔ اس دن سے لیکر آج تک بلوچستان کو گیس نہیں دی گئی۔ موجودہ وقت میں جو

کوئی میں گئی ہے یہ بھی مرکزی اور عوای نمائندہ حکومت نے ہمیں گئی نہیں دی ہے بلکہ اس سے تریادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ سوئی سے گئی نکلتی ہے اور سوئی میں گئی کی سوت نہیں ہے۔ دہان سے جہاں سے گئی نکلتی ہے دہان پر بھی یہ نہیں ہے اب جہاں سے گئی نکھلی ہے وہ لوگ بھی محروم ہیں اور جو صوبے کے لوگ ہیں وہ بھی اس سے محروم ہیں۔ حالانکہ آئین کے دفعہ ۱۵۸ میں باقاعدہ موجود ہے کہ جس صوبے میں گئیں کا کنواں موجود ہو اس صوبے کو سب سے پہلے ترجیح دینا ہے۔ گئیں دینی ہے۔ لذا آئین کے توسط سے ہمارا حق بتتا ہے کہ ہمیں گئیں دی جائے۔ علاوہ ازیں افسوس کی بات یہ ہے کہ بلوچستان کی گئیں تو سرحد تک پہنچ گئی ہے پنجاب اور سندھ کے گاؤں گاؤں تک پہنچ گئی لیکن ہمارے ڈویژن میڈیکوارٹروں میں بھی یہ سوت نہیں ہے۔ ضلعی سب ڈویژن مک تو درکار ہمارے ڈویژن کے میڈیکوارٹر میں بھی نہیں ہے اور اس کے باوجود دوسرا ظلم جتاب یہ ہے کہ آپ کی جو گئیں کمپنیاں ہیں وہ چار کمپنیاں ہیں دو پرائیویٹ اور دو سرکاری۔ اور سرکاری کمپنیاں خسارے میں جا رہی ہیں۔ ہماری ہی گئیں سے اس سرکاری کمپنیوں کا خسارہ بھی پورا کیا جاتا ہے اور ساتھ یہ بھی ہے کہ آپکا گئیں جو بلوچستان سے نکلا ہے وہ آپ کی حکومت کا سائبھ فیصلہ ہے اور سندھ سے جو نکلتی ہے وہ ہمیں فیصلہ ہے پنجاب سے جو نکلتی ہے وہ دس فیصلہ ہے اور سرحد سے کچھ نہیں نکلا ہے لیکن بلوچستان خود اس سے محروم ہے سائبھ فیصلہ گئیں یہاں سے نکلتی ہے اور ہماری بات یہ ہے کہ سندھ اور پنجاب کی جو گئیں ہے اس سے بلوچستان کی کوالٹی برتر ہے۔ جب کوالٹی بھی ہماری برتر ہو لیکن قیمت کے لحاظ سے ہمارا گئیں سستی جبکہ سندھ اور پنجاب کی ممغنی ہے۔ ہماری گئیں کی قیمت ایک روپے اور سندھ کی میں روپے ہے شخ جعفر خان ذرا بتائیں۔

شخ جعفر خان مندو خیل بیسک جو رٹ کمپنیز کے ساتھ ہیں وہ یہ کہ ایک روپے پر تھا وزنڈفت کیوبک سوئی سے جو گئیں نکالی جاتی ہے اس کی اور اس کا ایک فارمولہ لگانا پڑتا ہے جو ہم کو نہیں آتا۔ جو سندھ میں نئے ایگریٹ ہوئے ہیں وہ دو ڈالر پر کیوبک فٹ ہے یعنی کہ کوئی بیانی تراہی روپے۔

مولانا امیر زمان (سینئر نسٹر) اب ہماری گیس فی سیمیت ایک روپے اور وہ
با گیس روپے۔ اب سیرے کچنے کی قیمت پر ہمیں دیتے ہیں۔ اب مناسب تو یہ ہے کہ ہمیں گیس
ملتی ہے تو سستی ملتے۔ پھر کیوں ہماری قیمت سترہ ہے۔ ہمیں کم از کم سستی ملتے لیکن وہاں
جو قیمت زیادہ ہے اور ہمیں جو دیتے ہیں گیس مندہ اور چناب کے حساب سے زیادہ دیتے ہیں
اور یہ آپ کے ایوارڈ میں بھی موجود ہے اور آپ کے آئین میں بھی یہ باعث بھی موجود ہیں
لہذا آئین کے مطابق ہمیں اپنا حق نہیں ملتا ہے۔ نہ این ایف سی ایوارڈ کے مطابق ہمیں اپنا
حق ملتا ہے۔ بسم اللہ خان نے کما تھا کہ کچھ ساتھی جذباتی ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم
کوشش کریں گے کہ اپنے جذبات پر قابو پالیں۔ جو بسم اللہ خان نے کما تھا کہ اس طرح کر
لیں۔ اس طرح کر لیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس بارے میں میری ایک تجربہ ہے جسے پہلے دن
یہاں بات ہو گئی کہ پیش کو گیس کو گیس دے دیں لورالائی کو گیس دے دیں گھات کو دے دیں فلاں
کو دے دیں وہ ہم جو سروے ہو چکا ہے اور ان کی فیراستی ہو چکی ہے جو ایک تھرو آوث
بلوچستان کے لئے ہم نے بات کرنی ہے ایک لٹاظ سے ہمیں کہ گیس کی دی جائے دوسری بات اس
لٹاظ سے جو گیس کی مراعات ہیں اور مفاد ہے وہ آئین کے لٹاظ سے ہمارا حق بتتا ہے کہ وہ ہم پر
خرج کرے۔ گیس میں جو ملازمین ہیں وہ بھی ہمارا حق بتتا ہے وہ بھی ہمارے ملازمین ہوں۔ تو
یہ سارے جو ہمارے گیس کے حقوق ہیں نہ ہمیں ملازمین کو دیا جانا ہے اور نہ ہمیں گیس
آئین کے مطابق دی جاتی ہے اور نہ گیس کے مفادات ہم پر آئین کے مطابق خرچ کے جانتے
ہیں اس کے متعلق ایک میری تجویز ہے کہ حزب اختلاف اور اقتدار کی بات چھوڑ دیں۔ میں
ایوان کو ایک تجویز دیتا ہوں کہ جتنے بلوچستان کے ایم این اے، ایم پی اے اور سنیٹر میں اس
کو ہم باقاعدہ طور پر سرکاری توسط سے میں اس بات کے لئے تیار ہوں کہ باقاعدہ گیس کے
بارے میں ہم تمام عمر حضرات کو برلنگ دے دیں اور برلنگ دینے کے بعد ہم جاکر اسلام
آباد بیٹھیں۔ اس وقت تک ہم وہاں رہیں جب تک ہم اپنا حق وصول نہیں کر لیتے ہیں۔ لہذا
اس قرارداد کے توسط سے ہم مرکزی حکومت کو آگاہ کریں کہ ہمارا یہ آئینی حق ہے۔ میرانی کر

کے ہمارا حق دے دیں اگر دل سکا پھر میری یہ دوسری تجویز ہے مل بیٹھ کر جائیں اس وقت تک وہاں بیٹھے رہیں جب تک یہ حق ہمارا نہیں مل جاتا۔

جناب والا یہ تو میں نے آئین کی بات کی۔ اسلامی اصولوں کے مطابق یہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نظام لاگو کریں گے۔ میں مانتا ہوں یہ کوئی انسی بات نہیں ہے ٹھاپیں ان کا بھی ارادہ ہے اور مسئلہ اس طرح سے ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرات کے ندی کے کنارے پر ایک کتابخواہ کے مرجائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جائے گا تو اسلام کی رو سے ہمارے جو بلوجھستان میں لوگوں کے لیے کوئی پکانے کے لیے چیز ہے اور نہ گرم کرنے کے لیے کوئی چیز ہے۔ اسلامی اصولوں کے مطابق یہ ہمارے حقوق ہیں کہ ہمیں دے دیں تو جناب والا اب اسلام کی بدایات یہ ہیں کہ جہاں سے بھی معدنیات نکلتا ہے اس پر ایک ٹس ہے اور ٹس باقاعدہ گورنمنٹ لے سکتی ہے اس سے انہوں نے پل بنانا ہے روڈ بنانا ہے کسی کو دیانا ہے وہ دے سکتے ہیں لیکن جہاں تک پانچواں حصہ نکال کر کے چار حصے جو ہے وہ اسی آدمی کا ہے اور وہ انہی لوگوں کا ہے تو اسلام کے مطابق ہمارے چار حصے بننے ہیں مرکزی حکومت کا ایک حصہ بنتا ہے جب اسلامی روایات اور امین کے مطابق ہمارے بھی چار حصے غصب ہو رہے ہیں اور تو خدارا ہمیں ذرا وضاحت سے بتائیں کہ ہم نے آئین کی پیروی کرنی ہے یا ہم نے آئین سے بہت کر کے اسلام کی پیروی کرنی ہے کون سی پیروی ہم پر لازی ہے۔ میں تو جانتا ہوں کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ اب لا الہ الا اللہ کے معنی یہی ہے ہمارے پارلیمنٹ ہاؤس پر لکھا ہوا ہے بڑے شاہستہ القاطع سے اور لا الہ الا اللہ پڑھنا یا لا الہ الا اللہ کی بات کرنا اس سے خدا خوش نہیں ہوتا ہے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی اور خوشی لا الہ الا اللہ پر عمل کرنے کی صورت میں ہے۔ جب لا الہ الا اللہ پر عمل نہ ہو تو پھر لا الہ الا اللہ کے ساتھ مذاق ہے جب لا الہ الا اللہ کے مذاق ہو تو پھر اللہ ناراض ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو قم پر میں بھوک

سلط کر دوں گا اور آپ کا امن و امان خراب ہے اور ہم پر بھوک سلط ہے یہ اس لیے ہے کہ لا الہ اللہ پر عمل درآمد نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایات میں کہ جب یہ عملدرآمد نہیں ہوا تو پھر بھوک اور بدامتی ہو جائے گی آج ہم بھوک سے مر رہے ہیں۔ ورنہ بینک فلاں بینک سے فلاں بینک نے ہم نے باقاعدہ پھیلایا ہوا ہے کہ خدارا ہمیں کچھ دے دیں یا پھر PDA کی صورت میں یا کسی اور کی صورت میں۔ ہم چاہتے ہیں یہ اس لیے ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا ہوا ہے تو جناب والا اسلامی روایات کے مطابق بھی ہمارا حق بنتا ہے اور آئین کے مطابق بھی ہمارا حق بنتا ہے میری قرارداد کا مقصد یہ ہے کہ آئین اور اسلام کے مطابق ہمیں حق دیا جائے۔ شکر ہے سرور خان بھی یہٹھے رہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکٹر مولانا صاحب آجیں میں بات مناسب نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) تو جناب والا یہ قرارداد ہے گیں کے متعلق اس پر ساتھی شاید اور بھی یوں گے میری مختصر سی گزارش یہ ہے کہ پاکستان میں نہ آئین پر عملدرآمد ہے نہ اسلامی روایات پر عملدرآمد ہے اب خدارا یہ کہاں کا اسلام ہے آپ کے تقاضات کے قاضی کے ساتھ وہ اختیارات ہیں جو وزیر اعظم کو بھی بلاسکتے ہیں اور آپ کے لوار الائی کے قاضی کے پاس پچاس بار سے زیادہ اختیارات ہیں یہ اسلام میں کہاں لکھا ہوا ہے ایک قاضی کے پچاس ہزار کے اختیار نہیں ہے ایک قاضی وزیر اعظم کو بھی بلاسکتے ہیں یہ آپ بتا دیں کہ یہ اسلام میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ جب آپ کی حکومت نہ ہو تو پھر آپ کمیں کہ عورت کی حکمرانی ناجائز ہے جب آپ کی حکومت بن جاتی ہے تو پھر خوراک کا گھمہ آپ لیڈیز کو دیتے ہیں تو جناب والا تو یہ ایسا مسئلہ ہے کہ وہ باقاعدہ طور پر اسلامی روایات میں ہاں یہ ضرور کہوں گا کہ عورت کی حکمرانی کی بات ہے یا جو کچھ بھی ہے اسلام کی کھاوت ہے بے اوبی معاف ایک آدمی مولوی کے پاس آیا انہوں نے جاگر **XXXX**

جناب ڈپٹی کے حکم کے مطابق **XXXX الفاظ کا درروائی سے حذف کیے گئے۔**

مولانا امیر زمان (سینئر مسٹر) تو جناب والا یہ قرارداد ہے گیس کے متعلق اس کے علاوہ اور بامیں کرنا مناسب نہیں ہے میرے خیال میں تو میں ایوان سے گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کو اتفاق سے منظور کیا جائے تاکہ ہمارا جو حق باقی قراردادیں تو منظور کرتے ہیں لیکن میری چاہت یہ ہے کہ اس قرارداد کے وچھے ہم لوگ لگ جائیں اس کو نہ چھوڑیں۔ شکریہ بڑی صربانی۔

میر جان محمد خان جمالی ویے اگر ہمیں ضروری بیخیز سے کیونکہ ہم ان کو پسورٹ کرنا چاہتے ہیں اس قرارداد کو نہیں وہ اصولاً سر اپوزیشن والے پسورٹ کر رہے ہیں ان کو پہلے موقع دے دیں کیونکہ پسورٹ کر رہے ہیں۔ پسورٹ کرنا چاہتا ہوں اس قرارداد کو اگر اسد صاحب کو آپ دو منٹ کے لیے مولانا صاحب کو بھی اجازت دے دیں۔

میر اسد اللہ بلوج جناب اپنیکر صاحب صربانی شکریہ۔ مولانا امیر زمان کی قرارداد گیس کے متعلق ہے اس کی ہم تائید کرتے ہوئے بات کو آگے بڑھائیں گے۔ جہاں تک پاکستان کے اپنے آئین میں جو حقوق صوبوں کو دیئے گئے ہیں یہ مذوق سے صوبوں کو نہیں مل رہے ہیں۔ ہم تجھے ہیں کہ ایک آئین میں جو حقوق ان صوبوں کو دیئے گئے ہیں تو ان پر انکار یا ان کو نظر انداز کرنا کوئی ڈیموکریٹک اصول نہیں ہے۔ اگر پاکستان کے آئین میں ہمیں حقوق کی ضمانت دی گئی ہے تو وہ بھی ہمیں پہلے دن سے لیکر آج تک نہیں مل رہے ہیں۔ یہ گیس ہم عدالت میں پیش کریں انٹر نیشنل کورٹ میں پیش کریں یا اس عوای عدالت میں کہ وہ ایک نئے سرے سے آئیں بنائے جس کی پریوی کی جائے۔

بلوچستان کو کالوئی سمجھ کر اس کا اتحصال مختلف حوالے سے کیا جا رہا ہے۔ اتحصال کرنے والے اب تک نہیں تھے ہیں لیکن ظلم کرنے والے ظلم سے اب تک نہیں تھے ہیں لیکن جس کا اب تک اتحصال ہو رہا ہے وہ اب تک تھک چکے ہیں۔ یہ جو آئینی اور قانونی جگہ ہم لا رہے ہیں اگر اس جگہ کو نظر انداز کیا گی تو یقینی طور پر یہ دوسری شکل اختیار کرے گی۔ ہر ایک عمل کا رد عمل ہوتا ہے۔ آئین کی جو واٹیلیشن ہو رہی ہے یہ ہم نہیں کر

ربے ہیں یہ وہ کر رہے ہیں جنہوں نے بنایا اور یہ واپسیشن کب تک رہے گی۔ یہ ضرورت کیوں محسوس ہوتی جو امیر زمان نے آج قرارداد کی شکل میں پیش کی۔ آپ دیکھیں بلوچستان میں کہیں آج تک گئیں کلکشن نہیں دی گئی ہے لیکن پچھلی گورنمنٹ یعنی بے نظیر حکومت نے یہ اعلان کیا تھا کہ چھ لاکھ نے کلکشن دیئے جائیں گے۔ آیا ان چھ لاکھ کلکشنوں میں بلوچستان کا کتنا حصہ رہا ہے اور جتاب اپنے کی وجہ سے جاتا چلوں کہ میں مکران ڈوبیاں سے تعلق رکھتا ہوں دس لاکھ کی آبادی بھلی نہ ہونے کی وجہ سے گئیں نہ ہونے کی وجہ سے مدتوں سے انہوں نے لکڑیاں کاٹ کر ختم کر دیں۔ اب کس چیز پر گزارہ کریں۔ یہ گئیں لاہور کے کارخانوں کو چلانے میں کم نہیں ہوتی۔ لیکن امیر زمان کے چولھے کو نہیں جلا سکتی۔ تو یقیناً حقوق یعنی کی مختلف شکل بھی ہو گی انتظامی قوت مردہ باد۔ بلوچستانی قوی جدوجہد زندہ باد۔ شکریہ۔

میر جان محمد خان جمالی جتاب اپنے کی وجہ سے جاتا اجامت دیں اور سارا ایوان اس کی مکمل تحریک کرتا ہے آج گورنمنٹ برنس دن تھا اچھا تو یہ ہوتا کہ ٹریوری بیخز میں سے اکریت کی حاضری ہوتی کیونکہ حکومت کی طرف سے ایک قرارداد ہے آج پھر اپوزیشن والے کچھ موجود ہیں اور کورم پورا کرنے کے لئے بھی ہم آئے تھے کہ کورم پورا کریں کہ یہ بست اہم قرارداد ہے۔ سعید ہاشمی صاحب اور جعفر خان مندو خیل منظور رکھتے ہوئے جلدی چل پڑے ہیں۔ میرے خیال میں کھانے کے لئے تھوڑی تاخیر ہو گئی تھی۔ گزارش یہ ہے کہ اس سلسلے میں جو تجاویز آئی ہیں مولانا صاحب کی طرف سے کہ جو ایک میٹنگ ہو۔ مجرمان کی میٹنگ ہو اور پھر اس میٹنگ کے حوالے سے ایک لائیو گل میل تیار کیا جائے۔ یہ باہمی بٹا بہا ہوں یہاں میں جذباتی نظرے ماروں بلوچستان کے حق میں اور پاکستان کی مخالفت میں۔ نظرے ضرور اچھے لگتے ہیں۔ ان میں جذباتی بھی ہوتی ہے اڑیکشن بھی ہوتی ہے لیکن فی چیز کوئی اور چیز ہوتی ہے آج میں سمجھتا ہوں کہ خدا کا فضل ہے کہ وہ قوم اقتدار میں ہیں جو اپوزیشن میں رہی ہیں زیادہ تر۔ اور آج ان کو موقع مل رہا ہے۔ اپنا وہاں کیس پلید کرنے کے لئے۔ اس سے بستر تو اور نہیں ہے

جلد سے جلد بلاعین تاکہ ایک لائجہ عمل تیار کریں۔ اسلام آباد میں جو حکمران ہیں ان سے کہیں گے کہ آپ کو آئین کے حوالے سے دینا ہے۔ اگر آئین کے حوالے سے مانگتے ہیں بات تو ٹھیک ہے اور اگر آئین کے حوالے سے نہیں بات بنتی اور اگر آئین کے حوالے سے بات نہیں بنتی ہے تو سپریم کورٹ یا پھر پارٹی ڈیلکٹیشن کلاز۔ اور پارٹی کو محدود کرنا یہ کوئی رکاوٹ نہیں ہے گا یہ ہمارے حقوق کی بات ہے۔ ساتھ فیصد اس وقت ہم گیس دے رہے ہیں اور ۵۔۲۰۰۰ کو یہ گیس کی کوئی خفک ہو جائیں گے اور ابھی ۳۴۳ فیصد فراہم ہو رہی ہے اور جو ابھی بلوجستان سے گیس نکالی جاتی ہے وہ سب سے سستے طریقے سے نکالی جا رہی ہے اس میں جو ان پُٹ ہے وہ سب سے کم ہے اور جب سارے پاکستان میں گیس نکش کی بات ہوتی ہے تو بلوجستان کو جو منافع بخش گیں ہے اس کے ڈیلپمٹ سرچارج یا ان کی بچت ہوتی ہے پی بلی ایل کی یا دوسرے اداروں کی اس سے ڈیلپمٹ ہو رہی ہے۔ یہ مولانا صاحب کے نواس میں لانا چاہتا تھا۔ کہ بڑی بات تو ہے کہ جو سندھ میں گیس نکالی جا رہی ہے اور وہ پنجاب میں وہ مینگ داموں نکالی جا رہی ہے۔ وہ نقصان میں ہے لیکن مارجن آف پرافٹ جس کو کہتے ہیں وہ سب سے زیادہ بلوجستان کی گیس کا ہے تو میری سب سے گزارش ہے کہ اس چیز میں آج جس طرح ہر رہی بیختر نے دھپی کا مظاہرہ کیا ہے مجھے افسوس ہوتا ہے یہاں تو ان کے ۲۶۔۲۶ ممبر موجود ہونے چاہیں۔ اس قسم کی قرارداد کے لئے لیکن انہوں نے کہا کہ اجلاس لمبا ہو گیا ہے اور چیف نسٹر صاحب بھی نہیں ہیں۔ سلیم بگنی بھی نہیں آئیں گے تو ہم بھی غیر حاضر ہو جائیں۔ یہ کرائیٹری نہیں ہونا چاہیے۔ بت اہم قرارداد حکومت لا رہی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے زیادہ ہمارے دوست ہونے چاہیں اس کو حل کرنے کے لئے تو جب بھی سرکاری بیختر کے لوگ ہمیں بلاعین گے ہم اس کو تکلیف محسوس نہیں کریں گے جائیں گے ان کے ساتھ بیٹھیں گے صوبے کے حقوق کی بات چلانے کے لئے اسلام آباد جا کر وفاقی حکومت سے بھی بات کرتے ہیں وہاں شتوانی ہوئی انہوں نے معاملات حل کئے گئے تو بت اچھی بات ورنہ بلوجستان ہاؤس سے

صرف اڑھائی کلو میٹر پر سپریم کورٹ ہے چلتے ہیں آئین کے حوالے سے ادھر کیس داخل کرتے ہیں اور آئینی طریقے سے اپنے حقوق حاصل کرتے ہیں۔ بست غیریہ۔

سردار نثار علی پاؤٹ آف آرڈر۔ میں اس سارے ایوان کی طرف سے جتاب اپنیکر صاحب میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر ایوان کی کارروائی ایک بجے سے پہلے ختم شد ہو جائے تو گزارش ہے ہمارے کھانے کا بندوبست کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب اپنیکر۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مولانا امیر زمان صاحب کی اس اہم قرارداد پر مجھے اپنے معروضات پیش کرنے کا موقع دیا۔ جتاب حقیقت میں یہ اہم قرارداد بست صحیح قرارداد ہے۔ بالکل آئین کے مطابق ہے۔ ہمارے صوبے کی بالکل ضرورت ہے۔ انہوں نے جو آئینی حوالہ دیا ہے ۱۵۸ آرٹیکل اس میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ سب سے پہلے جو حق ہے وہاں صوبے کا ہے جہاں سے گیس نکلتی ہے۔ ۱۵۸ میں ترجمہ کرنا ہوں۔ وہ صوبہ جس میں قدرتی گیس کا کنوں ہے اس کا حق ہے اس کو نیس سے اس صوبے کی ضرورت۔ سب سے پہلا حق۔ ترجیح بندی پر ان کو حاصل ہے یہ ایک بغایدی بات ہے۔ آئینی تحفظ ہے اس میں۔ اور پھر اس کے بعد ۱۵۲ آرٹیکل میں واضح ہے کہ پہلے بھی میں نے عرض کیا کوئی آف کامن انٹرست کے اختیارات میں ہیڈول فیڈرل لچسلیوٹ لٹ ہے یعنی فیڈریشن جن امور پر قوانین بناسکتی ہے اس میں جو یہ پارٹ ۲ ہے ریلوے ہے نمبر ۲۔ منسل اینڈ نچول گیس۔ تیل اور اس سے متعلق تمام ادارے یہ ب۔ اب یہ گیس ہمارے صوبے کو بمشکل یہاں ہمارے مولانا صاحب یا دوسرے ہمارے دوستوں نے بھی کہا وہ کہتے ہیں ایک ڈکٹیٹر۔ اگر ڈکٹیٹر کی اپنی سیاست تھی۔ آگئے یہاں تک ہو گئے چلو یہ بھی بات درست یہ بھی ۱۹۸۵ء تک گیس کوئی تک نہیں آئی تھی۔ اب یہ ہے جب ہم پارلیمنٹ میں ہوتے تھے وہ کہتے تھے کہ ہم پیش کو دے رہے ہیں۔ مستونگ کو دیدیں گے۔ بڑا احسان جتا رہے

ہیں۔

یہ گیس سن ۱۹۸۵ء تک کوئی تک نہیں آئی تھی یا ۱۹۸۱ء تک۔ یہ بات جتاب۔

اب بھی جب ہم پارلیمنٹ میں ہوتے تھے وہ کہتے تھے کہ ہم پشیں کو دے رہے ہیں مسٹونگ کو دے رہے ہیں۔ فسر صاحبان کا بڑا احسان ہوتا تا۔ لیکن یہ آئینی حق ہے یہ ہمیں ملنا چاہیے۔ اس میں مولانا صاحب کی تجویز اور جمالی صاحب کی تجویز سے ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ آپ واقعی ایک سینگ بلاؤں میں اس میں ہم کیا ذریعہ اختیار کریں ہمارے پارلیمنٹ کے ممبر پارلیمنٹ میں قوی اسلی سینٹ اور یہاں تمام صوبائی اسلی اس پر اگر ہم حقیق ہوں گورنمنٹ سے وہاں بات کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ گورنمنٹ ضرور اس بات پر کسی حد تک اتفاق کرے گی۔ لیکن جناب اس میں ایک اہم مسئلہ مٹا گئیں کی قیمتیں اور سروں۔ سروں کے بارے میں میں نے اس دن بھی عرض کیا تھا کچھ سات سو ہمارے آدمی ریگولر۔ اور وہاں او جی ڈی سی میں ہزاروں لوگ سروس کرتے ہیں اور اچھی اچھی سروس میں۔ لیکن ہمارے لوگوں کو وہ نہیں ہوتے۔ اس میں ہمارا حق ہے۔ لیکن جناب اس کے لئے یعنی بغیر کسی حیل و جلت کے اگر ہم باہمی اتفاق کریں تو یہ بن سکتا ہے واقعی۔ اور ہمیں بنانا چاہیے۔ لیکن یہ دیے مولانا صاحب ناراض نہ ہوں ہمارے اپنے وسائل ہم کہاں سے مانگیں گے۔ ہمارے وسائل جو کچھ تھے وہ بھی ہم لوگ بڑی آسانی سے کسی نے باہر سے حکم دے دیا۔ دروازہ کھلکھلایا صوبائی اسلی کا۔ ہم دیتے ہیں۔ یہ جو مولانا صاحب نے کہا ہے وہ بجا فرماتے ہیں کہ اسلام کے اصولوں پر۔ اب اسلام کے اصولوں پر کل سے جو ہم جو پوچھ رہے ہیں ہم یہ نہیں جو پوچھ رہے ہیں کہ اسلام کے اصول ہمیں معلوم نہیں ہیں ہم آپ کو یاد دہانی کر رہے تھے کہ ظلم کے معنی کیا ہیں۔ کیا آیا ہم پر عملہ ظلم ہو رہا ہے یا نہیں۔ یا ہمارے صوبے پر ظلم ہو رہا ہے یا نہیں۔ وہ یہ بات نہیں تھی کہ ہم اسلام کو کچھ نہیں رہے تھے لیکن ہم آپ کو یاد دہانی کر رہے تھے۔ یہ تو خیر ایسی ہی معتبر مدد بات ہے۔ ہر صورت یہ اچھی قرارداد ہے۔ ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور ہمارا مکمل تعاون ہو گا اور میں گورنمنٹ سے بھی یہ کہوں گا کہ آپ لوگ بھی کسی بات پر دباو ڈالیں گے۔ اس میں آپ تردد نہ کریں لیکن الیسا نہ ہو کہ پھر کوئی سازش نہ ہو۔ اب جو ہم سوال کرتے ہیں آپ ذر جاتے ہیں کہ ایسا تو نہیں ہے کہ کوئی سازش تو نہیں ہے۔ اس میں کوئی سازش نہیں ہے۔ یہ

مسئلہ میں صوبے کے۔ آپ بالکل حل کریں۔ اس میں آپ کامیاب ہوں گے۔ صوبہ کامیاب ہو گا۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ حکومت میں بیس یا کوئی اور ہے۔ میریانی کثرہ۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جناب والا ایک من۔ یہ گیس کے متعلق۔ گیس صاحب کو یاد ہو گا۔ گیس صاحب کے دور حکومت میں ہمارے موئی خیل میں گیس نہیں۔ باقاعدہ وہاں پورنگ وغیرہ سب کچھ ہوئی۔ اور اب بھی بارگھان اور دوسرے سائیڈ میں سروے ہو رہا ہے۔ جہاں تک ہماری معلومات ہیں وہ جو صفائی کے لئے ایک مشین ہے اس کا نام پڑھنیس کیا ہے انگریزی میں۔ وہ بھی انہوں نے ذمہ دکھ میں رکھی ہوئی ہے۔ گیس یہاں سے وہاں جائے گی اور صفائی وہاں پر ہوگی اور پھر گیس پنجاب جائے گی۔ موئی خیل میں بھی ہم یہی چاہئے ہیں کہ جو گیس یہاں پر لکھتی ہے وہ یہاں پر ہی خرچ جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر گیس صاحب آپ بھی کچھ فرمائیں گے؟ ذوالفقار علی گیس۔

نواب ذوالفقار علی گیس مولانا صاحب اب تو ہست نہیں رہی ہے۔ اتنا لما سیشن چل گی ہے۔ اس پر سفارش کروانا چاہئے ہیں صوبائی اسمبلی سے وفاقی حکومت کو گیس کے بارے میں۔ اگر آپ اس کا ریکارڈ نکالیں تو ایسی پڑھ نہیں کتنی قرار داویں اپنی سمجھوا چکے ہیں۔ اور حقیقت دیکھی جائے تو کسی پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔ یہ خالی گیس کے بارے میں نہیں ہے جس میں بلوجہستان کے جانب کوئی کے بارے میں تھا۔ میرے خیال میں آپ نے پہلے ۱۹۸۵ء سے لے کر اب تک ہزاروں قرار داد سمجھی ہوئی۔ مگر لگتا نہیں ہے کہ اسلام آباد والے کسی پر عمل کرنے والے ہیں۔ لیکن بد قسمتی یہ بھی رہی ہے کہ ہمارا اتنا زور بھی نہیں چلتا ہے۔ کیونکہ ہم سب اپنی کرسی، پکانے کے پیچے ہوتے ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت رہی ہے۔ جیسے چھپے دونوں۔ مولانا صاحب بیٹھ کر بار بار یہی فرماتے ہیں۔ کہ انتقال نہ دلائیں یہ نہ کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ اوپر سے پریشر بھی بہت ہوتا ہے۔ اور اگر حکومت پکانی پڑ جاتی ہے تو پھر ان چیزوں کی طرف انسان دھیان کم دیتا ہے۔ اب گیس کے بارے میں جب ہماری حکومت تھی اس وقت ہم نے ایک مینگ بھی بلائی تھی۔ مندو خیل صاحب کو یاد ہو گا۔ اس وقت

سردار اختر ہنگل اپوزیشن کے ممبر تھے۔ وحید بلوچ صاحب اپسیکر تھے وہ بھی ہمارے ساتھ گئے تھے۔ اور ہم نے اسلام آباد میں کافی مسائل انٹھائے اور میرے خیال میں ایک ہفتہ دس دن ہم وباں رہے۔ اس جدوجہد سے ہمیں زیادہ تو کچھ نہیں ملا لیکن ایک ارب روپے ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے ہم نے امداد کی صورت میں لے لی۔ جہاں تک اسے سفارش کر کے بھیجنے کا ہے وہ تو ہم کر رہے ہیں۔ اس کی تائید کریں گے اور اسلام آباد کو بھجوادیں گے۔ لیکن اس کا اثر نہیں ہو گا۔ جب تک ہم خود حقیقت ہو کر پوری اسلامی سیسٹر اور قومی اسلامی کے ممبر اکٹھے نہ ہوں۔ اور وفاقی حکومت پر دباؤ ڈالیں۔ اور پرانے ہماری بات نہیں سننے ہیں۔ یہ حقیقت رہی۔ آپ خود اندازہ لگائیں پہلا مسئلہ انٹھا۔ اور ورلد بینک کی ایک کنٹریشن تھی کہ ہم آپ کو اس صورت میں قرض دے سکتے ہیں۔ آپ پہلا بھی بنائیں اور فارم لیکس بھی لاگو کریں۔ اور وہی حکومت جو چند ماہ پہلے اس طرف بیٹھی تھی آج اس طرف بیٹھ گئی۔ اس وقت وہ اس کی تائید نہیں کر رہے تھے۔ لیکن آج تائید کر رہے ہیں۔ یہ بات بھی آپ کے سامنے ہے۔ قلات اسٹریٹ الاؤنس کو آپ لے لیں ہڑتاں کی لانگ مارچ کی۔ سب کچھ کیا۔ آج اوخر بیٹھے ہیں اس کے بارے میں کہی ذکر نہیں ہو رہا ہے۔ جتاب آپ مجھے بات کرنے دیں اس کے بعد آپ بات کریں۔ تو دراصل حقیقت ہوتی کہ اوخر بیٹھ کر انسان کو بولنے کا موقع زیادہ ملتا ہے اور جا کر سو مجبوریاں ہو جاتی ہیں۔ لیکن ہم یہ چاہیں گے کہ ان سب مجبوریوں کو دور کر کے بلوچستان کے حقوق کے لیے حقیق ہوں اور اگر نہیں ہوں گے تو ہمیں کچھ نہیں ملنے والا۔ حقیقت ہو کر ہم ان سے سب کچھ لے سکتے ہیں۔ اس میں نار ٹھیک بھی ہوں گی۔ کچھ دیکھ بھی لگتے ہیں۔ حکومتیں بنتی بھی ہیں یہ تو سیاست کا حصہ ہے اور انسان کو اسے فیس کرنا چاہیے۔ جتاب اپسیکر میں اس فوار داد کی تائید کرتا ہوں اور میں تائید کے ساتھ یہ بھی کرتا ہوں کہ جیسے انہوں نے تجویز دی ہے کہ اسے ہم نے حقیقت طور پر مظہور کر لیا ہے۔ اور آگے بھی اس کے پہنچے اسلام آباد جا کر نور دیں۔ میرے خیال میں یہ کمیں کا مسئلہ نہیں ہے ہمارے اور ہزاروں مسائل ہیں۔ ہمارے پانی کے مسائل ہیں سڑکوں کے مسائل ہیں۔ تو کریوں کے مسائل ہیں۔ ہم سب ان کو

اکٹھا ہو کر حال کریں۔ ڈاکٹر یہ جتاب اسپیکر صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جتاب والا؛ بے ادبی معاف۔ وہ یہ کہ ہماری گیس کی جو فیضیں ہیں۔ اس کے بارے میں میں گورنمنٹ سے رکوئیٹ کروں گا کہ فناں کے اپنے آزاد ممبر۔ آپ مریانی کریں اپنے ساتھ نہ لیں۔ مجموعی طور پر جو آپ حساب کرتے ہیں۔ فناں کے مہرین جو آزاد لوگ ہوں۔ وہ وہاں بیٹھ کر ان کے ساتھ حساب کر سکتے ہیں۔ میرا جو تجربہ ہے وہ یہ کہ ہمارے کچھ سیکرٹری ہوتے ہیں یا نہیں۔ ان کا اس میں تربہ ہو یا نہیں۔ بت زیادہ رقم ہماری مرکزی حکومت نے جاتی ہے مہرین ہمارے پاس نہیں ہیں۔ یا ہم ان کو انگوچ نہیں کرتے۔ یہ میری رکوئیٹ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ڈاکٹر ہارا چند صاحب۔

ڈاکٹر تارا چند جتاب اسپیکر، بڑی مریانی۔ میں جتاب مولانا امیر زمان صاحب کی قرار داد کی اس لیے بھی تھا کہ مولانا صاحب نے جو قرار داد پیش کی ہے۔ یقیناً یہ قرار داد صحن وقت اور بلوجھستان کے حالات کے مطابق ہے یقیناً مولانا امیر زمان صاحب نے جو قرار داد پیش کی ہے یہ ان کی اہم شخصیت کے مطابق ہے۔ کیونکہ مولانا صاحب کا ایک ایسی عوای پارٹی سے تعلق ہے جس کی بلوجھستان میں ایک تاریخ ہے۔ جتاب اسپیکر اس کے علاوہ جس طرح دیگر معزز اراکین ایسلی نے کہا کہ سالوں سے ہم مرکز کو قرار دادیں بھیج رہے ہیں اور دعائیں کرتے رہے ہیں لیکن کوئی دعا اور کوئی قرار داد وغیرہ قبول نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ مرکز والے تو بے تاج باڈشاہ ہیں۔ وہ جو کچھ دیتے ہیں ہم ہمارا حق کچھ کر نہیں اور نہ ہی اپنا بھائی کچھ کر دیتے ہیں بلکہ وہ خیرات کچھ کر دیتے ہیں۔ یقیناً یہ جو قرار داد پیش کی گئی خصوصاً بلوجھستان کے عوام کو مختلف بہاؤں اور مختلف نعروں سے انجھایا۔ انجھایا اور ترسایا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت ہے اور وقت کی آواز ہے۔ کہ بلوجھستان ایسلی میں اس وقت جو معزز اراکین تشریف رکھتے ہیں۔ جو منتخب ہو کر آئے ہیں۔ جو مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس بات پر آزاد ہیں۔ کہ ہم اس صوبے کے حقوق کے لیے مشترکہ جدوجہد کریں چاہے ہمیں

کہتنے قربانی دینی پڑے۔ میں ان پارٹیوں سے ان معزز اراکین اسکلی سے میں یہ رکوئیٹ کرنا ہوں کہ جب یہ دن آیا تو آپ اپنے الفاظ پر ٹھریں۔ جب ہی یہ صوبے کے مختار میں ہوگا۔ جب ہی تاریخ میں آپ کا نام لکھا جائے گا۔ بڑی سربانی۔

جتنا ب ڈسٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جتنا ب ڈسٹی اسپیکر (مولانا داد منظور کی گئی)

اب اسکلی کی کارروائی مورخہ دس جولائی ۱۹۵۹ء صحیح گیارہ بجے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی ۵۰۔ ۳ عین نج کر پھاس منٹ پر مورخ ۱۰ جولائی گیارہ بجے تک

ملتوی ہو گیا)۔